

12

تفہیم السنۃ

کتاب النکاح

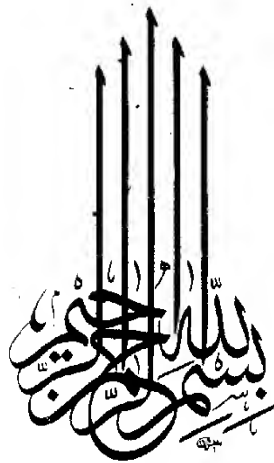
نکاح کے مسائل



حَدِیث
پبلیکیشنز

مُحَمَّد قَبَائِل کِی دَافِی

2- شیش محل روڈ،
لاہور، پاکستان



12

تہذیب السنۃ

کتاب النکاح

نکاح کے مسائل

مُحَمَّد قِبَالِ کِیْدَانِی

حارِث پبلیکیشنز

2- شین محل روڈ • لاہور • پاکستان • 7232808



جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب :	تکاح کے مسائل
مؤلف :	عمر اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
اہتمام :	خالد محمود کیلانی
طالع :	ریاض احمد کیلانی
کپوزنگ :	ہارون الرشید کیلانی
ناشر :	بین الاقوامی پبلیکیشنز
قیمت :	60/- = 70 روپے

لئے کاپیہ

مینجر حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ ● لاہور ● پاکستان

☎ 042-7232808 - 0300-4903927

سندھی میں "مفہم السنہ" کی کتب کے لئے

احمد علی عباسی، F-1058 گاڑی کھاتہ، النجیب مارکیٹ، حیدر آباد، سندھ

فہرست

صفحہ نمبر	نام ابواب	اسماء الابواب	نمبر شمار
10	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	1
73	نیت کے مسائل	النِّیَّةُ	2
74	نکاح کی فضیلت	فَضْلُ النِّكَاحِ	3
78	نکاح کی اہمیت	اَہْمِیَّةُ النِّكَاحِ	4
80	نکاح کی اقسام	اَنْوَاعُ النِّكَاحِ	5
85	نکاح، قرآن مجید کی روشنی میں	النِّكَاحُ فِی ضَوْءِ الْقُرْآنِ	6
93	نکاح کے احکام	اَحْکَامُ النِّكَاحِ	7
97	نکاح میں ولی کی موجودگی	الْوَلِیُّ فِی النِّكَاحِ	8
103	حق مہر کے مسائل	الصَّدَاقُ	9
108	خطبہ نکاح کے مسائل	خُطْبَةُ النِّكَاحِ	10
110	ولیمہ کے مسائل	الْوَلِیْمَةُ	11
113	مگتیز کو دیکھنے کے مسائل	النَّظَرُ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ	12
116	نکاح میں جائز امور	مَبَاحَاتُ النِّكَاحِ	13
118	نکاح میں ممنوع امور	مَنْعُوْعَاتُ فِی النِّكَاحِ	14
119	خوشی کے موقع پر جائز امور	مَا یَجُوْزُ عِنْدَ الْفَرَحِ	15
121	خوشی کے موقع پر ناجائز امور	مَا لَا یَجُوْزُ عِنْدَ الْفَرَحِ	16

صفحہ نمبر	نام ابواب	اسماء الانواب	نمبر شمار
131	نکاح کے متعلق دعائیں	الْأَدْعِيَةُ فِي الزَّوْاجِ	17
132	ہم بستری کے آداب	آدَابُ الْمُبَاشَرَةِ	18
138	مثالی شوہر کی خوبیاں	صِفَاتُ الزَّوْجِ الْأَمْتِلِ	19
142	نیک بیوی کی اہمیت	أَهْمِيَّةُ الزَّوْجَةِ الصَّالِحَةِ	20
145	مثالی بیوی کی خوبیاں	صِفَاتُ الزَّوْجِ الْأَمْتِلَةِ	21
150	شوہر کے حقوق کی اہمیت	أَهْمِيَّةُ حُقُوقِ الزَّوْجِ	22
152	شوہر کے حقوق	حُقُوقُ الزَّوْجِ	23
156	بیوی کے حقوق کی اہمیت	أَهْمِيَّةُ حُقُوقِ الزَّوْجَةِ	24
159	بیوی کے حقوق	حُقُوقِ الزَّوْجَةِ	25
163	میاں بیوی کے ایک دوسرے پر مشترک حقوق	الْحُقُوقُ الْمُشْتَرِكَةُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ	26
165	غیر مسلم میاں بیوی میں سے کسی ایک کا مسلمان ہونا	إِسْلَامُ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ	27
167	نکاح ثانی کے مسائل	النِّكَاحُ الثَّانِي	28
170	تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے	لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	29
175	حرام رشتے	الْمُحْرَمَاتُ	30
180	نومولود کے حقوق	حُقُوقُ الْمَوْلِيدِ	31
185	والدین کے حقوق	حُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ	32
188	متفرق مسائل	مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٍ	33

تحریکات حقوق نسواں

کے نام!



ہم پورے خلوص اور جذبہ ہمدردی کے ساتھ تمام تحریکات
حقوق نسواں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ پیغمبر اسلام ﷺ کے
لائے ہوئے طرز معاشرت کا، عقیدہ کے طور پر نہ سہی، ایک
اصلاحی تحریک کے طور پر ہی سہی، سنجیدگی سے مطالعہ کریں اور پھر
بتائیں کہ.....!

- ✽ بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کی سنگ دلانہ رسم کا خاتمہ کس نے کیا؟
- ✽ ایک ایک عورت کے ساتھ بیک وقت دس دس مردوں کے
نکاح کی جاہلانہ رسم کس نے مٹائی؟
- ✽ عورتوں کو مردوں کے ظلم اور جبر سے بچانے کے لئے لامحدود

طلاق کا ظالمانہ قانون کس نے منسوخ کیا؟

❁ بیٹی کی پرورش اور تربیت پر جہنم کی آگ سے بچنے کا مژدہ
جانفزا کون لے کر آیا؟

❁ عورت کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کی بنیاد کس نے ڈالی؟

❁ عورت کی مرد کے ساتھ فطری مساوات کا علم کس نے بلند
کیا؟

❁ عورت کو فکر معاش سے باعزت اور باوقار آزادی کس نے
دلائی؟

❁ بیوہ اور مطلقہ عورتوں سے نکاح کر کے عورت کو عزت اور عظمت
کس نے بخشی؟

❁ عورت کو عفت مآب زندگی بسر کرنے پر جنت کی ضمانت
کس نے دی؟

❁ عورت کی عزت اور آبرو سے کھیلنے والے مجرموں کو سنگسار
کرنے کا قانون کس نے نافذ کیا؟

❁ عورت کو بحیثیت ماں کے، مرد کے مقابلے میں تین گنا زیادہ
حسن سلوک کا مستحق کس نے قرار دیا؟

✽ عورت کے بڑھاپے کو باعزت اور پُر وقار تحفظ کس نے عطا فرمایا؟

ہم پوری بصیرت اور فہم و شعور سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ.....!

تاریخ انسانی میں پیغمبر اسلام، محسن انسانیت محمد ﷺ ہی وہ پہلے اور آخری شخص ہیں، جنہوں نے کائنات کی مظلوم ترین اور حقیر ترین مخلوق..... عورت..... کو بے رحم، ظالم اور جابر جنسی درندوں کے چنگل سے نکال کر دنیائے انسانیت سے متعارف کرایا، عورت کے حقوق متعین کئے اور ان کا تحفظ فرمایا، اسے معاشرے میں بڑی عزت اور وقار کے ساتھ ایک قابل احترام مقام سے نوازا۔
حق بات یہ ہے کہ.....!

عورت تا قیامت محسن انسانیت ﷺ کے احسانات کے بارگراں سے سبکدوش ہونا چاہے بھی تو نہیں ہو سکتی۔

﴿وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ
وَاَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ﴾



الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

أَمَّا بَعْدُ!

نکاح انسان کی زندگی کے انتہائی اہم موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ والدین کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا، ماں باپ بڑے پیار اور محبت سے اپنے راج دلارے کی پرورش میں لگ جاتے ہیں، دنیا کا ہر دکھ اور مصیبت برداشت کر کے اپنے بیٹے کو آرام اور سکون مہیا کرتے ہیں، ایثار اور قربانی کی نادر مثالیں پیش کر کے بچے کی تعلیم و تربیت اور اس کے مستقبل کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں۔ ننھا منا پودا دیکھتے ہی دیکھتے تناور درخت بن جاتا ہے تو بوڑھے والدین کی رگوں میں جوان خون دوڑنے لگتا ہے۔ نو جوان بیٹا والدین کی تمناؤں اور حسین خوابوں کا مرکز بن جاتا ہے۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی والدین کو بیٹے کی شادی کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ ماں باپ اپنے پیارے بیٹے کے لئے ایسی بہو تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں جو لاکھوں میں ایک ہو، مبارک سلامت کی دعاؤں کے ساتھ بہو گھر آ جاتی ہے۔ مشکل سے چند ہفتے گزرتے ہیں کہ موسم بہار، خزاں میں بدلنے لگتا ہے۔ والدین جو اس دنیا میں اولاد کے لئے رب کی حیثیت رکھتے ہیں، بیٹے کو ان کی نصیحتیں گراں گزرنے لگتی ہیں، بیٹا جو پہلے والدین کی آنکھوں کا تارا تھا ”رن مرید“ کہلانے لگتا ہے۔ بہو، جو گھر میں آنے سے پہلے لاکھوں میں ایک تھی، زمانے بھر کی پھوہڑ کہلانے لگتی ہے۔ نوبت بایں جا رسید کہ معاشرے کی اس اہم ترین مثلث بیٹا، بہو،

سسرال کا یکجہا رہنا محال ہو جاتا ہے۔

والدین کے ہاں بیٹی کا پیدا ہونا زمانہ جاہلیت کی طرح آج بھی برا سمجھا جاتا ہے۔ بچی کی تعلیم و تربیت، اس کی عصمت و عفت کی حفاظت، مناسب رشتے کی تلاش، رسم و رواج کے مطابق جہیز کی تیاری اور اسی قسم کے دوسرے مسائل، بیٹیوں کے پیدا ہوتے ہی والدین کی نیندیں حرام کر دیتے ہیں۔

یہ مسائل معاشرے کی اس اکثریت کے ہیں جو معمول کے مطابق زندگی بسر کر رہی ہے ورنہ استثنائی واقعات اس قدر لرزہ خیز ہیں کہ الحفیظ والامان۔ چند خبروں کی سرخیاں ملاحظہ ہوں:

① بیٹی کی شادی پر جھگڑے میں خاوند نے ساتھیوں کی مدد سے ٹانگیں اور ہاتھ کاٹ کر بیوی کو پھانسی دے دی۔^①

② مرضی کا رشتہ نہ کرنے پر بیٹے نے باپ کو گولی مار دی۔^②

③ دوسری شادی کی اجازت نہ دینے پر بیوی کو گولی مار دی۔^③

④ شادی شدہ عورت نے اپنے آشنا سے مل کر خاوند کو قتل کر دیا۔^④

⑤ دوسری شادی کرنے پر ماں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔^⑤

⑥ لومیرج میں ناکامی پر دل برداشتہ جوڑے نے اپنے اپنے گھر میں زہر کھا کر خودکشی کر لی۔^⑥

⑦ بیوی عدالت سے خلع لینا چاہتی تھی، شوہر نے بیوی پر تیزاب پھینک دیا، حالت بگڑنے پر بدکاری کا مقدمہ درج کروادیا۔^⑦

⑧ بہن کو طلاق ملنے پر تین بھائیوں نے بہنوئی کے باپ کو قتل کر دیا۔^⑧

⑨ لومیرج کرنے والی لڑکی کو دارالامان سے عدالت لے جاتے ہوئے گولی مار دی گئی، نماز جنازہ میں نہ میکے والے شریک ہوئے نہ سسرال والے، شوہر پہلے ہی جیل میں تھا۔^⑨

⑩ اولاد نہ ہونے پر شوہر نے زندگی عذاب بنا دی، طلاق چاہئے، دارالامان میں مقیم لڑکی کا مطالبہ۔^⑩

② اردو نیوز، جدہ، 16 نومبر 1997ء

① نوائے وقت، لاہور، 22 اگست 1997ء

④ نوائے وقت، لاہور، 18 اگست 1997ء

③ جنگ، 11 نومبر 1997ء

⑥ نوائے وقت، لاہور، 11 اگست 1997ء

⑤ نوائے وقت، لاہور، 11 اگست 1997ء

⑧ نوائے وقت، لاہور، 29 جولائی 1997ء

⑦ نوائے وقت، لاہور، 13 جولائی 1997ء

⑩ صحافت، لاہور، 25 اگست 1997ء

⑨ جنگ، 30 جولائی 1997ء

مذکورہ بالا خبروں سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ہمارے معاشرے میں چادر اور چادر پوشی کے اندر کی زندگی کس قدر المناک بن چکی ہے۔ اس صورت حال کا تقاضا یہ تھا کہ ہمارے ارباب حل و عقد، دانشور، اور پڑھے لکھے مرد و خواتین اسلامی تعلیمات کی طرف رجوع کرتے۔ ازدواجی زندگی میں اسلام نے مرد اور عورت کو جو حقوق عطا فرمائے ہیں ان کا تحفظ کیا جاتا، لیکن یہ حقیقت بڑی افسوس ناک ہے کہ گزشتہ پچاس برس سے وطن عزیز میں ایسا طبقہ حکمرانی کرتا چلا آ رہا ہے جو مغربی طرز معاشرت سے اس قدر مرعوب ہے کہ اپنے تمام مسائل کا حل اسی طرز معاشرت کی پیروی میں سمجھتا ہے۔ حال ہی میں سپریم کورٹ کے ایک جج کی سربراہی میں قائم کئے گئے۔ خواتین کے حقوق سے متعلق کمیشن نے حکومت کو جو سفارشات پیش کی ہیں وہ اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں۔ چند سفارشات ملاحظہ ہوں:

- ① بیوی کی مرضی کے بغیر ازدواجی تعلق کو جرم قرار دیا جائے اور اس کی سزا عر قید رکھی جائے۔^①
- ② 120 دن کے حمل کو ساقط کروانے کے لئے عورت کو قانونی تحفظ دیا جائے۔
- ③ شوہر کی مرضی کے بغیر بیوی کو نس بندی کا آپریشن کروانے کی اجازت دی جائے۔^②

① یاد رہے مغربی طرز معاشرت میں بیوی کی مرضی کے بغیر ازدواجی تعلق قائم کرنا جرم ہے جس کی سزا قید ہے۔ لندن میں ایک عورت نے اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ دائر کیا کہ اس نے میری مرضی کے بغیر مجھ سے ازدواجی تعلق قائم کیا ہے جس پر جج نے فیصلہ میں لکھا کہ عورت بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک برطانوی شہری بھی ہے۔ شہری ہونے کی حیثیت سے اسے آزادی کا حق حاصل ہے۔ جس میں شوہر مداخلت نہیں کر سکتا، لہذا شوہر کو زنا بالجبر کا مجرم قرار دے کر ایک ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔ (البلاغ، بمبئی، اکتوبر 1995ء)

② دوسری اور تیسری سفارش دراصل اسی پروگرام پر عمل درآمد کا حصہ ہے جو اقوام متحدہ کی زیر سرپرستی قاہرہ کانفرنس (منعقدہ 1994ء) اور بیجنگ کانفرنس (منعقدہ 1995ء) میں طے کیا گیا۔ عالمی طاقتوں کا یہ پروگرام درحقیقت ”آبادی و ترقی“، ”بہبود آبادی“ اور ”حقوق نسواں“ جیسے دلفریب نعروں کے پردے میں پوری دنیا میں فاشی اور بے حیائی پھیلانے اور مغربی طرز معاشرت کو مسلمان ممالک میں زبردستی مسلط کرنے کا پروگرام ہے۔ مذکورہ کانفرنسوں کی تجاویز کا حاصل یہ ہے کہ ① اسقاط حمل کو عورتوں کا حق قرار دیا جائے اور اسے قانونی تحفظ حاصل ہو ② نکاح کے بغیر جنسی تسکین کے حصول کو آسان بنایا جائے ③ شادی کے لئے عمر کا تعین کیا جائے اور اس سے پہلے شادی کرنے والے کو سزا دی جائے ④ ہم جنس پرستی کی اجازت دی جائے ⑤ نافع حمل ادویات اور تداہیر کو عام کیا جائے ⑥ سکولوں اور کالجوں میں مخلوط تعلیم عام کی جائے ⑦ پرائمری سکولوں سے جنسی تعلیم کا اہتمام کیا جائے۔

یاد رہے کہ قاہرہ اور بیجنگ کانفرنسوں سے قبل اقوام متحدہ 1975ء میں میکسیکو، 1980ء میں کوپن ہیگن اور 1985ء میں نیروبی میں ایسی ہی کانفرنسیں منعقد کر چکی ہے۔ قاہرہ اور بیجنگ کانفرنس کی تجاویز پر عمل درآمد کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں 43 ہزار عمر لڑکیاں گاؤں گاؤں مردوں اور عورتوں کو کنڈم سمیت ضبط ولادات کے دوسرے طریقوں کے استعمال کی تعلیم دے رہی ہیں۔ اس مقصد کے لئے ایک لاکھ لڑکیوں کی فوج کی تیاری کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ (تکبیر، 4 دسمبر 1997ء)..... باقی اگلے صفحہ پر

④ کم عمر بیوی سے اس کی مرضی کے بغیر ازدواجی تعلق قائم کرنے کو زنا قرار دیا جائے۔

ہمیں یہ اعتراف کرنے میں قطعاً کوئی تامل نہیں کہ چادر اور چادر دیواری کے اندر مجموعی طور پر عورت بہت مظلوم ہے۔ اس کی داد رسی ہونی چاہئے۔ معاشرے میں اسے باعزت اور باوقار مقام ملنا چاہئے، لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ مذکورہ سفارشات میں کون سی سفارش ایسی ہے جس سے کسی مسلمان خاتون کی عزت اور وقار میں اضافہ ہو سکتا ہے یا اس کی مظلومیت کی تلافی ہو سکتی ہے؟ مذکورہ سفارشات درحقیقت اسلامی طرز معاشرت کو مکمل طور پر مغربی طرز معاشرت میں بدلنے کی سعی نامراد ہے۔ حکمرانوں کے اس اسلام دشمن رویے کے ساتھ ساتھ آج کل ہماری فاضل عدالتیں جس زور و شور سے گھروں سے آشناؤں کے ساتھ فرار ہونے والی لڑکیوں کے بارے میں ”ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز ہے۔“ کے فتوے صادر فرما رہی ہیں۔ اس سے تہذیب مغرب کے پرستاروں کے حوصلے اور بھی بلند ہوئے ہیں اور رہی سہی کسر مغربی طرز معاشرت کی دلدادہ خواتین نے ”تحریک نسواں“، ”تنظیم آزادی نسواں“، ”وومنز فورم“، ”ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن فورم“ جیسی تنظیمیں بنا کر پوری کر دی ہے۔ قابل افسوس بات یہ ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے گزشتہ نصف صدی سے مسلسل انگریزی سانچے میں ڈھلی ہوئی نسلیں تیار کرتے آرہے ہیں۔ وہی افراد آج اس ملک کے کلیدی عہدوں پر بیٹھے مغرب کے بے دام سرکاری وکیلوں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ عورت کو عزت اور وقار مغربی طرز معاشرت میں حاصل ہے یا اسلامی طرز معاشرت

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ سے)..... ایک اور خبر یا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں ”حکومت پاکستان نے روزگار سکیم کے تحت قرضہ حاصل کرنے کی خواہشمند خواتین کے بارے میں طے کیا ہے کہ یہ قرض ان خواتین کو ملے گا جو اپنے علاقہ کے مجسٹریٹ سے اس بات کا سرٹیفکیٹ پیش کریں گی کہ وہ پردہ نہیں کرتیں۔ (روزنامہ خبریں، یکم ستمبر 1994ء)

① ملاحظہ ہو روزنامہ خبریں 22 فروری 1997ء اور روزنامہ نوائے وقت 11 مارچ 1997ء

② اس قسم کی تنظیمیں خواتین پر ہونے والے ظلم اور زیادتیوں کے سدباب کے لئے کس قسم کی جدوجہد فرما رہی ہیں اس کا اندازہ درج ذیل دو خبروں سے لگایا جاسکتا ہے۔

① ”1994ء میں عالمی یوم خواتین کے موقع پر پاکستان میں مختلف خواتین کی تنظیموں نے حکومت سے درج ذیل مطالبات کئے۔ ① ایک سے زائد شادیوں پر پابندی عائد کی جائے اور اسے قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے ② حدود آء رڈی ٹس، قانون شہادت، قصاص اور دیت آء رڈی ٹس منسوخ کئے جائیں ③ عورتوں اور مردوں کو تمام امور میں مساوی حقوق دیئے جائیں۔“ (جنگ 9 مارچ 1994ء)

② ”1997ء میں عالمی یوم خواتین کے موقع پر پاکستان وومنز فورم کے زیر اہتمام مختلف تنظیموں سے وابستہ خواتین نے لاہور کی ایک شارع عام پر قس کر کے عالمی یوم خواتین منایا۔“ (اردو نیوز، جدہ، 10 مارچ 1997ء)

میں ہے؟ عورت پر ہونے والے ظلم و ستم کا خاتمہ مغربی طرز معاشرت میں ممکن ہے یا اسلامی طرز معاشرت میں؟ عورت کے حقوق کا اصل محافظ مغربی طرز معاشرت ہے یا اسلامی طرز معاشرت؟ ان سوالوں کا جواب تلاش کرنے سے پہلے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ مغربی طرز معاشرت پر ایک اچھٹی سی نگاہ ڈال لی جائے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ مغربی طرز معاشرت ہے کیا؟

مغربی طرز معاشرت:

اٹھارویں صدی کے آخر میں یورپ میں صنعتی انقلاب برپا ہوا تو بڑی تیز رفتاری سے کارخانے اور فیکٹریاں بنی شروع ہو گئیں۔ ان فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے کے لئے جب مردوں کی تعداد کم پڑ گئی تو مزید ہاتھ مہیا کرنے کے لئے سرمایہ دار نے عورت کو چادر اور چار دیواری سے نکال کر صنعتی ترقی کے لئے استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا جس کے لئے ”مساوات مرد و زن“، ”آزادی نسواں“ اور ”حقوق نسواں“ جیسے خوبصورت نعرے اور فلسفے تراشے گئے۔ ناقص العقل عورت مساوات مرد و زن کے دلفریب جال کو بھی اپنی بلندی درجات خیال کرتے ہوئے مردوں کے دوش بدوش میدان معیشت میں کود پڑی جس کا اصل فائدہ تو سرمایہ داری کو ہوا لیکن اس کا ضمنی فائدہ یہ بھی ہوا کہ پہلے جہاں صرف ایک مرد کی کمائی سے گھر کے چار پانچ افراد کو محض وسائل زندگی مہیا ہوتے تھے وہاں اسی گھر کے دو یا تین افراد کے برسر روزگار ہونے سے وسائل زندگی کی دوڑ کا آغاز ہو گیا اور یوں مردوں، عورتوں کا فیکٹریوں اور کارخانوں میں شب و روز مشینوں کی طرح کام کرنا ہی مقصد حیات ٹھہرا۔

دفا تر، فیکٹریوں اور کارخانوں میں عورتوں اور مردوں کے آزادانہ اختلاط کا دائرہ صرف وہیں تک محدود رہنا ممکن ہی نہ تھا۔ آہستہ آہستہ یہ دائرہ ہوٹلوں، ریستورانوں، کلبوں، ناچ گھروں، مارکیٹوں، بازاروں سے لے کر سیاست کے اکھاڑوں، سیرگاہوں، تفریح کے پارکوں اور کھیل کے میدانوں تک وسیع ہو گیا۔ پوری سوسائٹی میں مردوں اور عورتوں کے آزادانہ اختلاط نے شرم و حیا کی اقدار کو ایک ایک کر کے پامال کر دیا۔ مردوں کے دوش بدوش چلنے والی عورت میں آرائش حسن، نمائش جسم، جلوہ نمائی، پُرکشش، دلربا اور جاؤب نظر آنے کا جذبہ فزوں سے فزوں تر ہونا بالکل فطری بات تھی جس کے لئے باریک، تنگ، بھڑکیلے، نیم عریاں لباس پہننا، نیز بناؤ سنگھار کرنا مردوں کے ساتھ نیم عریاں حالت میں سونمٹگ کرنا،

عریاں تصویریں اتروانا، کلبوں، سٹیج ڈراموں، ناچ گھروں اور فلموں میں عریاں کردار ادا کرنا پوری سوسائٹی کا جزو حیات بن گیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج مغرب میں ”آزادی نسواں“ اور ”حقوق نسواں“ کے نام پر عورتوں کا سربازار عریاں ہونا اور بن بیاباں بننا، کوئی عیب کی بات نہیں رہی۔ گزشتہ دنوں ایک امریکی سکول میں دو خاتون اساتذہ نے اناٹومی کی آٹھویں جماعت میں برہنہ ہو کر پڑھانے کا انوکھا طریقہ استعمال کیا۔ دونوں خواتین اساتذہ کا استدلال یہ تھا کہ اس خشک مضمون میں اس طرح طلباء و طالبات کی دلچسپی برقرار رکھی جاسکتی ہے۔^① اٹلی میں موسلینی کی پوتی نے اسمبلی کی ممبر شپ کے لئے برہنہ ہو کر حاضرین سے خطاب کیا اور ووٹ مانگے۔^② دنیا میں حقوق انسانی کے سب سے بڑے علمبردار امریکہ کی ریاست انڈیانا میں نیکڈ سٹی کے نام سے ایک شہر آباد ہے جس کے باشندوں کے جسم پر زمین و آسمان نے لباس نام کی کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی، وہاں ہر سال پوری دنیا کی مادرِ زاد برہنہ ہونے کی شوقین عورتوں کے ”ویمین نیو ورلڈ“ مقابلے ہوتے ہیں۔

1996ء میں فرانس کے صدر شیراک کی بیٹی کلاڈ کے ہاں شادی کے بغیر بچی کی پیدائش ہوئی تو کلاڈ نے بچے کے والد کا نام بتانے سے انکار کر دیا لیکن باپ کے ماتھے پر نشن تک نہ آئی۔^③ امریکہ کے سابق صدر ریگن کی بیوی نینسی ریگن نے انکشاف کیا ہے کہ جب میں نے ریگن سے شادی کی تھی، اس وقت امید سے تھی، سات ماہ بعد ہمارے ہاں بیٹی پیدا ہوئی۔^④ برطانوی پارلیمنٹ کے انتخابات 1997ء میں ایک ایسی خاتون نے حصہ لیا جو گزشتہ 18 سال سے نکاح کے بغیر اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ رہ رہی تھی جس سے اس کے تین بچے ہیں۔ یہ خاتون سکول انسپکٹر اور مجسٹریٹ بھی رہ چکی ہے۔^⑤ برطانیہ کی بننے والی ملکہ ڈیانا نے ٹیلی ویژن پر اپنے خاوند کی موجودگی میں دوسرے لوگوں کے ساتھ اپنے جنسی تعلقات کا بڑی بے تکلفی کے ساتھ اعتراف کیا۔^⑥ امریکہ کے صدر بل کلنٹن کے جنسی اسکینڈل اب تک اخبارات کی زینت بنتے چلے آ رہے ہیں۔^⑦ امریکہ کے بشپ اعظم اور دنیا کے عیسائیت کے عظیم مبلغ ”جی سواگرٹ“ نے امریکی ٹیلی ویژن میں بیوی کی موجودگی میں اپنے جنسی گناہوں کا اعتراف کیا۔^⑧ اس کا صاف مطلب

① ہفت روزہ بکیر، 19 دسمبر 1996ء

② ہفت روزہ بکیر، 6 ستمبر 1997ء

③ ہفت روزہ بکیر، 29 مارچ 1997ء

④ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ہفت روزہ بکیر 20 جنوری 1994ء

⑤ جملہ الدعویٰ، ستمبر 1995ء

⑥ مساوات، 25 اکتوبر 1989ء

⑦ ہفت روزہ بکیر 16 جنوری 1997ء

⑧ ہفت روزہ بکیر 17 مارچ 1988ء

یہ ہے کہ مغربی طرز معاشرت میں بدکاری اور فحاشی کے سامنے اخلاقی اور مذہبی اقدار بالکل غیر موثر ہو چکی ہیں۔ عام آدمی تو کیا بڑی سے بڑی مذہبی شخصیت کا بھی اس طرز معاشرت میں پاسار ہنا ممکن نہیں رہا۔ ترقی یافتہ ممالک میں زنا کاری، فحاشی، اور بے حیائی کے اس تلچر کی ایک اور تصویر نیوز ویک کی اس رپورٹ سے سامنے آتی ہے جس میں امریکہ اور یورپ کے سترہ ممالک میں بن بیانی ماؤں کی شرح فیصد شائع کی گئی ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام ملک	بن بیانی ماؤں کی شرح فیصد	نمبر شمار	نام ملک	بن بیانی ماؤں کی شرح فیصد
1	سوڈن	50 فیصد	10	پرتگال	17 فیصد
2	ڈنمارک	47 فیصد	11	جرمنی	15 فیصد
3	ناروے	46 فیصد	12	نیدرلینڈ	13 فیصد
4	فرانس	35 فیصد	13	لکسم برگ	13 فیصد
5	برطانیہ	32 فیصد	14	بیلجیم	13 فیصد
6	فن لینڈ	31 فیصد	15	اسپین	11 فیصد
7	امریکہ	30 فیصد	16	اطلی	7 فیصد
8	آسٹریا	27 فیصد	17	سوئٹزرلینڈ	6 فیصد
9	آئر لینڈ	20 فیصد	18	یونان	3 فیصد

زنا کاری، فحاشی اور بے حیائی کے اس ابلیسی طوفان نے مغرب کے تمام ترقی یافتہ ممالک کو جنسی درندوں کا جنگل بنا دیا ہے۔ امریکی جریدہ ”نمائٹز“ کی ایک رپورٹ کے مطابق جرمنی، فرانس، چیکوسلواکیہ، رومانیہ، ہنگری اور بلغاریہ کی بڑی بڑی شاہراہوں پر فاحشہ عورتیں قطار باندھے کھڑی دکھائی دیتی ہیں۔ برلن اور پراگ کو ملانے والی بارہ سو کلومیٹر لمبی شاہراہ غالباً دنیا کا ارزاں ترین اور طویل ترین جنسی اڈہ ہے جہاں سے گزرنے والوں کو نہایت سستی عیاشی کے لئے نوخیز اور حسین و جمیل لڑکیاں مل جاتی ہیں۔ ●

ایک سروے کے مطابق برطانیہ کی مشہور ترین یونیورسٹی آکسفورڈ میں زیر تعلیم 76 فیصد طلباء شادی کے بغیر جنسی تعلق قائم کرنے کے حق میں ہیں۔ 51 فیصد طالبات نے تسلیم کیا کہ وہ یونیورسٹی میں آنے کے

بعد کنواری نہیں رہیں۔ 25 فیصد طالبات نے مانع حمل گولیاں استعمال کرنے کا اقرار کیا ہے۔ 56 فیصد طلباء کو جنسی لذت کے حصول کے لئے ایڈز کی کوئی پروا نہیں۔ 48 فیصد ہم جنس پرستی کو حصول لذت کا قدرتی اور محفوظ طریقہ سمجھتے ہیں۔^① برطانوی اخبار ایکسپریس کے مطابق ہر سال ایک لاکھ برطانوی طالبات حاملہ ہوتی ہیں۔^② یاد رہے کہ برطانوی قانون کے مطابق چار سال کے بعد ہر بچے کو سکول بھجوانا لازمی ہے۔ سکول میں زیر تعلیم بچوں کو ابتداء سے ہی ایک دوسرے کے ساتھ برہنہ ہو کر غسل کرنے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ بڑی کلاسوں میں پہنچنے کے بعد نو جوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مشترکہ سوئمنگ لازمی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بچوں کو رات دیر تک گھر سے باہر رہنے کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اگر تمہارے ماں باپ تمہیں کسی بات پر ڈانٹیں یا ماریں تو پولیس کو فون کر کے انہیں تھانے بھجوا دو۔^③ امریکہ کی صورت حال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ ایک سکول میں دہائیوں نے پندرہ سالہ لڑکی سے زنا کیا، مقدمہ عدالت میں گیا تو جج نے فیصلہ میں لکھا کہ لڑکوں نے لڑکپن میں شرارت کی ہے اسے زنا قرار نہیں دیا جاسکتا۔^④ ایک ماہانہ امریکی جریدے کے سروے کے مطابق 1980ء سے 1985ء کے درمیان شادی کرنے والی خواتین میں سے صرف 14 فیصد خواتین حقیقتاً کنواری تھیں۔ باقی 86 فیصد شادی سے قبل ہی گوبر عصمت سے محروم ہو چکی تھیں۔ 80 فیصد سے زائد لڑکے اور لڑکیاں 19 سال کی عمر سے پہلے ہی جنسی تعلق قائم کر چکے ہوتے ہیں۔^⑤

ایک سروے کے مطابق امریکہ میں اسقاط حمل کروانے والی عورتوں کی شرح 33 فیصد ہے۔^⑥ وائس آف امریکہ کی رپورٹ کے مطابق امریکی کانگریس کی سب کمیٹی کے سامنے فوج میں ملازم متعدد

① صراطِ مستقیم، برہنہ فردی، مارچ 1990ء

② اردو نیوز، جدہ، 16 اکتوبر 1997ء

③ اس طرح معاشرت کا غیر مسلم بچوں پر جو اثر ہے وہ تو ہے ہی، مغرب میں مقیم مسلمان بچوں پر اس کے اثرات کا اندازہ درج ذیل واقعات سے لگایا جاسکتا ہے جو روزنامہ ”جنگ“ لندن نے 25 اکتوبر 1992ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔ ”برطانیہ میں مقیم مسلمان والدین سے اجل کی جاتی ہے کہ چونکہ سیکنڈری سکول کی لڑکیاں عموماً اخلاقی اور جنسی حملوں کا آسانی سے ہکار بن جاتی ہیں اور اس طرح قبل از وقت مائیں بن جاتی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ لڑکیوں کو اپنے بوائے فرینڈ سے ”NO“ کہنے میں تردد ہوتا ہے، لہذا والدین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو ”NO“ کہنے کی تربیت دیں۔ (صراطِ مستقیم، برہنہ، نومبر/دسمبر 1992ء)

④ نوائے وقت، 30 دسمبر 1991ء

خواتین نے اپنے فوجی افسروں کے ہاتھوں آبروریزی کی شکایت کی تو کمیٹی نے مجرم فوجیوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک خاتون نے بتایا کہ اس کے ”باس“ نے اس کی آبروریزی کی ہے تو اسے کہا گیا ”اسے بھول جاؤ۔“ جنسی لذت کے اس جنون نے ان اقوام کے اندر انسانیت تو کیا، متناجیسے عظیم جذبات تک کو مسخ کر ڈالا ہے۔ نیوجرسی کے ایک سکول کی طالبہ نے محفل رقص کے دوران سکول کے ریست روم میں بچے کو جنم دیا اور اسے وہیں کچرے دان میں پھینک کر رقص کی تقریب میں دوبارہ شامل ہو گئی۔ ❶

امرواقع یہ ہے کہ مغرب کی یہ آزاد جنسی معاشرت، شہوانی جذبات کا ایک ایسا آتش فشاں بن چکا ہے جو کسی طرح بھی سرد ہونے کا نام نہیں لیتا بلکہ روز بروز پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ اب اخلاق باختہ مغرب میں زنا کے ساتھ ساتھ ہم جنس پرستی کی وبا بھی جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی ہے۔ برطانوی پولیس کے سنٹرل کمپیوٹر پر ایسے دس ہزار افراد کے نام موجود ہیں جن کے متعلق یہ ثابت شدہ امر ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں لیکن پولیس کا کہنا ہے کہ یہ تعداد اصل تعداد کا معمولی سا حصہ ہے اس لئے کہ پولیس نے یہ ریکارڈ صرف گزشتہ چار سال سے تیار کرنا شروع کیا ہے۔ ❷ لندن میں عیسائی رسم و رواج کے مطابق ہزاروں مہمانوں کی موجودگی میں ٹاؤن ہال کے پادری نے دو عورتوں کا آپس میں نکاح پڑھا کر ہم جنس پرستی کی شرمناک مثال قائم کی۔ ❸ امریکہ میں تحریک نسوان کی ایک لیڈر ”پیٹریشیا“ نے یہ اعتراف کرنا کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ ایک عورت کے ساتھ بھی جنسی تعلقات رکھتی ہے۔ ”نیویارک ٹائمز“ کے تخمینہ نے سابق امریکہ میں تحریک نسوان کی تیس سے چالیس فیصد خواتین اپنی ہم جنسوں کے ساتھ جنسی تعلقات رکھتی ہیں۔ ❹ یہ ہے مغربی طرز معاشرت کی ایک مختصر سی جھلک جس پر ہمارے ارباب حل و عقد اور دانشور طبقہ فریفتہ ہے اور جس کی تقلید میں مشرقی عورت کے تمام مسائل کا شافی حل سمجھا جاتا ہے۔

مغربی طرز معاشرت میں مساوات مرد و زن کا نعرہ بعض خواتین و حضرات کو بڑا دلکش محسوس ہوتا ہے۔ کیا مغرب میں واقعی خواتین کو عملاً مردوں کے برابر حقوق حاصل ہیں یا یہ محض ایک پرفریب پروپیگنڈہ ہے؟ ذیل میں ہم اس کا مختصر سا جائزہ پیش کر رہے ہیں۔

❶ اردو نیوز، جلد 19 اگست 1997ء

❷ روزنامہ خبریں، 22 اگست 1996ء

❸ روزنامہ نوائے وقت، 2 جولائی 1992ء

❹ ہفت روزہ بحیرہ، 29 مارچ 1997ء

❺ ہفت روزہ بحیرہ، 13 اپریل 1995ء

مساوات مردوزن:

وائس آف جرمنی کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم تنخواہ ملتی ہے۔ جرمنی میں سماجی امداد پر گزارہ کرنے والے مزدوروں میں معمر خواتین کا تناسب 90 فیصد ہے جنہیں بڑھاپے کی پنشن نہیں ملتی۔ جرمنی میں کام کرنے والی تین چوتھائی عورتوں کی آمدنی اتنی نہیں ہوتی کہ وہ اکیلی گھر کا خرچ چلا سکیں۔ جرمنی میں اعلیٰ عہدوں پر کام کرنے والی خواتین کا تناسب بہت ہی کم ہے۔ جرمنی میں ہر سال تقریباً چالیس ہزار عورتیں مردوں کے تشدد کے باعث گھر سے بھاگ کر دارالامانوں میں پناہ لیتی ہیں۔ ❶ مساوات مردوزن کے سب سے بڑے علمبردار امریکہ کی سپریم کورٹ میں آج تک کوئی خاتون جج نہیں بن سکی۔ فیڈرل ایپلٹ کورٹ کے 97 ججوں میں سے صرف ایک خاتون جج ہے امریکی بار ایسوسی ایشن میں آج تک کوئی خاتون صدر نہیں بن سکی۔ امریکہ میں جس کام کے لئے مرد کو اوسطاً پانچ ڈالر ملتے ہیں، عورت کو اسی کام کے تین ڈالر ملتے ہیں۔ ❷ 1978ء میں ہوشن امریکہ میں تحریک آزادی نسوان کی کانفرنس میں خواتین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایک ہی طرح کے کام کے لئے مردوں اور عورتوں کو برابر کا معاوضہ ملنا چاہئے۔ ❸ جاپان میں ڈیڑھ کروڑ عورتیں مختلف جگہوں پر کام کرتی ہیں، جن میں سے زیادہ تر خواتین مردانوں کے ساتھ معاون کے طور پر کام کرتی ہیں۔ ❹ کیا یہ بات قابل غور نہیں کہ مساوات مردوزن کا نعرہ لگانے والے ممالک نے اپنی افواج میں کمانڈر انچیف کے عہدے پر کسی عورت کا آج تک کیوں تعین نہیں کیا یا کم از کم جرنیل کے درجہ پر ہی عورتوں کو مردوں کے مساوی عہدے کیوں نہیں دیئے؟ کیا کوئی مغربی ملک میدان جنگ میں لڑنے والے سپاہیوں کے عہدے پر مردوں اور عورتوں کو مساوی جگہ دینے کے لئے تیار ہے؟ یہ ہے وہ مساوات مردوزن، جس کا پروپیگنڈہ دن رات کیا جاتا ہے۔ مساوات مردوزن کے علاوہ ایک اور نعرہ جو عام آدمی کے لئے بڑی کشش رکھتا ہے، وہ ہے ”آزادی نسوان“ کا۔ کیا مغرب میں عورت کو ہر طرح کی آزادی حاصل ہے؟ ذیل میں ہم اس کی

❶ خبریں، 4 ستمبر 1995ء

❷ خاتون اسلام، از مولانا وحید الدین خان، صفحہ 73

❸ ہفت روزہ یکبیر، 13 اپریل 1995ء

❹ خاتون اسلام، صفحہ 93

وضاحت بھی کر رہے ہیں۔

آزادی نسواں:

کیا مغرب میں عورت کو اس بات کی آزادی حاصل ہے کہ وہ گھر بیٹھے ہر ماہ اپنی تنخواہ وصول کرتی رہے؟ کیا اسے اس بات کی آزادی حاصل ہے کہ وہ ٹریفک قوانین کی پابندی کئے بغیر اپنی کار سڑک پر چلا سکے؟ کیا اسے اس بات کی آزادی حاصل ہے کہ وہ جس بنک کو چاہے لوٹ لے؟ جی نہیں! ہرگز نہیں، عورت بھی ملکی قوانین کی اسی طرح پابند ہے جس طرح مرد پابند ہیں۔ عورت کو مغرب میں اتنی آزادی بھی حاصل نہیں کہ وہ ڈیوٹی کے اوقات میں اپنی مرضی کا لباس ہی پہن سکے۔ سیکنڈے نیوین ممالک (ناروے، سویڈن اور ڈنمارک) کی ایئر لائنز کی ہوشس نے ایک مرتبہ شدید سردی کی وجہ سے منی سکرٹ کی بجائے گرم پاجامے استعمال کرنے کی اجازت چاہی تو انتظامیہ نے خواتین کی یہ درخواست مسترد کر دی۔^①

عورت کو مغرب میں جن باتوں کی آزادی حاصل ہے وہ صرف یہ ہیں سر بازار مادر زاد برہنہ ہونا چاہے تو ہو سکتی ہے، اپنی عریاں تصویریں اخبار اور جرائد میں شائع کروانا چاہے تو کروا سکتی ہے، فلموں میں عریاں کردار ادا کرنا چاہے تو کر سکتی ہے، جس مرد کے ساتھ زنا کرنا چاہے کر سکتی ہے، ساری زندگی اولاد پیدا نہ کرنا چاہے تو کر سکتی ہے، حمل ہونے کے بعد ساقط کروانا چاہے تو کروا سکتی ہے، بوائے فرینڈ جتنی مرتبہ بدلنا چاہے، بدل سکتی ہے، ہم جنس پرستی کا شوق ہو تو بلا تکلف اپنا شوق پورا کر سکتی ہے۔ ”تحریک آزادی نسواں“ مشہور جریدہ ”نیشنل آرگنائزیشن فار ویمن ٹائمنز“ نے جنوری 1988ء کے شمارہ میں آزادی نسواں کے موضوع پر لکھتے ہوئے ”آزادی نسواں“ کا مطلب یہ بتایا ہے کہ ”عورت کی حقیقی آزادی کے لئے ضروری ہے کہ خواتین آپس میں جنسی تعلقات قائم کریں۔“^② (اور مردوں سے جنسی تعلقات قائم کرنے سے بے نیاز ہو جائیں، مولف) ہوٹلوں، کلبوں، مارکیٹوں، سرکاری اور غیر سرکاری اداروں حتیٰ کہ فوج میں بھی مردوں کا دل بہلانے کے لئے ”ملازمت“ کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں، گویا مغرب میں عورت کو ہر اس کام کی آزادی حاصل ہے جس سے مردوں کے جنسی جذبات کو تسکین حاصل ہو سکے۔

یہ ہے وہ آزادی جو مغرب میں مردوں نے عورتوں کو دے رکھی ہے اگر اس کے علاوہ عورتوں کو کوئی

① نوائے وقت، 26 جون 1996ء

② ہفت روزہ یکبیر، 13 اپریل 1995ء

دوسری آزادی حاصل ہے تو تہذیب مغرب کے شاخو انوں سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ براہ کرام ہمیں اس سے آگاہ فرمائیں۔ کیا عورتوں کی اس آزادی کو ”آزادی نسواں“ کی بجائے ”آزادی مردان“ کہنا زیادہ مناسب نہیں جنہوں نے عورت کو آزادی کے اس مفہوم سے آشنا کر کے اتنا بے وقعت اور بے قیمت کر دیا ہے کہ جب چاہیں، جہاں چاہیں بلا روک ٹوک اسے اپنی ہوس کا نشانہ بنا سکتے ہیں؟ کوئی مسلمان خاتون اپنے دین سے خواہ کتنی ہی بیگانہ کیوں نہ ہو کیا ایسی آزادی کا تصور کر سکتی ہے؟

مغرب کے اس آزاد جنسی طرز معاشرت نے اہل مغرب کو کیا کیا تحفے عنایت کئے ہیں، چلتے چلتے اس کا بھی تذکرہ ہو جائے ان تحائف میں خاندانی نظام کی بربادی، امراض خبیثہ کی کثرت، شرح پیدائش میں کمی اور خودکشی کے رجحان میں اضافہ سرفہرست ہیں۔ چند حقائق درج ذیل ہیں:

خاندانی نظام کی بربادی:

یورپ کے صنعتی انقلاب نے عورت کو معاشی استقلال تو عطا کر دیا لیکن خاندانی نظام پر اس کے اثرات بڑے دور رس مرتب ہوئے۔ عورت جب مرد کی کفالت اور مالی اعانت سے بے نیاز ہو گئی تو پھر قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوا کہ جو عورت خود کمائے وہ مرد کی خدمت کیوں کرے؟ گھرداری کی ذمہ داریاں کیوں سنبھالے؟ برطانیہ کی نیشنل وومینز کونسل کی ایک خاتون رکن کا کہنا ہے کہ ”یہ خیال مضبوط ہوتا جا رہا ہے کہ شادی کر کے شوہر کی خدمت کے جھیلے میں کیوں پڑا جائے بس زندگی کے مزے اڑالئے جائیں بہت سی خواتین یہ فیصلہ کر چکی ہیں کہ ان کو اپنی بقا کے لئے مردوں کے سہارے کی ضرورت نہیں۔“ ① امریکہ میں ”تحریک نسواں“ کی علمبردار شیلہ کروئن کہتی ہیں ”عورت کے لئے شادی کے معنی غلامی ہیں اس لئے تحریک نسواں کو شادی کی روایت پر حملہ کرنا چاہئے۔ شادی کی روایت کو ختم کئے بغیر عورت کو آزادی نصیب نہیں ہو سکتی۔“ تحریک نسواں کی عورتوں کا کہنا ہے کہ ”عورت کا مرد کو چاہنا اور اس کی ضرورت محسوس کرنا عورت کے لئے باعث تحقیر ہے۔ عورتوں کا بچوں اور گھربار کی دیکھ بھال کرنا، ان کو کم تر بنا دیتا ہے۔“ ② امریکہ میں مقیم ایک پاکستانی امریکی معاشرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”نئی نسل میں نکاح کا رواج نہیں رہا اس کے بغیر لڑکی لڑکا یا مرد عورت اکٹھے رہتے ہیں، بچے بھی پیدا کرتے ہیں اور ہر دو چار سال بعد اپنا شریک

زندگی میں بھی تبدیل کر لیتے ہیں، جس طرح لباس تبدیل کیا جاتا ہے۔ بوڑھے والدین سوشل سیورٹی یعنی بڑھاپے کی پنشن پر گزار بسر کرتے مرجائیں تو عام طور پر بے مروت اولاد دفنانے بھی نہیں آتی۔“ ① عورت کے معاشی استقلال نے نہ صرف نکاح کا بوجھ سر سے اتار پھینکا ہے بلکہ شرح طلاق میں بھی بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔ امریکی مردم شماری بیورو کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں روزانہ 7 ہزار جوڑے نکاح کے بندھن میں باندھے جاتے ہیں جن میں سے 3 ہزار 3 سو میاں بیوی ایک دوسرے کو طلاق دے دیتے ہیں ② یعنی پچاس فیصد نکاح، طلاق پر منتج ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مغرب میں عورت کی آزادی اور معاشی استقلال نے خاندانی نظام کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ نوجوان نسل کی اکثریت ایسے افراد پر مشتمل ہے، جنہیں اپنی ماں کا پتہ ہے تو باپ کا پتہ نہیں، باپ کا پتہ ہے تو ماں کا پتہ نہیں یا پھر ماں باپ دونوں کا علم نہیں۔ بہن اور بھائی کے مقدس رشتہ کا تصور تو بہت دور کی بات ہے۔

امراض خبیثہ کی کثرت:

زنا، بدکاری اور ہم جنس پرستی کی کثرت کے نتیجے میں امراض خبیثہ (سوزاک، آتشک اور ایڈز وغیرہ) کی کثرت نے پورے امریکہ اور مغرب کو اپنی پلیٹ میں لے رکھا ہے۔ 1997ء میں ڈنمارک میں ہونے والی میڈیکل کانفرنس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ دنیا میں ہر سال سولہ کروڑ تیس لاکھ افراد سوزاک اور آتشک میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں عورتوں کی اموات کی دوسری وجہ آتشک اور سوزاک ہی ہے۔ ③

1975ء میں برطانیہ کے ہسپتالوں میں جنسی امراض کی تعداد 4 لاکھ 30 ہزار نوٹ کی گئی جن میں سے ایک لاکھ 60 ہزار عورتیں اور 2 لاکھ 70 ہزار مرد تھے۔ ④ 1978ء تک دنیا ایڈز کے نام سے واقف نہ تھی۔ یاد رہے ایڈز (Aids) انگریزی لفظ (Acquired Immune Deficiency Syndrom) کا مخفف ہے۔ جس کا مطلب ہے جسم کے مدافعتی نظام کی تباہی کی علامت۔ آزاد جنس پرستی کے نتیجے میں ظاہر ہونے والی یہ خطرناک بیماری ترقی یافتہ ممالک میں عذاب الیم کی شکل اختیار کر چکی ہے۔

① اردو ڈائجسٹ (امریکہ بھارہ کا اصلی چہرہ) جون 1996ء

② اردو نیوز، چہرہ، 19 دسمبر 1996ء

③ نوائے وقت 17 اگست 1997ء

④ الامراض الخبیثہ، از ڈاکٹر سیف الدین شاہین، صفحہ 43

امریکہ میں اس وقت ایڈز کے مریضوں کی تعداد ایک کروڑ پچاس لاکھ ہے جبکہ افریقہ میں ایک محتاط اندازے کے مطابق یہ تعداد سات کروڑ پچاس لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔^① عالمی تنظیم برائے صحت (W.H.O) کی رپورٹ کے مطابق ترقی یافتہ ممالک کو صرف ایڈز سے بچنے کے لئے ڈیڑھ ارب ڈالر سالانہ خرچ کرنے پڑیں گے۔^② امریکی سائنسدان ڈاکٹر اسٹریکر نے ایڈز پر اپنا ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ دنیا کی تمام حکومتوں کو ایڈز کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے، ورنہ ایک سو سالہ صدی میں ایڈز کے سبب بہت کم انسان باقی رہ جائیں گے جو حکومت کرنے کے قابل ہوں گے۔^③

شرح پیدائش میں کمی:

مغرب میں آزاد شہوت رانی کے کلچر نے عالمی سطح پر مغربی ممالک کی آبادی پر کس قدر منفی اثرات مرتب کئے ہیں، اس کا اندازہ اس خبر سے لگایا جاسکتا ہے ”برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں کے میٹھو ڈسٹ فرقہ سے بڑھ گئی ہے۔ برطانوی اخبار ڈیلی ایکسپریس کے مطابق اس کی وجہ مسلمانوں کا مستحکم خاندانی نظام ہے جبکہ انگریز لوگ گرل فرینڈ بنا کر جوانی گزار دیتے ہیں۔ مانع حمل ادویات استعمال کرتے ہیں، شادی کرتے ہیں لیکن بیشتر شادیاں طلاق پر منتج ہوتی ہیں۔ یوں ان کی تعداد مسلمانوں سے کم ہو رہی ہے۔“^④ 1991ء میں امریکی کالم نگار بین وائن برگ نے اپنی کتاب ”پہلی عالمی قوم“ میں لکھا ہے کہ یہ فرض کر لینے کی بے شمار وجوہات ہیں کہ آنے والے دور میں مسلمانوں کے اثر و رسوخ میں اضافہ ہوگا جس کا ایک سبب دنیا بھر میں مسلمانوں کی شرح آبادی میں معتد بہ اضافہ بھی ہے۔^⑤ شرح پیدائش میں کمی کے باعث تمام یورپی ممالک جس اضطراب اور تشویش سے دوچار ہیں اس کا اندازہ اس خبر سے لگایا جاسکتا ہے کہ رومانیہ کی حکومت نے قانون جاری کیا ہے کہ 5 سے کم بچوں والی عورتیں اور جن کی عمر 54 سال سے کم ہو، اسقاط حمل نہیں کرا سکیں گی نیز جن جوڑوں کے ہاں کوئی بچہ نہیں ہے ان پر ٹیکس بڑھا دیا جائے گا نیز زیادہ بچوں والے گھرانوں کو زیادہ مراعات دی جائیں گی۔^⑥ یہودی جوڑوں کو اسرائیلی وزیر اعظم شمعون نے

① ملاحظہ، (عربی روزنامہ) جدہ، 8 جون 1993ء

② نوائے وقت، 2 اپریل 1996ء

③ جنگ، لاہور، 25 جون 1986ء

④ ہفت روزہ بجیر، 10 اکتوبر 1992ء

⑤ ہفت روزہ بجیر، 10 اکتوبر 1992ء

⑥ ہفت روزہ بجیر، 30 مئی 1996ء

ہدایت کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کریں کیونکہ اسرائیل کی آبادی کم ہو رہی ہے۔ اگر آبادی اسی رفتار سے گھٹتی رہی تو بڑے قومی نقصان کا سامنا ہوگا۔^① 1991ء میں امریکی فوج کی مستقبل منصوبہ بندی کے سلسلہ میں ہونے والی کانفرنس میں پیش کی گئی رپورٹ میں نہ صرف مسلم ممالک کی بڑھتی ہوئی آبادی پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دنیا کے گنجان آباد خطوں، خصوصاً مسلم ممالک میں جنگوں، گروہی سیاست اور فیملی پلاننگ کے ذریعہ آبادی کو کم کرنا ضروری ہے۔^②

کاش مسلمان اس حقیقت کو جان سکیں کہ امریکہ اور یورپی ممالک کی طرف سے انہیں خاندانی منصوبہ بندی کے لئے بے دریغ دی جانے والی مدد کا اصل مقصد مسلم ممالک کی بھلائی یا خیر خواہی نہیں بلکہ اس کا اصل ہدف مسلم ممالک کو اسی عذاب یعنی شرح پیدائش کی کمی میں مبتلا کرنا ہے جس میں وہ خود مبتلا ہیں۔ مسلمانوں کے دین اور دنیا کی بھلائی رسول اکرم ﷺ کے اسی ارشاد مبارک میں مضمر ہے ”زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو، قیامت کے روز میں دوسرے انبیاء کرام کے مقابلے میں تمہاری وجہ سے اپنی امت کی کثرت چاہتا ہوں۔“ (احمد، طبرانی)

خودکشی کے رجحان میں اضافہ:

تخیر کائنات کے جنوں میں مبتلا، لیکن رب کائنات کی باغی اقوام کو رب العالمین نے زندگی کی سب سے بڑی دولت ”سکون“ سے محروم کر رکھا ہے۔ عیش پرست، شراب اور زنا میں غرق، حسب نسب سے محروم اقوام مغرب کی نئی نسلیں جرائم پیشہ، مایوس اور ڈپریشن کا شکار ہو کر خودکشی میں اپنی نجات تلاش

① روزنامہ جنگ، لاہور 25 مئی 1986ء

② ہفت روزہ تجلیگر، 30 مئی 1996ء

③ امریکی اخبار لاس انجلس ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ہر 23 سیکنڈ میں ایک عورت پر بھرانہ حملہ ہوتا ہے۔ ہر چار سیکنڈ کے بعد چوری کی واردات ہوتی ہے۔ ہر 12 سیکنڈ کے بعد قلب زنی اور ہر 20 سیکنڈ کے بعد سائیکل چوری کی واردات ہوتی ہے۔ 1995ء میں امریکہ میں 23 ہزار 3 سو افراد قتل ہوئے۔ ایک لاکھ دو ہزار چھیانوے خواتین جنسی تشدد کا شکار ہوئیں۔ رپورٹ کے مطابق ہر امریکی اپنے گھر سے جب نکلتا ہے تو وہ قتل کی طرح ہتھیار ہوتا ہے کہ اسے کسی بھی موٹر پولٹ لیا جائے گا کیونکہ مزاحمت کرنا جان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہوتا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت 3 جنوری 1996ء) مشہور خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں 1985ء کے مقابلہ میں اب تک جرائم کی شرح میں 131 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت، 19 ستمبر 1997ء) 1990ء میں امریکہ میں چھ لاکھ عورتوں کی آبروریزی کی گئی جبکہ قتل و غارت کی وارداتوں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت، 30 دسمبر 1991ء)

کر رہی ہیں۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت امریکہ میں 20 لاکھ نوجوان ایسے ہیں جو اپنے جسم زخمی کر کے سکون حاصل کرتے ہیں ان میں سے 99 فیصد لڑکیاں ہیں۔ ماہرین کے مطابق نوجوانوں کی یہ عادت شدید مایوسی اور ڈپریشن کے باعث ہے۔^①

1963ء میں امریکہ جیسے دنیاوی مسائل سے مالا مال ملک میں دس لاکھ افراد نے خودکشی کی۔^② مارچ 1997ء میں ایک مذہبی فرقہ Heavens Gate کے 39 افراد نے جنت میں جانے کے لئے خودکشی کی۔ 1978ء میں گیانا جنوبی افریقہ کے جون سزٹاؤن میں نوسو افراد نے نجات کی تلاش میں زہریلی شراب پی کر خودکشی کی۔ 1975ء میں کینیڈا اور سوئٹزر لینڈ اور فرانس میں ایسی ہی اجتماعی خودکشی کے واقعات ہو چکے ہیں۔ 1972ء میں یورپ کے مشہور مذہبی فرقہ ”دی سولر ٹمپل“ کے پیروکاروں میں بھی خودکشیوں کا سلسلہ چلا رہا۔^③

یہ ہے وہ طرز معاشرت اور اس کے ثمرات جس کی ظاہری چمک دمک سے مرعوب ہمارے ارباب حل و عقد اور دانشور طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ اس طرز معاشرت کو اختیار کر کے خاتون مشرق کی مشکلات اور مسائل حل کئے جاسکتے ہیں اور معاشرے میں اسے باعزت اور باوقار مقام دلایا جاسکتا ہے؟

آئیے ایک نظر اسلامی طرز معاشرت کا بھی جائزہ لیں اور پھر عدل کے میزان میں فیصلہ کریں کہ کون سا طرز معاشرت عورت کے حقوق کا محافظ ہے اور کون سا طرز معاشرت عورت کے حقوق کا غاصب ہے؟ کون سا طرز معاشرت عورت کو عزت اور وقار عطا کرتا ہے اور کون سا طرز معاشرت عورت کی عزت اور آبرو لوٹتا ہے؟

اسلام کیا چاہتا ہے؟

اسلام اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مزاج اور فطرت کے عین مطابق بنایا ہے۔ اس میں افراط ہے نہ تفریط، انسان کے اندر موجودہ حیوانی اور انسانی جذبات دونوں سے اسلام اس طرح بحث کرتا ہے کہ انسان، انسان ہی رہے، حیوان نہ بننے پائے۔ اسلامی طرز معاشرت کو سمجھنے

① روزنامہ نوائے وقت، لاہور، 19 اگست 1997ء

② ڈیلی پاکستان ٹائمز، 22 نومبر 1963

③ اردو ناچسٹ، (آسانی دروازے کے چمکڑے) جون 1997

کے لئے پہلے نکاح سے متعلق چند ضروری مباحث دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد فرد کی اصلاح کے لئے اسلامی نظام تربیت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور آخر میں مغربی اور اسلامی طرز معاشرت کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس سے قارئین کرام کو کسی نتیجہ پر پہنچنے میں ان شاء اللہ آسانی رہے گی۔



نکاح سے متعلق چند اہم مباحث

① مسنون خطبہ نکاح:

شب عروسی میں مرد اور عورت کے اکٹھا ہونے سے پہلے جبکہ دونوں کے صفی جذبات میں شدید ہیجان اور طوفان بپا ہوتا ہے۔ اسلام مرد اور عورت دونوں کی خواہش نفس اور ہیجان انگیز جذبات کو دائرہ انسانیت میں رکھنے کے لئے ایجاب و قبول کے وقت ایک بہت ہی فصیح و بلیغ خطبہ دیتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بھی ہے، زندگی کے مسائل اور مشکلات میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کی تعلیم بھی، گزشتہ زندگی کے گناہوں پر ندامت کے ساتھ توبہ و استغفار کی ہدایت بھی ہے اور آنے والی زندگی میں اپنے نفس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کا سوال بھی کیا گیا ہے، اس پر مغز خطبہ نکاح میں قرآن مجید کی تین آیات شامل کی گئی ہیں۔ ان تینوں آیات میں چار مرتبہ تقویٰ کی زبردست تاکید کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 91)

شریعت کی اصطلاح میں تقویٰ ایک ایسا لفظ ہے جس میں معانی کا ایک جہاں آباد ہے۔ مختصر الفاظ میں یوں سمجھئے کہ خلوت کی زندگی ہو یا جلوت کی، چار دیواری کے اندر ہو یا باہر، دن کی روشنی ہو یا رات کی تاریکی، ہر وقت اور ہر آن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی برضا و رغبت اطاعت اور فرماں برداری کا نام ہے، تقویٰ۔ اس موقع پر تقویٰ کی اس قدر تاکید کا مطلب یہ ہے کہ انتہائی خوشی کے موقع پر بھی انسان کا دل، دماغ، اعضاء، یعنی سارا جسم و جان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے تابع رہنے چاہئیں، شیطانی اور حیوانی افکار و اعمال اس پر غالب نہیں آنے چاہئیں نیز آنے والی زندگی میں مرد کو عورت کے حقوق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے اور عورت کو مرد کے حقوق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ مرد کو فطرت نے جو ذمہ داریاں سونپی ہیں وہ انہیں پورا کرے اور عورت کو فطرت نے جو ذمہ داریاں سونپی

ہیں، عورت انہیں پورا کرے اور دونوں میاں بیوی اس معاملہ میں حدود اللہ سے تجاوز نہ کریں۔

خطبہ نکاح گویا پوری زندگی کا ایک دستور ہے جو نئے خاندان کی بنیاد رکھتے ہوئے ارکان خاندان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔ خطبہ نکاح صرف دلہا اور دلہن کو ہی نہیں بلکہ تقریب نکاح میں شریک سارے اہل ایمان کو مخاطب کر کے تقریب نکاح کو محض ایک عیش و طرب کی مجلس ہی نہیں رہنے دیتا بلکہ اسے ایک انتہائی پروقار اور سنجیدہ عبادت کا درجہ دیتا ہے۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ اولاً : دولہا دلہن سمیت حاضرین مجلس میں سے خطبہ نکاح کے مطالب و معافی کو سمجھنے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

ثانیاً : نکاح خواں حضرات بھی مسرت کے ان جذباتی لمحات میں اس بات کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ ایک نئی اور پہلے کی نسبت زیادہ ذمہ دارانہ زندگی کا سفر شروع کرنے والے نوواردوں کو مستقبل کے نشیب و فراز سے گزرنے کا سلیقہ سکھانے والے اس اہم خطبہ کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نکاح خواں حضرات یا مجلس نکاح میں شامل کوئی بھی دوسرا عالم خطبہ نکاح کا ترجمہ کر کے اس کی مختصر تشریح اور وضاحت کر دے، باسعادت اور نیک رو ہیں خطبہ نکاح کے احکام میں سے بہت سی نصیحتیں عمر بھر کے لئے پلے باندھ لیں گی جو ان کی کامیاب ازدواجی زندگی کی ضمانت ثابت ہوں گی اور یوں مجلس نکاح کا انعقاد کسی رسم کی بجائے ایک بامقصد اور نفع بخش عمل بن جائے گا۔ ان شاء اللہ!

② نکاح میں ولی کی رضامندی اور اجازت :

انعقاد نکاح کے لئے آج تک اسلامی اور مشرقی روایت بھی یہی رہی ہے کہ بیٹیوں کے نکاح باپوں کی موجودگی میں گھروں پر منعقد ہوتے دونوں خاندانوں کے بزرگ افراد کی موجودگی میں بیٹیاں نیک دعاؤں اور تمنائوں کے ساتھ بڑی عزت اور احترام کے ساتھ گھروں سے رخصت ہوتیں اور والدین اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالاتے کہ زندگی کا اہم ترین فریضہ ادا ہو گیا۔ والدین کے چہروں پر طمانیت، عزت اور وقار کا ایک واضح تاثر موجود ہوتا لیکن جب سے مغرب کی حیا باخستہ تہذیب نے ملک کے اندر پر پرزے نکالنے شروع کئے ہیں تب سے نکاح کا ایک اور طریقہ رائج ہونے لگا ہے۔ لڑکا اور لڑکی چوری چھپے معاشرت کرتے ہیں ایک ساتھ مرنے جینے کا عہد ہوتا ہے، والدین سے بغاوت کر کے فرار کا منصوبہ بنتا ہے اور ایک

آدھ دن کہیں روپوش رہنے کے بعد اچانک لڑکا اور لڑکی عدالت میں پہنچ جاتے ہیں، ایجاب و قبول ہوتا ہے اور عدالت اس فتوے کے ساتھ کہ ”ولی کے بغیر نکاح جائز ہے۔“ نکاح کی ڈگریاں عطا فرما دیتی ہے۔ والدین بے چارے ذلت اور رسوائی کا داغ دل پر لئے عمر بھر کے لئے منہ چھپائے پھرتے ہیں۔ اس قسم کے عدالتی نکاح کو ”کورٹ میرج“ کہا جاتا ہے۔ یہ طرز عمل نہ صرف اسلامی تعلیمات بلکہ مشرقی روایات سے بھی سراسر بغاوت ہے جس کا مقصد فقط یہ ہے کہ ایسے نکاحوں کو اسلامی سند جواز مہیا ہو جائے تاکہ مغرب کی مادر پدر آزاد تہذیب کو ملک کے اندر مسلط کرنے میں آسانی پیدا ہو جائے۔

نکاح کے وقت ولی کی موجودگی، اس کی رضامندی اور اجازت کے بارے میں قرآن و حدیث کے احکام بڑے واضح ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں عورتوں کے نکاح کا حکم آیا ہے، وہاں براہ راست عورتوں کو خطاب کرنے کی بجائے ان کے ولیوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ مثلاً ”مسلمان عورتوں کے نکاح مشرکوں سے نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔“ (سورہ بقرہ آیت نمبر 221) جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ عورت از خود نکاح کرنے کی مجاز نہیں بلکہ ان کے ولیوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ مسلمان عورتوں کے مشرک مردوں کے ساتھ نکاح نہ کریں۔ ولی کی رضامندی اور اجازت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی چند احادیث بھی ملاحظہ ہوں، ارشاد مبارک ہے:

① ”جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔“ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

ابن ماجہ کی روایت کردہ ایک حدیث میں تو الفاظ اس قدر سخت ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول پر سچا ایمان رکھنے والی کوئی بھی مومنہ عورت، ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کا تصور تک نہیں کر سکتی۔ ارشاد مبارک ہے:

② اپنا نکاح خود کرنے والی تو صرف زانیہ ہے۔“

یہاں ضمنی طور پر دو باتیں قابل وضاحت ہیں۔

اولاً : اگر کسی عورت کا ولی واقعی ظالم ہو اور وہ عورت کے مفاد کی بجائے ذاتی مفاد کو ترجیح دے رہا ہو تو شرعاً ایسے ولی کی ولایت از خود ختم ہو جاتی ہے اور کوئی دوسرا اقرب رشتہ دار عورت کا ولی قرار پاتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ پورے خاندان میں کوئی بھی خیر خواہ اور نیک آدمی ولی بننے کا مستحق نہ ہو تو پھر اس کا وں یا شہر کا

نیک حاکم مجاز ولی بن کر عورت کا نکاح کر سکتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:
”جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی حاکم ہے۔“ (ترمذی)

ثانیاً: اسلام نے جہاں عورت کو ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے سے روک دیا ہے وہاں ولی کو بھی عورت کی مرضی کے بغیر نکاح کرنے سے روک دیا ہے۔

ایک کنواری لڑکی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ”اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے جسے وہ ناپسند کرتی ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دیا کہ چاہے تو نکاح باقی رکھے چاہے تو ختم کر دے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) اس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح میں ولی اور عورت دونوں کی رضامندی لازم و ملزوم ہے۔ اگر کسی وجہ سے دونوں کی رائے میں اختلاف ہو تو ولی کو چاہئے کہ وہ عورت کو زندگی کے نشیب و فراز سے آگاہ کر کے اسے رائے بدلنے پر آمادہ کرے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر ولی کو عورت کا نکاح کسی ایسی جگہ کرنا چاہئے جہاں لڑکی بھی راضی ہو۔

نکاح میں ولی اور عورت دونوں کی رضامندی کو لازم و ملزوم قرار دے کر شریعت اسلامیہ نے ایک ایسا متوازن اور معتدل راستہ اختیار کیا ہے جس میں کسی بھی فریق کے نہ تو حقوق پامال ہوتے ہیں نہ ہی کسی فریق کا استحقار یا استحقاق پایا جاتا ہے۔

قرآن وحدیث کے ان احکام کے بعد آخر اس بات کی کتنی گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ لڑکی اور لڑکا والدین سے بغاوت کریں۔ جوش جوانی میں فرار ہو کر عدالت میں پہنچنے سے پہلے ہی ایک دوسرے کی قربت سے لطف اندوز ہوتے رہیں اور پھر اچانک عدالت میں پہنچ کر نکاح کا ڈرامہ رچائیں اور قانونی میاں بیوی ہونے کا دعویٰ کریں؟ اگر ولی کے بغیر اسلام میں نکاح جائز ہے تو پھر اسلامی طرز معاشرت اور مغربی طرز معاشرت میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے؟ مغرب میں عورت کی یہی تودہ ”آزادی“ ہے جس کے تباہ کن نتائج پر خود مغرب کا سنجیدہ طبقہ پریشان اور مضطرب ہے۔ 1995ء میں امریکی خاتون اول ہیلری کلنٹن پاکستان کے دورے پر آئیں تو اسلام آباد کالج فار گرلز کی طالبات سے گفتگو کرتے ہوئے بڑے حسرت آمیز لہجہ میں ان خیالات کا اظہار کیا کہ امریکہ میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں بغیر شادی کے طالبات اور لڑکیاں حاملہ بن جاتی ہیں۔ اس مسئلہ کا حل صرف یہ ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں، خواہ عیسائی ہوں یا مسلم اپنے مذہب اور معاشرتی اقدار سے بغاوت نہ کریں بلکہ مذہبی و سماجی روایات اور اصولوں کے مطابق شادی

کریں اور اپنے والدین کی عزت و آبرو اور سکون کو غارت نہ کریں۔^①

③ مساوات مرد و زن

مغرب میں مساوات مرد و زن کا مطلب یہ ہے کہ عورت ہر جگہ مرد کے دوش بدوش کھڑی نظر آئے۔ دفتر ہو یا دکان، فیکٹری ہو یا کارخانہ، ہوٹل ہو یا کلب، پارک ہو یا تفریح گاہ، ناچ گھر ہو یا پلے گراؤنڈ، مساوات مرد و زن یا آزادی نسواں یا حقوق نسواں کا یہ فلسفہ تراشنے کی اصل ضرورت عورت کو نہیں بلکہ مرد کو پیش آئی جس کے سامنے دو ہی مقصد تھے۔

اولاً : صنعتی انقلاب کے لئے فیکٹریوں اور کارخانوں کی پیداوار میں اضافہ۔

ثانیاً : جنسی لذت کا حصول۔

دوسرے لفظوں میں مغرب میں تحریک آزادی نسواں کا اصل محرک دو ہی چیزیں ہیں ”شکم اور شرمگاہ“۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مغرب کے انسان کی ساری زندگی انہی دو چیزوں کے گرد گھوم رہی ہے۔^② اس فلسفہ حیات نے بنی نوع انسان کو کیا دیا۔ اس پر ہم سیر حاصل بحث کر آئے ہیں۔ یہاں ہم ”مساوات مرد و زن“ کے بارے میں اسلامی نظریہ حیات واضح کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام نے مرد اور عورت کی ذہنی اور جسمانی ساخت اور طبعی اوصاف کو پیش نظر رکھتے ہوئے دونوں کے الگ الگ حقوق اور فرائض مقرر کئے ہیں۔ بعض امور میں دونوں کو مساوی درجہ دیا گیا ہے، بعض میں کم اور بعض میں زیادہ۔ جن امور میں مساوی درجہ دیا گیا ہے، وہ درجہ ذیل ہیں:

۱۔ عزت اور آبرو کی حرمت:

اسلام میں عزت اور آبرو کے تحفظ کے لئے جو احکام مردوں کے لئے ہیں وہی احکام عورتوں کے لئے ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں مردوں کو یہ حکم ہے کہ وہ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں وہیں عورتوں کو بھی یہ حکم ہے کہ وہ ایک دوسری کا مذاق نہ اڑائیں۔ مردوں اور عورتوں کو مشترک حکم دیا گیا ہے ”ایک

① ردالمحتجک، لاہور 28 مارچ 1995ء

② قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بہترین حکم اور بہترین شرمگاہ کا فلسفہ حیات رکھنے والے انسان کو کتے سے تشبیہ دی ہے۔ جس کی جبلت میں دو ہی چیزیں رکھی گئی ہیں یا تو وہ ہر جگہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے، پھرتے، کھانے، پینے کی چیزیں سونگھتا پھرتا ہے، اس سے فرمت ملے تو پھر شرمگاہ کو چاٹنے اور سونگھنے میں مگن رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے دنیا میں کوئی تیسرا کام نہیں۔ (ملاحظہ ہو سورہ اعراف، آیت نمبر 176)

دوسرے پر طعن نہ کرو۔“ ”ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد نہ کرو۔“ ”ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔“ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک یہ ہے ”ہر مسلمان (مرد و عورت) کا خون، مال اور عزت ایک دوسرے پر حرام ہے۔“ (مسلم) عزت اور آبرو کے حوالے سے عورت کا معاملہ مرد کی نسبت زیادہ نازک ہے۔ اس لئے اسلام نے عورت کی عزت اور آبرو کے تحفظ کے لئے علیحدہ سخت احکام نازل فرمائے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”جو لوگ پاکدامن، بے خبر مومن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔“ ① دوسری آیت میں پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے کی سزا اسی کوڑے مقرر کی گئی ہے۔ ② جبکہ عورت کو بے آبرو کرنے کی سزا سو کوڑے ہے۔ ③ اگر مرد شادی شدہ ہو تو اس کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

عہد نبوی میں ایک عورت اندھیرے میں نماز کے لئے نکلی، راستے میں ایک شخص نے اس عورت کو گرا لیا اور زبردستی اس کی عصمت دری کی۔ عورت کے شور مچانے پر لوگ آگئے اور زانی پکڑا گیا، رسول اکرم ﷺ نے اسے سنگسار کروادیا اور عورت کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی، ابوداؤد) عورت کی عزت اور آبرو کے معاملے میں قابل ذکر اور اہم بات یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے اس کا کوئی مادی یا مالی معاوضہ قبول کرنے کی اجازت نہیں دی نہ ہی اسے قابل راضی نامہ گناہ کا درجہ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک لڑکا کسی شخص کے ہاں کام کرتا تھا، لڑکے نے اس شخص کی بیوی سے زنا کیا تو لڑکے کے باپ نے بیوی کے شوہر کو سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر راضی کر لیا، مقدمہ عدالت نبوی میں گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”بکریاں اور لونڈی واپس لو۔“ اور زانی پر حد جاری فرمادی۔ (بخاری و مسلم) عورت کی عزت اور آبرو کا یہ تصور نہ اسلام سے پہلے کبھی رہا ہے نہ اسلام آنے کے بعد کسی دوسرے مذہب یا معاشرے نے پیش کیا ہے۔ کہنا چاہئے کہ عورت کی عزت اور آبرو کے معاملے میں اسلام نے امتیازی احکام دے کر مرد کے معاملے میں عورت کو کہیں زیادہ اہم اور بلند مقام عطا فرمایا ہے۔

ب۔ حرمتِ جان:

بحیثیت انسانی جان کے مرد اور عورت دونوں کی جان کی حرمت مساوی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص کسی مومن (مرد یا عورت) کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے۔“ ④ خطبہ حجۃ الوداع میں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے تم سب (مردوں اور عورتوں) کے خون اور مال ایک دوسرے پر حرام کر دیئے ہیں۔“ (مسند احمد) عہد نبوی میں ایک یہودی نے ایک لڑکی کو قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے لڑکی کے بدلے میں یہودی کو قتل کروا دیا۔ (بخاری، کتاب الدیات) یاد رہے قتل عمد میں اسلام نے مرد اور عورت کی دیت میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ ذمیوں کے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی ذمی (مرد یا عورت) کو قتل کیا اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔“ (نسائی) زمانہ جاہلیت میں عورت کی جان کی چونکہ کوئی قدر و قیمت نہ تھی بلکہ اس کی پیدائش کو نحوست کی علامت تصور کیا جاتا تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے عورت کی جان کے تحفظ کی خاطر بڑے غضبناک لہجے میں آیات نازل فرمائیں ”اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں قتل کی گئی۔“ ❶

ج۔ نیکی کا اجر و ثواب:

نیک اعمال کے اجر و ثواب میں مرد و عورت بالکل یکساں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”جو نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن، ایسے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے جہاں انہیں بے حساب رزق دیا جائے گا۔“ ❷ ایک دوسری آیت میں ارشاد مبارک ہے ”مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقہ دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسنہ دیا ہے ان سب کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بہترین اجر ہے۔“ ❸ سورہ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ”میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔“ (آیت نمبر 195) اسلام میں کوئی عمل ایسا نہیں جس کا اجر و ثواب مردوں کو محض اس لئے زیادہ دیا گیا ہو کہ وہ مرد ہیں اور عورتوں کو اس لئے کم دیا گیا ہو کہ وہ عورتیں ہیں بلکہ اسلام نے فضیلت کا معیار تقویٰ کو بتایا ہے۔ اگر کوئی عورت مرد کے مقابلہ میں زیادہ متقی ہے تو یقیناً عورت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ہوگی۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿إِنْ أَكْثَرَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ﴾ اللہ کے نزدیک تم سب (مردوں اور عورتوں) میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔“ (سورہ حجرات، آیت نمبر 13)

❶ سورہ کورہ، آیت نمبر 8-9

❷ سورہ فافہ، آیت نمبر 40

❸ سورہ حدید، آیت نمبر 18

9۔ حصول علم:

اسلام نے حصول علم کے معاملے میں بھی عورت کو مرد کے مساوی درجہ دیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے صحابیات کی تعلیم کے لئے ہفتہ میں ایک الگ دن مقرر فرما رکھا تھا جس میں آپ ﷺ خواتین کو نصیحتیں فرماتے اور شریعت کے احکام بتلاتے۔ (بخاری، کتاب العلم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے علم دین سیکھنے اور امت تک پہنچانے میں مثالی کردار ادا کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا علم دین حاصل کرنے والی خواتین کی زبردست حوصلہ افزائی فرمایا کرتیں۔ ایک موقع پر آپ فرماتی ہیں ”انصاری عورتیں کتنی اچھی ہیں کہ دینی مسائل دریافت کرنے میں جھک محسوس نہیں کرتیں۔“ (مسلم) قرآن مجید کی بہت سی آیات اور رسول اکرم ﷺ کی احادیث ایسی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام عورتوں کو مردوں کی طرح نہ صرف علم دین حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے بلکہ اسے ضروری قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔“ ۱۰ ظاہر ہے جہنم کی آگ سے بچنے اور اولاد کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ خود بھی وہ تعلیم حاصل کی جائے اور اولاد کو بھی اس تعلیم سے آراستہ کیا جائے جو جہنم سے بچنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”ہر مسلمان پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔“ (طبرانی) علماء کرام کے نزدیک اس حدیث شریف میں مسلمان سے مراد صرف مرد ہی نہیں بلکہ مسلمان مرد اور عورتیں دونوں ہیں۔

مذکورہ احکام سے یہ بات واضح ہے کہ اسلام میں عورت کو بھی حصول علم کا اتنا ہی حق حاصل ہے جتنا مرد کو۔ جہاں تک دنیاوی تعلیم کا تعلق ہے، شرعی حدود و قیود کے اندر رہتے ہوئے ایسا علم جو خواتین کو ان کے مذہب اور عقیدے کا باغی نہ بنائے اور عملی زندگی میں عورتوں کے لئے مفید بھی ہو، سیکھنے میں ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

9۔ حق ملکیت:

جس طرح مردوں کے حق ملکیت کو تحفظ حاصل ہے، اسی طرح اسلام نے عورتوں کے حق ملکیت کو بھی

تحفظ عطا کیا ہے۔ اگر عورت کسی جائیداد کی مالک ہے تو کسی دوسرے کو اس میں تصرف کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً ”مہر“ عورت کی ملکیت ہے جس میں اس کے باپ، بھائی حتیٰ کہ بیٹے یا شوہر کو بھی تصرف کا حق نہیں۔ اسلام نے جس طرح مردوں کے لئے وراثت کے حصے مقرر کئے ہیں ویسے ہی عورتوں کے لئے بھی مقرر کئے ہیں۔ اسلام نے عورت کے حق ملکیت کو اس قدر تحفظ دیا ہے کہ عورت خواہ کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو اور شوہر کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو، بیوی کا نان نفقہ بہر حال مرد ہی کے ذمہ ہے۔ عورت اپنی ملکیت میں سے اگر ایک پیسہ بھی گھر پر خرچ نہ کرے تو شریعت کی طرف سے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ یہاں یہ مسئلہ واضح کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عورت سے خود کہہ کر ”مہر“ معاف کروانا جائز نہیں اگر کوئی خاتون اپنی مرضی سے برضا و رغبت معاف کر دے تو جائز ہے ورنہ طے شدہ حق مہر ادا کرنا اسی طرح واجب ہے جس طرح کسی کا قرض ادا کرنا واجب ہوتا ہے، جو لوگ محض اس نیت سے لاکھوں کا مہر مقرر کر لیتے ہیں کہ عورت سے معاف کروالیں گے وہ صریحاً گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

و۔ شوہر کا انتخاب:

جس طرح مرد کو اسلام نے اس بات کا حق دیا ہے کہ وہ اپنی آزاد مرضی سے جس بھی مسلمان عورت سے نکاح کرنا چاہے کر سکتا ہے، اسی طرح عورت کو بھی اسلام اس بات کا پورا پورا حق دیتا ہے کہ وہ اپنی آزاد مرضی سے شوہر کا انتخاب کر لے، لیکن کم عمری اور نا تجربہ کاری کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے شریعت نے نکاح میں ولی کی رضامندی کو بھی ضروری قرار دیا ہے جس کی وضاحت گزشتہ صفحات میں کی گئی ہے۔

ز۔ حق خلع:

جس طرح شریعت نے مرد کو ناپسندیدہ عورت سے علیحدگی کے لئے طلاق کا حق دیا ہے، اسی طرح عورت کو ناپسندیدہ مرد سے الگ ہونے کے لئے خلع کا حق دیا ہے جسے عورت باہمی افہام و تفہیم یا عدالت کے ذریعے حاصل کر سکتی ہے۔^۱ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے شوہر کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا ”کیا تم مہر میں دیا گیا باغ واپس کر سکتی ہو؟“

۱ خلع کے مفصل مسائل کتاب ہذا کے باب ”خلع کے مسائل“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

عورت نے عرض کیا ”ہاں، یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے اس کے شوہر کو حکم دیا کہ اس سے اپنا منہ واپس لے لو اسے الگ کر دو۔“ (بخاری)

مذکورہ بالا مسائل امور میں اسلام نے عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق عطا فرمائے ہیں، جن امور میں عورتوں کو مردوں کے غیر مساوی (یعنی کم) حقوق دیئے ہیں، وہ یہ ہیں:

(۱- خاندان کی سربراہی:

اسلام، مرد اور عورت دونوں کی جسمانی ساخت اور فطری صلاحیتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے دونوں کے دائرہ کار کا تعین کرتا ہے۔ اسلام کا موقف یہ ہے کہ مرد اور عورت اپنی اپنی جسمانی ساخت اور طبعی اوصاف کی بنیاد پر الگ الگ مقصد کے لئے تخلیق کئے گئے ہیں۔ جسمانی ساخت کے اعتبار سے بلوغت کے بعد مردوں کے اندر کوئی جسمانی تبدیلی واقع نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ چہرے پر داڑھی اور مونچھ کے بال ظاہر ہونے لگتے ہیں اور ان کے اندر جنسی جذبات بیدار ہونے لگتے ہیں جبکہ عورت کے اندر بلوغت کے بعد جنسی بیداری کے علاوہ بڑی نمایاں تبدیلی یہ واقع ہوتی ہے کہ عورت کو ہر ماہ حیض کا خون آنے لگتا ہے جس سے اس کے جسمانی نظام میں کچھ تبدیلیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ عورت کا نظام تنفس، نظام ہضم، نظام عضلات، گردش خون، ذہنی و جسمانی صلاحیتیں گویا پورا جسم اس سے متاثر ہوتا ہے۔ بالغ مرد و خواتین اچھی طرح جانتے ہیں کہ عورت کو قدرت ہر ماہ اس تکلیف دہ صورت حال سے محض اس لئے دوچار کرتی ہے کہ اسے نوع انسانی کی بقاء جیسے عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جاتا ہے، عورت کا بلوغت کے بعد ہر ماہ ہفتہ عشرہ اس تکلیف دہ صورت حال سے دوچار رہنا، پھر زمانہ حمل میں سختیوں پر سختیاں برداشت کرنا، وضع حمل کے بعد متعدد جسمانی بیماریوں کے باعث نیم جانی کی کیفیت سے دوچار ہونا، اس کے بعد حالت ضعف میں دو سال تک اپنے جسم کا خون نچوڑ کر بچے کی رضاعت کا بوجھ اٹھانا اور پھر ایک طویل مدت تک راتوں کی نیند حرام کر کے بچے کی پرورش، نگہداشت اور تربیت کی ذمہ داریاں پوری کرنا، کیا یہ سارے محنت اور مشقت طلب کام عورت کو واقعی اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ گھر کی چار دیواری سے باہر نکلے اور اس مرد کے دوش بدوش زندگی کی دوڑ میں حصہ لے جسے نوع انسانی کی بقاء میں قدرت نے سوائے عظم ریزی کرنے اور نان و نفقہ ادا کرنے کے کوئی ذمہ داری

تفویض ہی نہیں کی۔ ❶ طبعی اوصاف کے اعتبار سے مرد کو اللہ تعالیٰ نے حاکمیت، قیادت، سیادت، مزاحمت، مشقت، جنگجوئی اور خطرات کو انکبخت کرنے جیسی صفات سے متصف کیا ہے جبکہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے ایثار، قربانی، خلوص، بے پناہ قوت برداشت، لچک، نرمی، حسن، دلکشی اور دل بھانے کی صفات سے متصف کیا ہے۔

مرد اور عورت کی جسمانی ساخت اور دونوں کو الگ الگ ودیعت کی گئی صفات، کیا اس بات کا واضح ثبوت نہیں کہ عورت کا دائرہ کار گھر کے اندر مبنی نوع انسان کی بقاء، بچوں کی پرورش، تربیت، خاندانی اور گھر کے دیگر امور کی دیکھ بھال پر مشتمل ہے جبکہ مرد کا دائرہ کار اپنے بیوی بچوں کے لئے روزی کمانا، اپنے خاندان کو معاشرے کے مفسداات سے تحفظ مہیا کرنا، ملکی معاملات میں حصہ لینا اور ایسے ہی دیگر امور پر مشتمل ہے۔

مرد اور عورت کے فطری دائرہ کار کا تعین کرنے کے بعد اسلام دونوں کے حقوق کا تعین بھی کرتا ہے۔ چنانچہ گھر کے نظم میں مرد کو اللہ تعالیٰ نے توام کا درجہ عطا فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا آفَقُوا مِنْ أَمْرِ إِلَهُم﴾ (34:4) ”مرد، عورتوں پر توام ہیں اس بناء پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس بناء پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔“ (سودہ نساء، آیت نمبر 34) جس کا مطلب یہ ہے کہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے اس کے طبعی اوصاف کی بناء پر گھر کا محافظ اور نگران بنایا ہے جبکہ عورت کو اس کے طبعی اوصاف کی بناء پر مرد کی حفاظت اور نگہبانی کا محتاج بنایا ہے۔

مرد کو خاندان کا محافظ یا سربراہ مقرر کرنے کے بعد اس پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے نان نفقہ کا بوجھ اٹھائے، ان کی تمام ضرورتیں پوری کرے، ان کے ساتھ نیکی اور احسان کا سلوک کرے جبکہ عورت پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ مرد کی خدمت خاطر میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے۔ اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے اور ہر جائز کام میں اس کی اطاعت کرے۔

❶ نوع انسانی کی بقاء میں عورت کی اس عظیم خدمت کے پیش نظر اسلام نے عورت کو جہاد جیسی عظیم عبادت سے مستثنیٰ قرار دے کر حج کو عورت کے لئے جہاد کا درجہ عطا فرمادیا ہے۔

ج۔ قتل خطاء میں نصف دیت:

کارکہ حیات میں اسلام مرد کی ذمہ داریوں کو عورت کی ذمہ داریوں کی نسبت زیادہ اہم سمجھتا ہے۔ خاندان کا مالی بوجھ برداشت کرنا، بیوی بچوں کو سماجی مفادات سے تحفظ مہیا کرنا، معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا، اس مقصد کے لئے آزمائشیں اور تکلیفیں برداشت کرنا حتیٰ کہ جان کی بازی تک لگا دینا ملک اور قوم کا دشمنوں سے تحفظ کرنا وغیرہ یہ سارے کام شریعت نے مردوں کے ذمہ ہی لگائے ہیں۔ ذمہ داریوں کے اسی فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے شریعت نے مرد اور عورت کی قدر (Value) میں بھی فرق رکھا ہے، لہذا قتل خطا میں عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف رکھی گئی ہے۔ یاد رہے کہ قتل عمد میں مرد اور عورت کی دیت برابر ہے لیکن دیت کے نصف ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ بحیثیت انسانی جان کے دونوں میں فرق ہے، بحیثیت انسانی جان کے اسلام نے دونوں میں کوئی فرق نہیں رکھا (اس کی وضاحت ہم گزشتہ صفحات میں کر آئے ہیں) دیت کے فرق کو ہم اس مثال سے سمجھ سکتے ہیں کہ دونوں جوں کے درمیان ہونے والی جنگ کے آخر میں فریقین جب قیدیوں کا تبادلہ کرتے ہیں تو سپاہی کے بدلے میں سپاہی کا تبادلہ ہوتا ہے لیکن جرنیل کے بدلے میں سپاہی کا تبادلہ کبھی نہیں ہوتا حالانکہ بحیثیت انسانی جان کے ایک سپاہی اور جرنیل برابر ہیں لیکن میدان جنگ میں دونوں کی قدر (Value) ایک جیسی نہیں، لہذا ایک جرنیل کا تبادلہ بعض اوقات کئی صدیاں کئی ہزار سپاہیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہی فرق شریعت میں مرد اور عورت کے دائرہ کار کو ملحوظ رکھتے ہوئے قائم کیا گیا ہے جو سراسر عدل و انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

ج۔ وراثت:

شریعت نے عورت کو ہر حال میں مالی تحفظ مہیا کیا ہے اگر وہ بیوی ہے تو اس کا سارا خرچ شوہر کے ذمہ ہے، ماں ہے تو بیٹے کے ذمہ ہے، بہن ہے تو بھائی کے ذمہ ہے، بیٹی ہے تو باپ کے ذمہ ہے، بیوی ہوتے ہوئے وہ نہ صرف ”مہر“ کی حق دار ہے بلکہ اگر کوئی عورت جاگیر کی مالک ہو اور شوہر فاقہ کش، تب بھی شرعاً بیوی گھر پر ایک پیسہ تک خرچ کرنے کی پابند نہیں، مرد کی ان ذمہ داریوں اور عورت کے ان حقوق کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام نے عورت کو وراثت میں مرد کے مقابلے میں نصف حصہ دیا

ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثٰی﴾ (11:4) ”مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 11)

9- یادداشت اور نمازوں میں کمی:

ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”عورتو! صدقہ کیا کرو اور استغفار کیا کرو میں نے جہنم میں (مردوں کی نسبت) عورتوں کو زیادہ دیکھا ہے۔“ ایک عورت نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم لعنت زیادہ بھیجتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، ناقص عقل اور ناقص الدین ہونے کے باوجود مردوں کی مت مار دیتی ہو۔“ اس عورت نے پھر عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! عورت کی عقل اور اس کے دین میں کمی کس لحاظ سے ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس کی عقل (یادداشت) میں کمی کا ثبوت تو یہی ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور دین میں کمی (کا ثبوت) یہ ہے کہ (ہر ماہ) تم چند دن نماز نہیں پڑھ سکتیں اور رمضان میں (چند دن) روزے بھی نہیں رکھ سکتیں۔“ (صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب الترغیب فی الصدقہ) حدیث شریف میں عورتوں کی عقل (یعنی یادداشت) اور دین میں کمی کی جو دلیل دی گئی ہے اس سے کسی کو حال انکار نہیں۔

یہ بات ذہن نشین ہونی چاہئے کہ خالق کائنات نے قرآن مجید میں جا بجا انسان کی فطری کمزوریوں کا ذکر فرمایا ہے مثلاً ﴿إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ﴾ ”انسان بڑا ہی ظالم اور ناشکرا ہے۔“ (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 34) ﴿كَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا﴾ ”انسان بڑا جلد باز ہے۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 11) ﴿إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا﴾ ”انسان تھردلا پیدا کیا گیا ہے۔“ (سورہ معارج، آیت نمبر 19) ﴿إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا﴾ ”بے شک انسان بڑا ظالم اور جاہل ہے۔“ (سورہ احزاب، آیت نمبر 72) ان آیتوں میں انسان کا استخفاف یا استحقار مطلوب نہیں بلکہ اس کی فطری کمزوریوں کا بیان مقصود ہے۔ اسی طرح عورت کے بھولنے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے استخفاف کے لئے نہیں کیا بلکہ اس کی فطری کمزوری بتلانے کے لئے کیا ہے۔

مذکورہ حدیث سے کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ عورت کو مجموعی طور پر تمام پہلوؤں سے ناقص

العقل اور ناقص الدین کہا گیا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے کہ ناقص العقل صرف یادداشت کے معاملہ میں ہے اور ناقص الدین صرف نمازوں کے معاملے میں ہے ورنہ کتنی خواتین ایسی ہیں جو شریعت کے احکام سمجھنے میں مردوں سے زیادہ ذہین اور فطین ہوتی ہیں اور کتنی خواتین ایسی ہیں جن کا دین ایمان، نیکی اور تقویٰ ہزاروں مردوں کے دین، ایمان، نیکی اور تقویٰ پر بھاری ہے۔ عہد نبوی میں ازواج مطہرات اور صحابیات کی مثالیں اس کا واضح ثبوت ہیں۔

9۔ عقیقہ:

عقیقہ کے معاملہ میں بھی اسلام نے مرد اور عورت میں فرق رکھا ہے۔ اغلب گمان یہی ہے کہ یہ فرق بھی مرد اور عورت کی قدر (Value) کے پیش نظر رکھا گیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہم دیت کے تحت مفصل بحث کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

ارشاد نبوی ہے:

”لڑکے کی طرف سے (عقیقہ میں) دو بکریاں ذبح کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔“ (ترمذی)

د۔ نکاح میں حق ولایت

عورت کو شریعت نے نہ تو از خود نکاح کرنے کی اجازت دی ہے نہ ہی عورت کو کسی دوسری عورت کے نکاح میں ولی بننے کی اجازت دی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کرے نہ ہی کوئی عورت اپنا نکاح خود کرے جو عورت اپنا نکاح خود کرے گی وہ زانیہ ہے۔“ (ابن ماجہ)

ز۔ حق طلاق:

اسلام نے طلاق دینے کا حق مردوں کو دیا ہے عورتوں کو نہیں (ملاحظہ ہو سورہ احزاب، آیت نمبر 49) شریعت کے ہر حکم میں کس قدر حکمت ہے اس کا اندازہ مغربی طرز معاشرت سے لگایا جاسکتا ہے، جہاں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی حق طلاق حاصل ہے۔ وہاں طلاقیں اس کثرت سے واقع ہونے لگی ہیں کہ لوگوں نے سرے سے نکاح کو ہی ترک کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خاندانی نظام مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ خاندانی نظام کو تحفظ دینے کے لئے ضروری تھا کہ طلاق کا حق فریقین میں سے کسی ایک کو ہی دیا جاتا خواہ مرد کو یا

عورت کو، مرد کو اس کی ذمہ داریوں اور طبعی اوصاف کی بناء پر اس بات کا زیادہ مستحق سمجھا گیا ہے کہ طلاق کا حق صرف اسی کو دیا جائے البتہ حسب ضرورت عورت کو شریعت نے خلع کا حق دیا ہے۔

ح۔ نبوت، جہاد، امامت کبریٰ، امامت صغریٰ وغیرہ:-

کار نبوت، جہاد بالسیف اور ملکی قیادت و سیادت (امامت کبریٰ) تینوں کام زبردست مشکلات، مصائب اور اہتلاؤں و آزمائش کے متقاضی ہیں جس کے لئے زبردست قوت، جرأت، استقامت اور آہنی اعصاب کی ضرورت ہے، چنانچہ شریعت نے یہ تینوں کام صرف مردوں کے ذمہ لگائے ہیں، عورتوں کو ان سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ نماز میں مردوں کی امامت (امامت صغریٰ) سے بھی عورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا آٹھ امور میں اسلام نے مرد کو عورت پر برتری (نیکی اور تقویٰ کے اعتبار سے نہیں بلکہ اس کی قدرتی صلاحیتوں اور طبعی اوصاف کے اعتبار سے) عطا فرمائی ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے مرد کے مقابلے میں عورت کو جس معاملے میں فضیلت عطا فرمائی ہے اس کا تذکرہ بھی یہاں کر دیا جائے، جو کہ درج ذیل ہے۔

④ عورت بحیثیت ماں:-

ایک صحابی حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تیری ماں۔“ اس نے دوبارہ عرض کیا ”پھر کون؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تیری ماں۔“ اس نے تیسری مرتبہ عرض کیا ”پھر کون؟“ آپ ﷺ نے سہ بار ارشاد فرمایا ”تیری ماں۔“ اس نے چوتھی بار عرض کیا ”پھر کون؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تیرا باپ۔“ (بخاری)

خاندانی نظام میں عورت کو مرد پر تین درجہ کی یہ فضیلت، اسلام کا عطا کردہ وہ باعزت اور باوقار مقام ہے کہ دنیا بھر کی ”حقوق نسواں“ کی تنظیمیں صدیوں جدوجہد کرتی رہیں تب بھی انہیں دنیا کا کوئی ملک، کوئی مذہب اور کوئی قانون یہ مقام دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ مسلمان گھرانے میں عورت نکاح کے بندھن میں بندھ کر اپنی عملی زندگی میں قدم رکھتی ہے تو اسے مرد کا مضبوط سہارا میسر آ جاتا ہے، اس کی اولاد ہوتی ہے

تو اس کی عزت اور وقار میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے اور جب پوتے دھتے ہو جاتے ہیں تو وہ صحیح معنوں میں ایک مملکت کی ”ملکہ“ بن جاتی ہے۔ ایک طرف اپنے شوہر کی نگاہوں میں اس کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے تو دوسری طرف چالیس یا پچاس سالہ بیٹا بھی اپنی امی جان کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں کر پاتا۔ گھر کے بڑے بڑے معاملات کے فیصلے مصلے پر بیٹھی ”بڑی امی“ کے اشارہ ابرو سے طے ہو جاتے ہیں۔ نواسے، پوتے ہر وقت خدمت گاروں کی طرح دادی امی اور نانی امی کی دلجوئی پر کمر بستہ رہتے ہیں کہیں بڑی امی ناراض نہ ہو جائیں اور بڑی امی بھی اپنے گلشن کے پھولوں اور کلیوں کو دیکھ دیکھ کر صدقے اور واری جاتی ہیں کہ ان کی زندگی بے مقصد اور بے عبث نہیں تھی۔ فطرت کی عطا کردہ ذمہ داریوں کو انہوں نے پورا کیا اپنے سامنے زندگی کا تسلسل دیکھ کر بڑی امی کے چہرہ پر طمانیت اور سکون کا نور برسنے لگتا ہے۔ کاش! حقوق نسواں کے لئے جدوجہد کرنے والی تنظیموں کو اسلام کی طرف سے عورت کو عطا کئے گئے اس مقام و مرتبہ کے بارے میں سوچنے کی فرصت نصیب ہو؟

ہم نہ تو یہ اعتراف کرنے میں کوئی عار محسوس کرتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو بحیثیت ماں، مرد پر تین گنا برتری عطا فرمائی ہے نہ یہ لکھنے میں کوئی تاثر ہے کہ اسلام نے مرد کو عورت پر آٹھ امور پر اس کے طبعی اوصاف کی بناء پر برتری عطا فرمائی ہے۔ جہاں تک ان حضرات کا تعلق ہے، جنہیں اسلام کے حوالے سے ہر قیمت پر عورت کو مرد کے مساوی ثابت کرنے کا مرض لاحق ہے ان سے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آخردنیا کے کون سے مذہب اور کون سے قانون میں عورت کو عملاً مرد کے مساوی حقوق حاصل ہیں؟ اگر ایسا نہیں (اور واقعی نہیں) تو پھر ہم ان سے یہ گزارش کریں گے کہ دنیا کے دیگر مذاہب کی طرح اگر اسلام نے بھی عورت کو مرد کے مساوی درجہ نہیں دیا تو اس میں ندامت یا خفت کی آخر بات ہی کیا ہے۔ مرد اور عورت کے حقوق کے بارے میں اسلام کی تقسیم دیگر تمام مذاہب کے مقابلے میں کہیں زیادہ عدل اور اعتدال پر مبنی ہے۔ اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل عورت کو جو حقوق از خود عنایت فرمادئے ہیں دیگر مذاہب اور قوانین ہزار کوششوں کے باوجود وہ حقوق آج بھی عورت کو دینے کے لئے تیار نہیں۔

● لمحہ بھر کے لئے مغرب کی چمک دمک سے بحر پور طرز معاشرت میں شب و روز بسر کرنے والی عورت کا تصور کیجئے جو کناج کو مرد کی غلامی تصور کرتی ہے، بے کناجہ کہ جو کناج کا پرکشش عرصہ رونق مغل غنمی ہے۔ آج یہاں کئی وہاں، جب جوانی ڈھلے لگتی ہے تو نسوانی شش بھی ماند پڑ جاتی ہے، محفلیں سونی سونی دکھائی دیتے لگتی ہیں۔ اچانک اسے غمیں ہوتا ہے کہ رونق ماشی تو فقط ایک سراب یا خواب تھا۔ دائیں، بائیں، آگے پیچھے کوئی بھروسہ نہ ٹھگسار۔ زندگی کے وسیع صحرائیں خزاں رسیدہ درخت تھا تھا۔ جب بڑھا پگزارنے کے لئے اسے کسی جلی یا کتے کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔

⑤ سر اور ساس کے حقوق:

ہمارے ملک کی نوے فیصد آبادی (یا اس سے بھی زائد) ان گھرانوں پر مشتمل ہے جو شادی کے فوراً بعد اپنے بیٹے اور بہو کو الگ گھر بنا کر دینے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ کچھ نہ کچھ عرصہ اور بعض صورتوں میں طویل عرصہ تک بہو بیٹے کو اپنے سرال (یا والدین) کے ہاں رہ کر گزارا کرنا پڑتا ہے۔ ایسی مثالیں بھی ہمارے معاشرے میں عام ہیں کہ بیٹے کی شادی محض اس مقصد کے لئے کی جاتی ہے کہ گھر میں بوڑھے والدین کی خدمت کرنے والا کوئی دوسرا فرد موجود نہیں، بہو کی صورت میں گھر کو ایک سہارا مل جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ چند سال پہلے تک اگلی وضع قطع کے بزرگ لوگ اپنے بچوں کے رشتے طے کرتے وقت قرابت داری اور رشتہ داری کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ عموماً خالہ، پھوپھی، چچا، ماموں وغیرہ اپنی اولادوں کو باہمی مناکحت کی لڑی میں پرونے کی کوشش کرتے، ماں باپ اپنی بیٹی کو رخصت کرتے وقت نصیحت کرتے ”بیٹی! جس گھر میں تمہاری ڈولی جا رہی ہے، اسی گھر سے تمہارا جنازہ اٹھنا چاہئے۔“ مطلب یہ ہوتا کہ اب عمر بھر کے لئے تمہارا جینا مرنا، دکھ سکھ، خوشی اور غمی اسی گھر کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس طرز عمل کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہو اپنے شوہر کے والدین کو اپنے ماں باپ جیسا احترام دیتی اور ان کی خدمت میں کوئی عار محسوس نہ کرتی اور یوں ساس بہو کی روایتی نوک جھونک کے باوجود لوگ پرسکون اور مطمئن زندگی بسر کرتے تھے۔ جب سے تہذیب مغرب کی تقلید کا ذوق و شوق عام ہوا ہے تب سے ایک نئی سوچ نے جنم لینا شروع کیا ہے، وہ یہ کہ شرعاً عورت پر سرال کی خدمت واجب نہیں نیز یہ کہ شوہر کے لئے کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور دیگر گھریلو کام کرنا بھی بیوی پر واجب نہیں، نہ ہی شوہر ان باتوں کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے؟ آئیے عقلی اور عقلی دلائل کی روشنی میں جائزہ لیں کہ یہ ”فتویٰ“ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے یا شریعت کے نام پر تہذیب مغرب کی تقلید کا شوق فراواں؟

جہاں تک شوہر کی خدمت کا تعلق ہے۔ اس بارے میں رسول اکرم ﷺ کے ارشادات اس قدر واضح اور کثیر تعداد میں ہیں کہ اس پر بحث کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہم یہاں صرف تین احادیث اختصار کے ساتھ نقل کر رہے ہیں:

① شوہر، بیوی کی جنت اور جہنم ہے۔ (احمد، طبرانی، حاکم اور بیہقی)

② اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (ترمذی)

③ عورتوں کی جہنم میں کثرت اس لئے ہوگی کہ وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ (بخاری)

یہ بات معلوم ہے کہ ازواجِ مطہرات رسول اکرم ﷺ کے لئے کھانا پکاتیں، آپ ﷺ کے لئے بستر بچھاتیں، آپ ﷺ کے کپڑے دھوتیں، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سر مبارک پر کنگھی کرتیں، رسول اکرم ﷺ کے اقوال اور ازواجِ مطہرات کے تعامل کے بعد آخروہ کون سی شریعت ہے جس سے یہ ثابت کیا جائے گا کہ شوہر کے لئے کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور دیگر گھریلو کام کرنا بیوی پر واجب نہیں؟ ﴿فَبِمَا تِلْكَ آيَاتُ حَدِيثِ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ (185:7)

جہاں تک سرال (سرورِ ساس) کی خدمت کرنے کا تعلق ہے اس بارے میں کچھ عرض کرنے سے قبل یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ دین اسلام سر اسراخت، مؤدت، محبت، رافت، رحمت، شفقت اور عزت و احترام کا دین ہے۔ ایک ضعیف العمر شخص رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی غرض سے حاضر خدمت ہوا، حاضرینِ مجلس نے اس بوڑھے شخص کو راستہ دینے میں کچھ تاخیر کر دی تو رسول رحمت ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَ يَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا))

”جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا، وہ ہم سے نہیں۔“

(ابوداؤد)

امام ترمذی نے اپنی سنن میں ایک حدیث روایت کی ہے کہ حضرت کعبہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا اپنے سر حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لائیں تاکہ انہیں وضو کرائیں، حضرت کعبہ رضی اللہ عنہا نے وضو کروانا شروع کیا تو ایک بلی آئی برتن سے پانی پینے لگی۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے برتن بلی کے آگے کر دیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بکلی نجس نہیں ہے۔“ (ترمذی) اس حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ صحابیات میں سرال کی خدمت کا تصور موجود تھا۔

سرال کی خدمت کا ایک نہایت نازک اور اہم پہلو یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اولاد کے لئے اس کے ماں باپ کو اس کی جنت یا جہنم قرار دیا ہے۔ (ابن ماجہ) جس کا مطلب یہ ہے کہ اولاد پر والدین کی خدمت کرنا، اطاعت کرنا اور ہر حال میں انہیں راضی رکھنا واجب ہے۔ اس کے ساتھ ہی عورت کے لئے اس کے شوہر کو اس کی جنت یا جہنم قرار دے دیا، گویا پورے خاندان، والدین (سرورِ ساس)،

بیٹا (شوہر)، بیوی (بہو) کو باہم اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ پیوست کر دیا گیا ہے کہ ان کے دنیاوی اور اخروی معاملات ایک دوسرے سے الگ کرنا ممکن ہی نہیں۔ بیٹا اپنے والدین کی خدمت کرنے کا پابند ہے، بیوی اپنے شوہر کی خدمت کرنے کی پابند ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ بیٹا تو دن رات والدین کی خدمت پر کمر بستہ رہے اور بیوی ”شرعاً سسرال کی خدمت واجب نہیں“ کے فتوے کی چادر اوڑھ کر مڑے کی نیند کرتی رہے؟ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ چونکہ شریعت اسلامیہ میں سسر اور ساس کے الگ حقوق کا کہیں تذکرہ نہیں ملتا، لہذا بہو پر سسر اور ساس کی خدمت کرنا واجب نہیں تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ فلسفہ خاندان کو برباد کرنے میں کتنا اہم کردار ادا کرے گا۔ اس کا سب سے پہلا ردِ عمل یہ ہوگا کہ شوہر اپنے سسر ساس (یعنی بیوی کے والدین) کو نظر انداز کرے گا اور بالآخر دونوں گھروں میں باہمی محبت، مودت، رافت، رحمت، عزت اور احترام کی بجائے گستاخی، ناگواری، بے ادبی، بیزاری اور نفرت کے جذبات پیدا ہوں گے۔ اس سے نہ صرف بزرگوں کی زندگی تلخ ہوگی بلکہ خود میاں بیوی کے درمیان ایک مستقل جھگڑے کی صورت حال پیدا ہو جائے گی۔ یہ فلسفہ مغربی طرز معاشرت میں تو قابلِ عمل ہو سکتا ہے، جہاں اولاد کو اولاد اپنے ماں باپ کا علم ہی نہیں ہوتا۔ ثانیاً اگر علم ہو بھی تو بیٹا بھی اپنے والدین سے اسی قدر لا تعلق ہوتا ہے جس قدر بہو، لیکن اسلامی طرز معاشرت میں اس فلسفہ کے قابلِ عمل ہونے کا تصور کیسے کیا جاسکتا ہے؟

اسلام کا نظام تربیت:

افراد کے مجموعے کا نام معاشرہ ہے اور فرد معاشرے کا اٹوٹ انگ ہے۔ اسلام معاشرے کی اصلاح کا آغاز فرد سے کرتا ہے تاکہ صالح اور نیک سیرت افراد تیار ہو کر ایک پاکیزہ معاشرہ تشکیل دے سکیں۔ فرد کی اصلاح کے لئے اسلام کے نظام تربیت کو سمجھنے کے لئے انسانی زندگی کو چار ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- ① پہلا دور قرارِ حمل سے لے کر پیدائش تک
- ② دوسرا دور پیدائش سے لے کر بلوغت تک
- ③ تیسرا دور بلوغت سے لے کر نکاح تک
- ④ چوتھا دور نکاح کے بعد تا دمِ آخر

① پہلا دور..... قرار حمل سے لے کر پیدائش تک:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اولاد کی سعادت یا شقاوت کا انحصار بڑی حد تک والدین کی دینداری، تقویٰ، صالحیت، اخلاق و کردار اور عادات و اطوار پر ہوتا ہے۔ والدین میں سے بھی والدہ کے نظریات، جذبات، ذہانت، عادات اور اخلاق کی چھاپ اولاد پر والد کی نسبت زیادہ گہری ہوتی ہے۔ اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام نے نکاح کے وقت عورت کی دینداری کو بہت اہمیت دی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”عورت سے چار چیزوں کے پیش نظر نکاح کیا جاتا ہے ① مال و دولت ② حسب و نسب ③ خوب صورتی ④ دینداری، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تمہیں دیندار عورت سے نکاح کرنے میں کامیابی حاصل کرنی چاہئے۔“ (بخاری)

ہم یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سبق آموز واقعہ بیان کرنا چاہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد مبارک کی بہترین عملی تفسیر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول مبارک تھا کہ رات کو شہر میں رعایا کا حال معلوم کرنے کے لئے گشت کیا کرتے۔ ایک رات گشت کرتے کرتے تھک گئے اور ایک مکان کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں مکان کے اندر سے ایک عورت کی آواز آئی جو اپنی بیٹی سے کہہ رہی تھی ”اٹھو اور دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈال دو۔“ لڑکی نے کہا ”ماں! امیر المؤمنین نے دودھ میں پانی ملانے سے منع کر رکھا ہے۔“ ماں نے جواب دیا ”یہاں کون سا امیر المؤمنین دیکھ رہے ہیں، اٹھ کر پانی ملا دو۔“ بیٹی نے کہا ”ماں! امیر المؤمنین تو نہیں دیکھ رہے، اللہ تو دیکھ رہا ہے۔“ صبح ہوتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیوی سے کہا ”جلدی سے فلاں گھر جاؤ اور دیکھو ان کی بیٹی شادی شدہ ہے یا غیر شادی شدہ۔“ معلوم ہوا کہ بیٹی بیوہ ہے۔ آپ نے بلا تامل اپنے بیٹے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے اس کی شادی کر دی۔ اسی لڑکی کی اولاد سے پانچویں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز پیدا ہوئے۔

دوران حمل والدہ کے نظریات اور عادات کے علاوہ والدہ کے روزمرہ کے معمولات مثلاً زیر بحث رہنے والی گفتگو، زیر مطالعہ رہنے والے رسائل، جرائد، کتب، زیر سماعت رہنے والی کیسٹس یا دیگر پسندیدہ یا ناپسندیدہ آوازیں، زیر نظر رہنے والی اشیاء، خاکے، تصویریں وغیرہ سب کچھ زمانہ حمل میں بچے پر اثر انداز

ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسلام روز اول سے ہی اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو صنفی جذبات کے اٹھتے طوفانوں میں بھی شیطان کے غلبہ سے محفوظ رکھا جائے اور رحمان سے تعلق اور رشتہ کسی بھی لمحے ٹوٹنے نہ پائے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”شب عروسی میں پہلی ملاقات پر شوہر کو بیوی کے لئے یہ دعا مانگنی چاہئے“ اے اللہ! میں تجھ سے اس (بیوی) کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جس فطرت پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس (بیوی) کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جس فطرت پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“ (ابوداؤد) صحبت سے قبل میاں بیوی جذبات کی دنیا میں ہر چیز سے بے نیاز اور بے خبر ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی اسلام یہ چاہتا ہے کہ ان کے جذبات اور خواہشات بے لگام نہ ہوں اور وظیفہ زوجیت کو محض ایک جنسی لذت کے حصول کا ذریعہ نہ سمجھیں بلکہ ان کی نظر وظیفہ زوجیت کے اصل مقصد نیک اور صالح اولاد پر ہونی چاہئے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو اسے یہ دعا مانگنی چاہئے ”اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اس چیز سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔“ (بخاری و مسلم) قرارِ حمل سے پہلے ہی میاں بیوی کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے، اللہ سے نیکی طلب کرنے اور شر سے پناہ مانگنے کی تعلیم دے کر اسلام دونوں میاں بیوی کے جذبات، خیالات اور خواہشات کو شر سے خیر کی طرف، گناہ سے نیکی کی طرف اور برائی سے اچھائی کی طرف موڑ دینا چاہتا ہے تاکہ دورانِ حمل میاں بیوی کے معمولات پر نیکی اور خیر غالب رہے اور آنے والی روح نیکی اور خیر کی صفات لے کر اس دنیا میں آئے۔

② دوسرا دور..... پیدائش سے لے کر بلوغت تک:

بچے کی پیدائش پر سب سے پہلے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنے کی ہدایت دی گئی ہے اور پھر کسی نیک اور علم دین شخص سے فحشیک ❶ اور برکت کی دعا کروانا مسنون ہے۔ ساتویں روز بچے کی طرف سے اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا (عقیقہ کرنا) اور اچھا نام رکھنا مسنون ہے۔ ❷ یہ سارے اقدام بچے کو ایک پاکیزہ، باسعادت اور صالح زندگی عطا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

❶ کوئی بھی چیز مثلاً کھجور وغیرہ چاکر بچے کے منہ میں ڈالنے کو ”صحشیک“ (مزمضی یا کھٹی) کہتے ہیں۔

❷ ماہر نفسیات کے نزدیک اچھے نام انسان کی شخصیت اور کردار پر بڑے گہرے اثرات ڈالتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔“ (مسلم)

ارشاد نبوی ﷺ ہے ”جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دو، دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھے تو اسے مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے سونے کی جگہ (یعنی بستر یا کمرہ) الگ الگ کرو۔“ (بخاری) غور فرمائیے! رسول اکرم ﷺ کے اس ایک مختصر سے حکم میں بچہ کی تربیت کے کتنے اہم نکات شامل ہیں۔ نماز پڑھنے سے پہلے بچے کو رفع حاجت، غسل اور وضو کی ابتدائی باتیں بتائی جائیں گی۔ کپڑوں کی پاکیزگی اور پاک جگہ کا تصور دیا جائے گا، مسجد اور مصلیٰ کا تعارف کروایا جائے گا، امامت اور جماعت کی تعلیم دی جائے گی، ان ساری باتوں سے قدرتی طور پر بچے کے اندر صاف ستھری اور نظم و ضبط والی زندگی بسر کرنے کا شعور پیدا ہوگا۔

مذکورہ حدیث شریف کے آخری حصہ میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ دس سال کی عمر میں بچوں کے بستر (یا ممکن ہو تو کمرے) الگ الگ کر دو، ہر آدمی جانتا ہے کہ دورانِ نیند میں انسان کی کیفیات کیا ہوتی ہیں، کمرے الگ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ بچوں کے اندر اللہ تعالیٰ نے فطری حیا کا جو جذبہ ودیعت فرمایا ہے وہ نہ صرف قائم و دائم رہے بلکہ مزید پروان چڑھے۔ آرام کے اوقات میں نابالغ بچوں کو بھی اپنے والدین کے پاس اجازت لے کر آنے کا حکم دے کر اسلام نے عصمت و عفت اور شرم و حیا کا ایک ایسا بلند معیار مقرر فرمادیا ہے جس کا کسی دوسرے مذہب میں تصور تک نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ضروری ہے کہ تمہارے غلام اور نابالغ بچے تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آئیں ① صبح کی نماز سے پہلے ② دوپہر کو، جب تم (آرام کے لئے) کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو ③ عشاء کی نماز کے بعد (جب تم سونے کے لئے بستر پر چلے جاؤ)“ (سورہ نور، آیت نمبر 59) بلوغت کی عمر سے پہلے یہ تمام احکام بچے کے اندر صنفی جذبات پیدا ہونے کے مواقع کم سے کم کر دیتے ہیں اور بچہ قدرتی طور پر ایک پاکیزہ صاف ستھرے ماحول کا عادی بن جاتا ہے۔

③ تیسرا دور..... بلوغت سے نکاح تک:

بلوغت کی حدود میں داخل ہوتے ہی مرد و عورت پر وہ تمام قوانین نافذ ہو جاتے ہیں جو اس سے پہلے نابالغ ہونے کی وجہ سے نافذ نہیں تھے۔ ① بلوغت کے بعد مرد اور عورت میں صنفی جذبات بیدار ہونے لگتے ہیں۔ صنف مخالف کے لئے قدرتی طور پر کشش کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اسلام ان جذبات کو بتدریج

① یاد رہے لڑکوں کے لئے بلوغت کی علامت احتلام ہے اور لڑکیوں کی بلوغت کی علامت حیض کی ابتداء ہے۔

مختلف احکام کے ذریعے کمال حسن تدبیر اور حکمت کے ساتھ نکاح کے مرحلے تک جنسی آلائشوں سے پاک اور صاف رکھنے کا اہتمام کرتا ہے۔ اس سلسلے میں دیئے گئے احکام درج ذیل ہیں:

① محرم اور غیر محرم رشتوں کی تقسیم:

مسلمان گھرانے میں آنکھ کھولنے والا بچہ شعور کی عمر تک پہنچنے سے پہلے یہ جان چکا ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ گھر کے اندر رہنے والے تمام افراد مثلاً دادا، دادی، والدین اور بہن بھائی ایسے مقدس اور محترم رشتے ہیں جہاں صنفی جذبات کا تصور بھی گناہ ہے، والدین اور بہن بھائیوں کے بعد کچھ دوسرے اعزہ و اقارب جن سے زندگی میں بکثرت میل جول رہتا ہے اور کسی حد تک انسان ان کے ساتھ گھل مل کر رہنے پر مجبور ہوتا ہے۔ مثلاً چچا، ماموں، پھوپھی، خالہ وغیرہ۔ ان کو بھی حرام رشتے قرار دے کر شریعت نے ہر مرد و عورت کے گرد اعزہ و اقارب کا ایک ایسا حلقہ بنا دیا ہے جس میں انسان کے صنفی جذبات میں ہیجان پیدا ہونے کے مواقع نہ ہونے کے برابر رہ جاتے ہیں۔ حرام رشتوں کے اس حلقہ سے باہر غیر محرم رشتہ داروں یا اجنبیوں کے لئے جہاں صنفی جذبات میں ہیجان پیدا ہونے کے مواقع ہر آن موجود رہتے ہیں، وہاں شریعت نے بعض دوسری تدابیر اختیار کی ہیں، جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

② ساتر لباس پہننے کا حکم:

گھر کی عام چوبیس گھنٹے کی زندگی میں اسلام نے مردوں اور عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ ایسا لباس استعمال کریں کہ جس سے ان کا ستر ظاہر نہ ہو۔ یاد رہے کہ مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”مرد کا ناف کے نیچے اور گھٹنے سے اوپر (کا حصہ) سب چھپانے کے لائق ہے۔ (دارقطنی) جبکہ عورتوں کا ستر ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ سارا جسم ہے۔ عورتوں کو رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا ہے ”جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آنا چاہئے، سوائے چہرے اور کلائی کے جوڑ تک۔“ (ابوداؤد) ساتر لباس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ لباس ایسا باریک، تنگ یا مختصر نہ ہو جس سے ستر کے اعضاء ظاہر ہو رہے ہوں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”ایسی عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجودنگی رہتی ہیں، جنت میں داخل نہ ہوں گی نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی۔“ (مسلم)

یادر ہے ساتر لباس کا یہ حکم گھر کے اندر محرم رشتہ داروں (دادا، باپ یا بھائی وغیرہ) کے لئے ہے۔ غیر محرم رشتہ داروں یا اجنبیوں سے حجاب کا حکم دیا گیا ہے جس کا ذکر آئندہ صفحات میں آئے گا۔

③ گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے کا حکم:

بالغ ہونے کے بعد گھر کے مردوں (باپ یا بھائی یا بیٹے) کو یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوں تو اجازت لے کر داخل ہوں۔^① خاموشی کے ساتھ اچانک داخل نہ ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ گھر کی عورتیں (بیوی کے علاوہ) ایسی حالت میں ہوں جس میں انہیں دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں تو انہیں چاہئے کہ گھر میں اسی طرح اجازت لے کر آئیں جس طرح ان سے پہلے (گھر کے دوسرے بالغ) لوگ اجازت لے کر آتے ہیں۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 59) اپنے ہی گھر کی خواتین سے اس قدر ”پر تکلف“ طرز زندگی کا حکم دے کر شریعت مردوں اور عورتوں میں شرم و حیا کا جذبہ پختہ کر دینا چاہتی ہے تاکہ گھر سے باہر غیر محرم عورتوں اور مردوں کا ایک دوسرے کے ساتھ بے تکلف گفتگو اور بے باکانہ میل ملاپ کا مزاج ہی نہ بننے پائے۔

④ حجاب کا حکم:

گھر کے اندر خواتین کو حکم یہ ہے کہ وہ اپنے بستر کے حصوں (ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ باقی سارا جسم) کو مکمل طور پر چھپا کر رکھیں۔ گھر سے باہر نکلتے ہوئے مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے چہرے کو بھی ڈھانپ کر رکھیں۔ رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں صحابیات رضی اللہ عنہا اس حکم پر سختی سے عمل کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حج کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں کہ دوران حج قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم اپنی چادریں منہ پر لٹکا لیتیں جب وہ گزر جاتے تو چادریں منہ سے ہٹا لیتیں۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) یاد رہے حالت احرام میں عورتوں کو چہرے کا پردہ نہ کرنے کا حکم ہے جو کہ بذات خود چہرے کے پردے کا بڑا واضح ثبوت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث میں ”نَحْنُ“ (یعنی ہم صحابیات رضی اللہ عنہا) کے الفاظ اس بات پر شاہد ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں چہرے کا

① گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دروازے پر کھڑے ہو کر ”السلام علیکم“ کہاجائے۔ اندر سے ”وعلیکم السلام“ کی آواز آجائے تو آدمی اندر چلا جائے ورنہ انتظار کرے۔

پردہ صرف ازواج مطہرات میں ہی نہیں بلکہ تمام صحابیات میں مکمل طور پر رائج ہو چکا تھا۔

تہذیب مغرب کے دلدادہ حضرات نے چہرہ کے پردہ سے جان چھڑانے کے لئے قرآنی اور احادیث مبارکہ پر بڑی بڑی لمبی بحثیں کی ہیں۔ ہمارے نزدیک اصل مسئلہ دلائل کا نہیں بلکہ ایمان کا ہے، لہذا ہم علمی بحث سے صرف نظر کرتے ہوئے یہاں ایک جاپانی نو مسلمہ ”خولہ لکاتا“ جو کہ جاپان میں پیدا ہوئی، فرانس میں تعلیم حاصل کی اور وہیں مسلمان ہوئی، مصر سعودی عرب کے مطالعاتی دورے کئے، حجاب کے موضوع پر اس کے شائع شدہ تاثرات کے بعض حصے من و عن نقل کر رہے ہیں۔^۱

”قبول اسلام سے قبل میں چست پیٹ اور منی اسکرٹ پہنتی تھی لیکن اب میری لمبی پوشاک نے مجھے سرور کر دیا۔ مجھے یوں لگا جیسے میں ایک شہزادی ہوں، پہلی مرتبہ میں نے حجاب پہننے کے بعد اپنے آپ کو پاکیزہ اور محفوظ سمجھا، مجھے احساس ہوا کہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے زیادہ قریب ہو گئی ہوں، میرا حجاب صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی نہیں تھا بلکہ میرے عقیدے کا برملا اظہار بھی تھا۔ حجاب پہننے والی مسلمان عورت جم غفیر میں بھی قابل شناخت ہوتی ہے (کہ وہ مسلمان ہے) جبکہ غیر مسلم کا عقیدہ صرف الفاظ کے ذریعے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔“

”منی اسکرٹ کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو میری ضرورت ہے تو مجھے لے جاسکتے ہیں، حجاب صاف طور پر بتاتا ہے کہ میں آپ کے لئے ممنوع ہوں۔“

”موسم گرما میں ہر شخص گرمی محسوس کرتا ہے لیکن میں نے حجاب کو اپنے سر اور گردن پر براہ راست پڑنے والی سورج کی کرنوں سے بچنے کا موثر ذریعہ پایا۔“

”پہلے پہلے مجھے حیرت ہوتی تھی کہ مسلم بہنیں برقعے کے اندر کیسے آسانی سے سانس لے سکتی ہیں، اس کا انحصار عادت پر ہے جب عورت اس کی عادی ہو جاتی ہے تو کوئی دقت نہیں رہتی۔ پہلے بار میں نے نقاب لگایا تو مجھے بڑا اچھا لگا، انتہائی حیرت انگیز، ایسا محسوس ہوا گویا میں ایک اہم شخصیت ہوں مجھے ایک ایسے شاہکار کی مالک ہونے کا احساس، ہوا جو اپنی پوشیدہ مسرتوں سے لطف اندوز ہو میرے پاس ایک خزانہ تھا جس کے بارے میں کسی کو معلوم نہ تھا، جسے اجنبیوں کو دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔“

”جب میں نے سردیوں کا برقعہ بنایا تو اس میں آنکھوں کا باریک نقاب بھی شامل کر لیا اب میرا پردہ

مکمل تھا۔ اس سے مجھے یک گونہ آرام ملا اب مجھے بھیڑ میں کوئی پریشانی نہ تھی۔ مجھے محسوس ہوا کہ میں مردوں کے لئے غیر مرئی ہو گئی ہوں۔ آنکھوں کے پردے سے قبل مجھے اس وقت بڑی پریشانی ہوتی تھی جب اتفاقاً طور پر میری نظریں کسی مرد کی نظروں سے ٹکراتی تھیں۔ اس نئے نقاب نے سیاہ عینک کی طرح مجھے اجنبیوں کی گھورتی نگاہوں سے محفوظ کر دیا۔“

قابل احترام جاپانی نو مسلمہ خاتون کے مذکورہ بالا خیالات میں جہاں مقلدین مغرب کے اعتراضات کے جواب موجود ہیں وہاں ان مسلم خواتین کے لئے درس نصیحت بھی ہے، جنہیں دوپٹے کا بوجھ اٹھانا بھی کسی بلائے جان سے کم نظر نہیں آتا۔^① امر واقعہ یہ ہے کہ معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی کا سرطان پھیلانے، صنف مخالف کے اندر جنسی ہیجان برپا کرنے اور جذبات میں آگ لگانے کا سب سے بڑا سبب بے پردگی اور بے حجابی ہی ہے جبکہ حجاب نہ صرف مسلم معاشرے کے کلچر کا اہم ترین جزو ہے بلکہ چوری چھپے آشنائیوں سے لے کر کھلے عام معاشقوں تک ہر رفتے کا موثر ترین سد باب بھی ہے لیکن افسوس وطن عزیز میں خواص سے لے کر عوام تک بے حجابی کا مرض اس قدر عام ہو چکا ہے کہ باحجاب خواتین اب ڈھونڈنے سے نہیں ملتیں۔ **إلا من شاء اللہ!**

⑤ غرض بصر:

معاشرے کو جنسی ہیجان اور انتشار سے پاک صاف رکھنے کے لئے حجاب ایک ظاہری تدبیر ہے جبکہ ”غرض بصر“ کا حکم ایک باطنی تدبیر ہے جس پر تمام مرد اور عورتیں اپنے اپنے ایمان اور تقویٰ کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ”غرض بصر“ کا مطلب یہ ہے کہ مرد، عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے آنکھیں ملائیں نہ لڑائیں۔ ایک دوسرے کو تاڑیں نہ تاٹکیں نہ جھانکیں۔ کہا جاتا ہے آنکھیں شیطان کے تیروں

① یہاں ہم ایک پاکستانی خاتون شہناز لغاری کا ذکر بھی کرنا چاہیں گے جو 9 برسوں سے پاکستان میں برقعہ پہن کر بطور تکلیف پائلٹ اور انسٹرکٹر کام کر رہی ہیں نیز ”پاکستان ویمن پائلٹ ایسوسی ایشن“ کی چھترہویں اور ”انٹرنیشنل حجاب تحریک“ کی سربراہ بھی ہیں۔ انہوں نے ایک روزنامہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا ”جب میں پانچویں جماعت میں تھی تو مجھے والدین نے پردہ کر دانا شروع کر دیا، لڑکیاں میرا مذاق اڑاتیں، لیکن میں نے برقعہ ترک نہیں کیا۔ آج ساری دنیا کی لڑکیاں میرا حال دہاتی ہیں کہ اگر شہناز برقعہ پہن کر جہاز اڑا سکتی ہے تو ہم برقعہ پہن کر کوئی دوسرا کام کیوں نہیں کر سکتیں؟“ شہناز نے مزید بتایا کہ ”انہیں غلط مسلم ممالک سے پرکشش آفرز ہو چکی ہیں کہ میں ان ممالک میں برقعہ پہن کر جہاز اڑاؤں۔“ (نوائے وقت 27 نومبر 1997ء) مذکورہ مثال سے یہ اعتراض بھی ختم ہو جاتا ہے کہ حجاب، خواتین کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

میں سے ایک زہر ملا تیر ہے۔ عشق و محبت کی داستانوں میں نگاہوں کے ملاپ، نگاہوں میں، اشاروں کتنا یوں اور نگاہوں ہی نگاہوں میں پیغام رسانی اور بول چال کی لذت کا اندازہ ہر بالغ مرد اور عورت کو ہو سکتا ہے۔ نگاہوں کے اسی ملاپ کی لذت کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے آنکھ کا زنا قرار دیا ہے جس سے بچنے کے لئے مردوں کو یہ حکم دیا گیا ہے ”(اے محمد!) مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں (عورتوں کو دیکھنے سے) بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (یعنی شرمگاہوں کو عریاں نہ ہونے دیں اور زنا نہ کریں) یہی طریقہ پاکیزگی والا ہے۔“ (سورہ نور آیت نمبر 30) عورتوں کو غص بصر کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا ہے ”اے نبی! مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں (مردوں کو دیکھنے سے) بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 31) یاد رہے اچانک، غیر ارادی طور پر پڑنے والی نظر کو شریعت نے معاف رکھا ہے۔ دوبارہ ارادے سے دیکھنا منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی ”اے علی! عورت پر پہلی نظر (یعنی غیر ارادی) کے بعد دوسری نظر نہ ڈالنا، کیونکہ پہلی معاف ہے، دوسری نہیں۔“ (ابوداؤد)

⑥ اختلاط مردوزن کی ممانعت:

اختلاط مردوزن، دونوں صنفوں میں آرائش حسن، جذبہ نمائش اور جلوہ آرائی جیسی فطری کمزوریوں کو بیدار کرنے کا بہت بڑا محرک ہے۔ خصوصاً بلوغت کی عمر میں داخل ہونے کے بعد مخلوط محفلوں اور پروگراموں میں پرکشش چہرے نظروں ہی نظروں میں کتنی منزلیں طے کر لیتے ہیں اور پھر اس کے بعد چوری چھپے نامہ پیام، خفیہ ملاقاتوں اور عشق و محبت کے وعدوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو گھر سے فرار، اغوا، مقدمہ بازی، کورٹ میرج سے ہوتا ہوا انتقام اور قتل و غارت تک جا پہنچتا ہے۔ یہ ساری فتنہ سامانیاں، بے پردگی اور مخلوط محفلوں کی پیدا کردہ ہیں لہذا اسلام معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی پھیلانے اور سوسائٹی کا سکون درہم برہم کرنے والے اس محرک کو زندگی کے ہر شعبہ میں ممنوع قرار دیتا ہے۔

اختلاط مردوزن کو روکنے کے لئے شریعت نے خواتین کے لئے بعض اسلامی احکام تک بدل ڈالے ہیں۔ مثلاً مردوں کے لئے نماز باجماعت واجب ہے، عورتوں سے یہ وجوب ساقط کر دیا گیا ہے۔ مردوں کے لئے مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے جبکہ عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

مردوں کے لئے نماز جمعہ واجب ہے، عورتوں کے لئے واجب نہیں۔ مردوں پر جہاد واجب ہے، عورتوں پر نہیں۔ نماز جنازہ مردوں کے لئے فرض (کفایہ) ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔ اسلام کے ان احکام کو سامنے رکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جو شریعت معاشرے کو صنفی ہیجان اور جنسی انتشار سے بچانے کے لئے مخلوط عبادت کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں وہ شریعت مخلوط محفلوں، مخلوط ڈراموں، مخلوط کھیلوں، مخلوط تعلیم، مخلوط ملازمتوں اور مخلوط سیاست کی اجازت کیسے دے سکتی ہے؟ المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں زندگی کے تمام شعبوں میں جس دیدہ دلیری اور ڈھٹائی سے حکومت اور غیر حکومتی سطح پر شریعت کے اس حکم کی نافرمانی کی جا رہی ہے وہ ساری قوم کو اللہ کے عذاب میں مبتلا کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اختلاط مرد و زن کی برائی معاشرے میں اس قدر سرایت کر چکی ہے کہ مرض کا علاج کرنے والے خود اس مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ تنزل اور انحطاط کے اس مقام سے قوم کی واپسی کا دور دور تک کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

⑦ بعض دیگر ہیجان انگیز اسباب کی ممانعت:

اسلام چونکہ معاشرے کو حتی الامکان صنفی ہیجان اور جنسی انتشار سے پاک اور صاف رکھنا چاہتا ہے لہذا جہاں شریعت فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والے بڑے بڑے اسباب کا قلع قمع کرتی ہے وہاں بظاہر چھوٹے چھوٹے لیکن انتہائی خطرناک اسباب پر پابندیاں لگا کر ہر طرح کے چور دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔ ذیل میں ہم ایسے ہی بعض اسباب کا ذکر کر رہے ہیں:

(۱) خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت:

ارشاد نبوی ہے: ”جو عورت نماز کے لئے مسجد جانا چاہے وہ خوشبو (کا اثر ختم کرنے کے لئے) ہی طرح غسل کرے جس طرح جنابت سے غسل کرتی ہے۔“ (نسائی)

(ب) غیر محرم کے ساتھ ملنے کی ممانعت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی میں نہ ملے الا یہ کہ اس کا محرم ساتھ ہو نہ ہی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔“ (مسلم)

ارشاد نبوی ﷺ ہے: شوہروں کی غیر موجودگی میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ کیونکہ تم میں سے ہر کسی کے اندر شیطان اس طرح گردش کر رہا ہے جس طرح خون کرتا ہے۔“ (ترمذی)

(ج) غیر محرم کو چھونے کی ممانعت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”غیر محرم عورت کو چھونے سے بہتر ہے کہ وہ مرد اپنے سر میں لوہے کی سنج چھو لے۔“ (طبرانی)

(د) ایک دوسرے کا ستر دیکھنے کی ممانعت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے ”کوئی مرد دوسرے مرد کا اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کا ستر نہ دیکھے۔“ (مسلم)

(ه) اکٹھا سونے کی ممانعت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”کوئی مرد، دوسرے مرد کے ساتھ یا کوئی عورت، دوسری عورت کے ساتھ ایک چادر میں نہ سوائے۔“ (مسلم)

(و) غیر محرموں کے سامنے اظہار زینت کی ممانعت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”اے نبی ﷺ! مومن عورتوں سے کہو اپنی نگاہیں (مردوں کی نگاہوں میں ڈالنے سے) بچا کے رکھیں، اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔“ ”اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں ایسا نہ ہو کہ وہ زینت جو انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 31)

یاد رہے سوائے ہاتھوں اور چہرے کے جواز خود ظاہر ہونے والے حصے ہیں، عورت کا باقی سارا جسم سر سے لے کر پاؤں تک ستر ہے۔ جسے گھر کے اندر محرموں سے بھی (سوائے شوہر کے) چھپانا ضروری ہے۔ زینت سے مراد گھر کے اندر روزمرہ کے وہ معمولات ہیں، جن میں کنگھی کرنا، خوشبو، سرمہ، مہندی لگانا یا اچھے ملبوسات اور زیور وغیرہ پہننا شامل ہیں جس کا اظہار صرف محرموں کے سامنے جائز ہے۔^① غیر

① جن رشتہ داروں کے سامنے اظہار زینت جائز ہے، وہ یہ ہیں: باپ، دادا، نانا، پڑانا، شوہر کا باپ، دادا، پڑا دادا، نانا، پڑانا وغیرہ۔ بیٹے، پوتے، پڑپوتے، نواسے، پڑنواسے وغیرہ۔ بھائی اور ان کے بیٹے، پوتے، پڑپوتے، نواسے اور پڑنواسے۔ بہنوں کے پوتے، پڑپوتے، نواسے اور پڑنواسے وغیرہ۔

محرموں کے علاوہ شریعت نے بے حیا اور اخلاق باختہ عورتوں کے سامنے بھی اظہار زینت کی اجازت نہیں دی تاکہ وہ سوسائٹی میں فتنے برپا نہ کرتی پھریں۔

(ذ) غیر محرم مردوں کو بلا ضرورت آواز سنانے کی ممانعت :

ارشاد نبوی ﷺ ہے : ”دوران نماز کسی ضرورت کے لئے (مثلاً امام کی بھول وغیرہ) مرد سبحان اللہ کہیں لیکن عورتیں تالی بجانیں۔“ (بخاری و مسلم) اسی وجہ سے عورت کو اذان دینے کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔

(ح) گانے بجانے کی ممانعت :

مردوں اور عورتوں کے صنفی جذبات کو بھڑکانے کا سب سے موثر ذریعہ گانا بجانا اور موسیقی ہے۔ اگر اس گانے کے ساتھ متحرک تصویریں بھی ہوں تو یہ ایک ایسا دودھارا شیطانی ہتھیار بن جاتا ہے جو صنفی جذبات میں آگ لگا کر انسان کو حیوان بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ہر طرح کی موسیقی اور گانا سننے سے منع فرمادیا ہے اور ایسا کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب کی وعید سنائی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے : ”اس امت کے لوگوں پر زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور (آسمان سے) پتھروں کی بارش برسنے کا عذاب آئے گا۔“ کسی صحابی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب گانے، بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی، آلات موسیقی عام استعمال ہوں گے اور شرابیوں پی جائیں گی۔“ (ترمذی)

(ط) مخرب اخلاق لٹریچر :

عورتوں کی عریاں اور نیم عریاں رنگین تصاویر پر مشتمل روزنامے ہفت روزے اور ماہنامے نیز ادب کے نام پر فحش کندے اور غلیظ ناول اور دیگر مخرب اخلاق لٹریچر معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی پھیلانے کا ایک بہت بڑا شیطانی ہتھیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے مخرب اخلاق لٹریچر کی اشاعت پر قرآن مجید میں عذاب الیم کی خبر دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ”جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں فحاشی پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 19)

8 نکاح کا حکم:

فرد کے تزکیہ نفس اور اصلاح کی مختلف تدبیریں اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام نکاح کرنے کا حکم بھی دیتا ہے جو کہ نہ صرف خاندانی نظام کی مضبوط اور مستحکم بنیاد بنتا ہے بلکہ انسان کے اندر شرم و حیا اور عصمت و عفت کا جذبہ بھی پیدا کرتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”نکاح آنکھوں کو نیچا کرتا ہے اور شرم گاہ کو بچاتا ہے۔“ (مسلم) نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ”نکاح آدھا دین ہے۔“ (بیہقی) نکاح کی اہمیت کے پیش نظر اسلام نے نکاح کا طریقہ بڑا سہل اور آسان رکھا ہے، نہ مہر کی حد نہ جہیز کی پابندی نہ بارات کا تکلف، نہ زبان، رنگ و نسل، قوم اور قبیلہ کی قید صرف مسلمان ہونے کی شرط رکھی گئی ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں شادی کی اور رسول اکرم ﷺ کو خبر تک نہ ہوئی۔ آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے کپڑوں پر زعفران کا رنگ دیکھ کر پوچھا ”یہ کیا ہے؟“ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں نے انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔“ (بخاری) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک غزوہ سے واپسی پر نبی اکرم ﷺ کو بتایا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔“ پوچھا: ”کنواری سے یا بیوہ سے؟“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”بیوہ سے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کنواری سے شادی کیوں نہیں کی، وہ تجھ سے کھلیاتی اور تو اس سے کھلتا۔“ (مسلم) گویا نہ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے نکاح کی بروقت خبر دینا رسول اکرم ﷺ کو ضروری سمجھتے تھے نہ رسول اکرم ﷺ نے کبھی اس بات پر اظہار ناراضگی فرمایا کہ مجھے دعوت کیوں نہیں دی گئی؟ ایک صحابی کے پاس نکاح کے لئے کچھ بھی نہیں تھا حتیٰ کہ مہر میں دینے کے لئے لوہے کی انگوٹھی بھی میسر نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے اس کا نکاح قرآن مجید کی آیات پر ہی کر دیا۔ (بخاری) نہ مہر، نہ جہیز، نہ بارات، ان تمام سہولتوں کے باوجود اگر کوئی نکاح نہ کرے تو اس کے بارے میں ارشاد مبارک ہے۔ ”وہ مجھ سے نہیں۔“ (مسلم)

9 روزہ..... نکاح کا متبادل:

جب تک نکاح کے لئے حالات سازگار نہ ہوں اس وقت تک رسول اکرم ﷺ نے (حسب استطاعت) روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے روزے کا مقصد یہ بتایا ہے ”تا کہ تم لوگ پرہیزگار بن جاؤ۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 183) رسول اکرم ﷺ نے بھی روزہ کا مقصد

بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے ”روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ بیہودہ اور فحش کاموں سے رکنے کا نام ہے۔“ (ابن خزیمہ) جس کا مطلب یہ ہے کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کے اندر موجود شہوانی اور حیوانی جذبات کی شدت کو ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”جو شخص نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہوں، اسے روزے رکھنے چاہئیں، روزہ اس کی خواہش نفس ختم کر دے گا۔“ (مسلم) یاد رہے کہ بلوغت سے قبل اسلام بچوں کو سختی سے نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ”نماز برائی اور فحش کاموں سے روکتی ہے۔“ (سورہ عبکوت، آیت نمبر 45) نماز کے ان فوائد کے ساتھ روزہ کے حکم کا اضافہ گویا انسان کو صنفی انتشار سے محفوظ رکھنے کے لئے دہری معاونت مہیا کرتا ہے۔

⑩ آخری چارہ کار:

اصلاح نفس اور تزکیہ نفس کی تمام ظاہری اور باطنی تدابیر کے باوجود اگر کوئی شخص اپنے شہوانی جذبات کو کنٹرول نہیں کرتا اور وہ کچھ کر گزرتا ہے جسے اسلام ہر صورت میں روکنا چاہتا ہے یعنی زنا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مرد یا عورت اسلامی معاشرہ میں رہنے کے قابل نہیں۔ ان پر انسانیت کی بجائے حیوانیت غالب ہے۔ ایسے مجرموں کو راہ راست پر لانے کے لئے اسلام نے آخری چارہ کار کے طور پر مجمع عام میں بلا اور عایت سو کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”زنا کار عورت اور زنا کار مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور قانون الہی (نافذ کرتے وقت) تمہیں ان پر ہرگز ترس نہیں کھانا چاہئے۔ اگر تم واقعی اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو اور جب ان کو سزا دی جائے تو مسلمانوں میں سے ایک جماعت ان کو دیکھنے کے لئے موجود رہے۔“ (سورہ نور آیت نمبر 1) زنا کے علاوہ کسی بے گناہ عورت پر زنا کی تہمت لگانے والے کے لئے بھی شریعت نے اسی کوڑوں کی سزا مقرر کی ہے، جسے حد قذف کہا جاتا ہے۔ ایسے مفسد اور فتنہ پرور لوگوں کو مزید بے توقیر کرنے کے لئے یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ آئندہ ان کی کسی بھی معاملے میں گواہی تسلیم نہ کی جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر (بدکاری) کا الزام لگائیں اور پھر چار گواہ پیش نہ کریں انہیں اسی کوڑے مارو اور آئندہ کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو ایسے لوگ خود

نبی بدکار ہیں۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 1)

وضاحت : نکاح کے بعد زنا کی سرانگستار کرنا ہے جس کا ذکر اگلے صفحات میں آئے گا۔ ان شاء اللہ!

④ چوتھا دور نکاح کے بعد تادم آخر:

نکاح کے بعد صنفی اعتبار سے انسان کے اندر سکون، قرار اور اسودگی کی کیفیت پیدا ہو جانی چاہئے تاہم اس کا انحصار بھی میاں بیوی کے باہمی رویوں پر ہے۔ اس لئے اس مرحلہ پر بھی اسلام فریقین کے جنسی جذبات کو بے راہ رو ہونے سے بچانے کے لئے پوری پوری راہنمائی کرتا ہے۔ نکاح کے بعد میاں بیوی کے لئے اسلامی تعلیمات حسب ذیل ہیں:

① شوہر کے جنسی جذبات کا احترام:

عورت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے جنسی جذبات کا امکانی حد تک احترام کرے اور اس کی خواہش نفس پوری کرے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب شوہر، بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو وہ ذات جو آسمانوں میں ہے، ناراض رہتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو جائے۔“ (مسلم) اسلام نے عورت کو شوہر کے جنسی جذبات کا خیال رکھنے کی اس حد تک تاکید کی ہے کہ اگر عورت نفلی روزہ رکھنا چاہے تو وہ بھی شوہر سے اجازت لے کر رکھے۔ (بخاری)

② چار شادیوں کی اجازت :

اسلام چونکہ ہر قیمت پر معاشرے سے جنسی انارکی اور جنسی انتشار روکنا چاہتا ہے، لہذا اس نے مردوں کو حسب خواہش ایک سے زائد بیک وقت چار شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یمینوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو، تین، تین یا چار چار سے نکاح کر لو، لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان (بیویوں) کے درمیان عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی کرو۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 3) گویا اسلام کو یہ تو گوارا ہے کہ عدل و انصاف رکھتے ہوئے کوئی شخص دو یا تین حتیٰ کہ چار عورتوں سے نکاح کر کے لطف اندوز ہو لے لیکن یہ قطعاً گوارا نہیں کیا

کہ مرد حضرات غیر محرم عورتوں سے چوری چھپے آشنائیاں کرتے پھریں۔ غیر محرم عورتوں سے دل بہلائیں یا ان سے آنکھیں لڑائیں۔ نہ ہی یہ گوارا ہے کہ مرد خواتین بیوٹی پارلوں، سلمنگ سنٹروں، مینا بازاروں اور ناچ گھروں کی رونقیں بڑھائیں، نہ ہی یہ گوارا ہے کہ مرد حضرات نائٹ کلبوں، قحبہ خانوں اور طوائفوں کے ڈیروں کو آباد کریں، نہ ہی یہ گوارا ہے کہ معاشرے میں نابالغ بچیاں جنسی تشدد کا شکار ہوں، زنا کی کثرت ہو اور ایسے حرامی بچے پیدا ہوں، جنہیں اپنی ماں کا پتہ ہونہ باپ کا!

ایک سے زائد شادیوں کے حوالے سے ہم یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ برصغیر ہندوپاک کے قدیم رسم و رواج اور طرز معاشرت کے مطابق ہمارے ہاں آج بھی نکاح ثانی کے بارے میں شدید نفرت اور کراہت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اوقات معقول وجہ (مثلاً عورت کی مستقل بیماری یا اولاد نہ ہونا وغیرہ) کے باوجود مرد کے نکاح ثانی کو قابل مذمت اور قابل ملامت سمجھا جاتا ہے۔ اسی رسم و رواج کے پیش نظر حکومت پاکستان نے یہ قانون نافذ کر رکھا ہے کہ مرد کے لئے نکاح ثانی سے قبل پہلی بیوی سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، جو کہ سراسر غیر اسلامی ہے۔ اسلام میں دوسری، تیسری یا چوتھی شادی کے لئے عدل کی شرط کے علاوہ کوئی دوسری شرط نہیں اور اس کی مصلحت اور حکمت کا ذکر گزشتہ سطور میں ہو چکا ہے۔ یہاں ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے بارے میں دل میں کراہت یا ناپسندیدگی محسوس کرتے ہوئے سو بار ڈرنا چاہئے کہیں اس وجہ سے عمر بھر کی ساری محنت اور کمائی ضائع نہ ہو جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَخْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ (9:47) ﴿”چونکہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا ہے، لہذا اللہ نے ان کے سارے اعمال ضائع کر دیئے۔“﴾ (سورہ محمد، آیت نمبر 9)

③ شوہر کے سامنے غیر محرم عورتوں کا تذکرہ کرنے کی ممانعت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ اس طرح (راز و نیاز کے ساتھ) نہ رہے کہ پھر (جا کر) اپنے شوہر سے اس کا حال یوں بیان کرے جیسے وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ (بخاری)

④ جنسی زندگی کے راز افشا کرنے کی ممانعت :

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی کی راز کی باتیں دوسروں کو بتائے۔“ (مسلم)

⑤ شوہر کے رشتہ داروں سے پردہ کا حکم :

ایک بار رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحت فرمائی ”عورتوں کے پاس تنہائی میں نہ جاؤ۔“ ایک صحابی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ خاوند کے رشتہ داروں کے بارے میں کیا حکم ہے؟“ آپ نے ارشاد فرمایا ”وہ تو موت ہے۔“ (ترمذی)

یاد رہے کہ خاوند کے رشتہ داروں سے مراد اس کے حقیقی بھائیوں کے علاوہ قریبی اعزہ بھی ہیں۔ مثلاً چچا زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، وغیرہ۔

⑥ آخری چارہ کار :

جو شخص نکاح ثانی کے باوجود زنا جیسے فحش جرم کا ارتکاب کرے اس کے لئے شریعت نے واقعتاً ایسی کڑی سزا رکھی ہے کہ وہ دوسروں کے لئے نشان عبرت بن جاتا ہے۔ دیکھنے والے زنا کے تصور سے ہی کانپنے لگتے ہیں۔ دراصل شریعت نے اتنی کڑی سزا (سنگسار کرنا) مقرر ہی اس لئے کی ہے کہ ایک آدھ مجرم کو سزا دے کر پورے معاشرے کو اس گندگی اور غلاظت سے مکمل طور پر پاک اور صاف کر دیا جائے۔

معاشرتی زندگی کے بارے میں اسلام کے یہ ہیں وہ احکام جن پر عمل کر کے معاشرے کو نہ صرف جنسی ہیجان اور صنفی انتشار سے بچایا جاسکتا ہے بلکہ عورت پر ہونے والے ظلم اور زیادتیوں کو ختم کر کے عزت اور عظمت کا مقام بھی دلایا جاسکتا ہے۔ جب تک ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر خلوص دل سے کتاب و سنت کے ان احکام پر عمل نہیں کرتے، ہمارا معاشرہ لائٹل مسائل کی آگ میں مسلسل جلتا رہے گا۔ اس آگ کو

ٹھنڈا کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ پوری عاجزی اور نیاز مندی کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا جائے۔

قارئین کرام! گزشتہ صفحات میں ہم مغربی طرز معاشرت اور اسلامی طرز معاشرت کا مفصل جائزہ لے چکے ہیں۔ ایک طائرانہ نظر میں دونوں تہذیبوں کا تقابل درج ذیل جدول میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

نمبر شمار	طرز معاشرت	مغرب	اسلام
1	نکاح	مردوں کی غلامی	سنت رسول/ خاندانی نظام کی بنیاد
2	شوہر کی اطاعت	آزادی نسواں میں رکاوٹ	واجب ہے
3	خاندان میں مرد کی حیثیت	عورت کے برابر	سربراہ خاندان
4	گھرداری	آیاؤں کی ذمہ	عورت کے ذمہ
5	معاشی ذمہ داری	مرد کی طرح عورت بھی ذمہ دار ہے	صرف مرد ذمہ دار ہے
6	عورت کا دائرہ کار	مرد کے دوش بدوش	صرف گھر کے اندر
7	تعداد ازواج	مصحفہ خیر تصور	چار تک اجازت ہے
8	گرل فرینڈ/ بوائے فرینڈ	جزو زندگی	قطعی حرام
9	گھر کے اندر ستر	تصور ہی بارگراں ہے	سر سے پاؤں تک سولے ہاتھ اور چہرہ کے
10	گھر سے باہر حجاب	تاریک خیالی	عصمت و عفت کی علامت
11	عریانی	روشن خیالی	جہالت کی رسم
12	اختلاط مرد و زن	جزو معاشرت	قطعی حرام
13	زنا	تفریح طبع اور دل لگی کا مشغلہ	قطعی حرام
14	شراب	جزو حیات	قطعی حرام
15	بن بیانی اولاد	قانونی اولاد کے مقابلے میں قابل ترجیح	زندگی بھر کے لئے باعث ندامت و ملامت
16	اولاد کی پرورش	لذات حیات میں سب سے بڑی رکاوٹ	والدین کے ذمہ ہے

17	والدین کی خدمت	بارگراں	عین عبادت و سعادت ہے
18	طلاق	مرد کی طرح عورت بھی دے سکتی ہے	صرف مرد دے سکتا ہے

جدول کو دیکھ کر یہ اندزہ لگانا مشکل نہیں کہ دونوں تہذیبیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ دونوں میں بعد المشرقین ہے جو بات ایک تہذیب میں اچھی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے وہی بات دوسری تہذیب میں بُری نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ جو چیز ایک تہذیب میں روشن خیال تصور کی جاتی ہے، دوسری تہذیب میں وہ سراسر جہالت ہے۔

اہل مغرب کی شہادتیں:

مسلمانوں کا اسلامی طرز معاشرت کے بارے میں مثبت رائے رکھنا ایک فطری امر ہے کہ یہ ان کے ایمان اور عقیدے میں شامل ہے۔ ذیل میں ہم بعض ایسی شخصیتوں کے رائے پیش کر رہے ہیں، جنہوں نے مغربی طرز معاشرت میں آنکھ کھولی، پرورش پائی، اسی طرز معاشرت میں تعلیم حاصل کی اور برسوں اسی طرز معاشرت کا حصہ بن کر رہے۔ لیکن جب اسلامی طرز معاشرت کا سنجیدگی سے جائزہ لیا تو اس نتیجہ پر پہنچے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی کہ اسلامی طرز معاشرت ہی دراصل وہ طرز معاشرت ہے جو بنی نوع انسان کے لئے راہ نجات ہے۔

① ”شہزادہ چارلس، ان دنوں قرآن پاک کی تفسیر و ترجمہ کے علاوہ دیگر اسلامی کتب کے مطالعہ میں مصروف ہیں اور اکثر مسلمانوں کے دینی پروگراموں میں بھی شرکت کر رہے ہیں۔ ان پروگراموں میں وہ مسلمانوں سے اپیل کر رہے ہیں کہ دین اسلام کی لازوال تعلیمات کو عام کیا جائے اور دیگر اہل مذاہب میں اس کے متعلق موجود غلط فہمیوں کو دور کرنے کا کام جنگی پیمانہ پر کیا جائے۔ 19 مارچ 1996ء کو محمدی پارک لندن کی مسجد کی ایک تقریب میں انہوں نے ڈیڑھ گھنٹہ مسلمانوں کے درمیان گزارا۔^② یاد رہے شہزادہ چارلس 1993ء سے آکسفورڈ یونیورسٹی کے اسلامک سٹڈیز سنٹر کے

مدرسہ میں بھی ہیں۔

② آکسفورڈ کے اسلامک سٹڈیز سنٹر میں ساؤتھ افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا نے تقریر کرتے ہوئے کہا ”اسلام مکمل راہنمائی کرنے والا واحد فلسفہ حیات ہے۔ براعظم افریقہ میں لوگ جوں جوں اسلام کا عمیق نظر سے مطالعہ کریں گے تو ان کے دلوں میں اسلام کے متعلق پائی جانے والی بدگمانیوں کا ازالہ ناگزیر ہوگا۔ میں دعویٰ سے کہہ رہا ہوں کہ اب یہاں (مغرب میں) بھی اسلام کا بتدریج فروغ یقینی ہو گیا ہے۔“ ①

③ مراکش میں متعین جرمن سفیر ولفریڈ ہوف مین نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی تعزیرات پر ایک کتاب لکھی ہے جس میں چوری کی سزا، ہاتھ کاٹنا، قتل کا بدلہ قتل اور زنا کی سزا سنگسار کرنے پر بطور خاص روشنی ڈالی ہے اور ثابت کیا ہے کہ انسانیت کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے ان سزائوں کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ ②

④ صدر نکسن کے سابق سیاسی مشری ڈینس کلارک نے ایک مرتبہ صدر نکسن کو مشورہ دیا کہ امریکہ کو اسلام کے بارے میں اپنی رائے میں خوشگوار تبدیلی لانا ہوگی۔ صدر نکسن کے کہنے پر مسٹر ڈینس کو ہی یہ خوشگوار تبدیلی لانے کے لئے اسلام کا مطالعہ کرنا پڑا جس کے بعد ڈینس کلارک مسلمان ہو گئے۔ ③

⑤ سابق امریکی صدر جارج واشنگٹن کے پڑپوتے جارج اشفون کو صحافتی امور سرانجام دینے کے لئے بیروت، مراکش، اریٹریا، افغانستان اور یوسنیا جانا پڑا، جہاں ان کی ملاقاتیں مسلمان ڈاکٹروں اور صحافیوں سے ہوئیں۔ اسلام کے مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کے بعد جارج اشفون نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کر دیا۔ مطالعہ کے بعد اس نے اعتراف کیا کہ ”قرآن مجید پڑھنے کے بعد مجھے اپنے ان تمام سوالوں کا تسلی بخش جواب مل گیا ہے، جن کے لئے میں برسوں پریشان تھا اور جن کے لئے مجھے انجیل اور اس کے عالموں نے مایوس کر دیا تھا۔“ چند دنوں بعد جارج اشفون امریکہ میں ہی ایک مسلمان کی وفات پر اس کی تجہیز و تکفین میں شرکت کے لئے گیا، تجہیز و تکفین کے عمل سے وہ اس قدر متاثر ہوا کہ میت کے غسل کے دوران ہی اس نے کلمہ شہادت پڑھ کر اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔ ④

① روزنامہ نوائے وقت، 13 جولائی 1997ء

② روزنامہ جنگ، 2 اپریل 1992ء

③ روزنامہ جنگ، 28 مئی 1996ء

④ الدعوة، الریاض، ربیع الاول 1418ھ

⑥ امریکن کانگریس کمیٹی کے رکن جیم مورن کا کہنا ہے کہ میں اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کی ہدایت کرتا رہتا ہوں۔ دین اسلام کے داعی حضرت محمد ﷺ ایک ایسی عظیم شخصیت تھے کہ تاریخ میں ان جیسی کوئی مثال نہیں ملتی مگر افسوس کہ ان کی تعلیمات کو نہ پڑھنے کی دو وجوہات ہیں۔ اولاً مسلمانوں کی ہٹ دھرمی، ثانیاً مسلمانوں کی کوتاہی۔^①

⑦ امریکہ کے سابق اٹارنی جنرل ریمزے کلارک نے اپنے ایک انٹرویو میں اعتراف کیا ہے کہ اسلام دنیا کی ایک انتہائی موثر روحانی اور اخلاقی قوت ہے۔ امریکی جیلوں میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے بچے ہیں جن کے گھربار ہیں، نہ ماں باپ، تعلیم سے بے بہرہ، منشیات کے عادی، بدعنوانیاں اور جرائم ان کی زندگیوں کا اوڑھنا بچھونا ہیں لیکن ان قیدیوں نے جب اسلام کی دعوت قبول کر لی تو اچانک ان کی زندگیوں میں خوشگوار تبدیلیاں آئیں۔ روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنے لگے، ذہنی و جسمانی خود نظمی انتہائی بلند یوں کو چھونے لگی۔ جیل میں ہنگامے ہوتے ہیں تو یہی لوگ دوسروں کی جانیں بچاتے نظر آتے ہیں۔^②

⑧ جاپانی نو مسلمہ ”خولہ لکاتا“ جاپان میں اسلام کے تیزی سے بڑھتے ہوئے رجحان پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ”اب زیادہ سے زیادہ جاپانی عورتیں اسلام قبول کر رہی ہیں۔ مشکل حالات کے باوجود سروس تک کو چھپا رہی ہیں۔ وہ سب یہ تسلیم کرتی ہیں کہ وہ اپنے حجاب پر نازاں ہیں اور اسی سے ان کے ایمان کو تقویت ملتی ہے۔ میں پیدا انٹی طور پر مسلمہ نہیں ہوں، میں نے نام نہاد آزادی (نسواں) اور جدید طرز حیات کی دلفریبیوں اور لذتوں کو خیر باد کہہ کر اسلام کا انتخاب کیا ہے اگر یہ درست ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو عورتوں پر ظلم کر رہا ہے تو آج یورپ، امریکہ، جاپان اور دوسرے ممالک میں بہت سی خواتین اسلام کیوں قبول کر رہی ہیں۔ کاش لوگ اس پر روشنی ڈالتے؟“^③

مذکورہ بالا مثالوں سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ اسلام کی آفاقی تعلیمات انسان کے مزاج اور فطرت کے عین مطابق ہیں ان میں اذہان و قلوب کو مخر کرنے کی بدرجہ اتم قوت موجود ہے۔ اہل مغرب کے ان اعترافات اور شہادتوں میں اہل ایمان کے لئے بڑا سامان عبرت ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہئے کہ جب

① مجلہ الدعوة، جون 1996ء

② ہفت روزہ تکبیر، 8 جنوری 1998ء

③ ترجمان القرآن، (حجاب کے اندر) مارچ 1997ء

غیر مسلم اقوام صدیوں تک کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے کے بعد نجات کے لئے اسلام کی طرف پلٹ رہی ہیں تو پھر ہمیں بدرجہ اولیٰ شرح صدر کے ساتھ اسلام کی طرف پلٹ آنا چاہئے۔ کاش! ہمارے ارباب حل و عقد اور دانشور طبقہ کو بھی اس حقیقت کا ادراک کرنے کی توفیق نصیب ہو!

والدین کی خدمت میں چند اہم گزارشات:

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

”ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔“ (بخاری) اس حدیث شریف سے اولاد کی تربیت کی اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے اولاد کی تربیت کے معاملے میں ویسے تو والدین پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، لیکن ہم یہاں صرف ازدواجی زندگی کے حوالے سے چند گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں۔

{1} بلوغت کے مسائل:

بلوغت کی حدوں میں داخل ہونے والے لڑکوں اور لڑکیوں کو بلوغت کے مسائل سے آگاہ کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ہاں اس بارے میں دو متضاد انتہائیں پائی جاتی ہیں۔ ایک طبقہ تو وہ ہے جو اپنی اولاد کے سامنے نہ خود ایسے مسائل کا ذکر کرنا پسند کرتا ہے نہ ہی بچوں کی زبان سے ان کا تذکرہ سننا پسند کرتا ہے۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جو مغربی طرز معاشرت کا اس حد تک دلدادہ ہے کہ اہل مغرب کی طرح سکولوں میں باقاعدہ جنسی تعلیم کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ یہ دونوں انداز فکر افراط و تفریط کے حامل ہیں۔ اعتدال کا راستہ یہ ہے کہ بلوغت کے قریب پہنچتے ہوئے بچوں کے مسائل کا والدین خود احساس کریں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کی راہنمائی کریں ورنہ ذرائع ابلاغ کے فتنے، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، بازاری ناول، فحاشی پھیلانے والے روزنامے ہفت روزے، رسائل، جرائد اور دیگر لٹریچر کا سیلاب ناچختہ ذہن اور اٹھتی ہوئی جوانی کی عمر میں بڑی آسانی سے بچوں کو غلط راستے پر ڈال سکتا ہے۔

یاد رکھئے! بعض اوقات معمولی سی کوتاہی اور لغزش کی تلافی عمر بھر کی جدوجہد سے بھی ممکن نہیں رہتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن بلوغت کے مسائل، طہارت، نجاست، جنابت، حیض، نفاس، استحاضہ وغیرہ، رسول اللہ ﷺ سے آکر دریافت کرتے اور اللہ کے رسول ﷺ ساری مخلوق میں سے سب

سے زیادہ حیا دار اور غیرت مند تھے، لیکن آپ ﷺ نے مسائل بتانے میں شرم یا جھجک محسوس نہیں کی، نہ صحابہ کرام اور صحابیات رضی اللہ عنہم کو ایسے مسائل دریافت کرنے پر کبھی روکا یا ٹوکا بلکہ بعض اوقات اپنی ذاتی زندگی کے حوالے سے مسائل بتا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا انصاری خواتین کی اس بات پر بہت تعریف کیا کرتی کہ وہ دینی مسائل دریافت کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتیں۔ (مسلم)

{2} نکاح میں لڑکیوں کی رضا مندی:

اس سے قبل ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ اسلام عورت کو بھی مرد کی طرح اپنا رفیق زندگی منتخب کرنے کی پوری آزادی دیتا ہے، لیکن ہمارے ہاں رواج یہ ہے کہ لڑکے کی پسند یا ناپسند کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ بعض اوقات لڑکے خود بھی ضد کر کے یا کسی نہ کسی طرح اپنے رد عمل کا اظہار کر کے اپنی بات منوالیتے ہیں لیکن اس کے مقابلے میں لڑکیوں کی پسند یا ناپسند کو قطعاً کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ کچھ تو لڑکیوں میں قدرتی طور پر لڑکوں کی نسبت جھجک زیادہ ہوتی ہے اور وہ اپنی پسند یا ناپسند کا اظہار نہیں کر پاتیں، کچھ مشرقی رسم و رواج ایسا ہے کہ اس معاملے میں لڑکی کا اظہار خیال ”بے شرمی“ کی بات سمجھی جاتی ہے اور والدین اپنی بیٹیوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ جہاں کہیں ان کے رشتے طے کر دیں بیٹیوں کو زبان بند کر کے وہاں چلی جانا چاہئے۔ شرعاً یہ طرز عمل درست نہیں۔ لڑکی کی مرضی کے بغیر کئے گئے نکاح کے معاملے میں رسول اکرم ﷺ نے لڑکی کو پورا پورا اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو نکاح باقی رکھے چاہے تو ختم کر دے۔ (ابوداؤد) لہذا نکاح سے قبل لڑکیوں کی طرح لڑکیوں کو بھی اپنی پسند یا ناپسند کے اظہار کا پورا پورا موقع دینا چاہئے۔ اگر والدین لڑکی کے انتخاب کو کسی وجہ سے غلط سمجھتے ہوں تو اسے زندگی کے نشیب و فراز سے آگاہ کر کے یہ تو کر سکتے ہیں کہ اس کی پسند کو بدل دیں، لیکن یہ نہیں کر سکتے کہ اس کی مرضی کے بغیر زبردستی کسی جگہ اس کا نکاح کر دیں۔ یہ طرز عمل نہ صرف شرعاً جائز نہیں بلکہ دنیاوی اعتبار سے بھی اس کے نتائج تکلیف دہ اور پریشان کن برآمد ہو سکتے ہیں۔

{3} بے جوڑ رشتے:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ”عورت سے چار چیزوں کی بنیاد پر نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال و دولت کی وجہ سے، اس کے حسب نسب کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں ویندار عورت سے نکاح کرنے میں کامیابی حاصل کر۔“ (بخاری) اس حدیث

شریف میں واضح طور پر اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ رشتہ طے کرتے وقت دینداری کا خیال ضرور رکھنا چاہئے۔ اچھا خاندان، اچھی شکل، اچھی معیشت دیکھنا شرعاً منع ہے نہ عیب۔ اگر یہ سب یا ان میں سے بعض میسر آجائیں تو بہت اچھا ہے لیکن شریعت جس چیز کو ان سب پر مقدم رکھنے کا حکم دیتی ہے وہ دینداری ہے۔ بد قسمتی سے جب سے مادہ پرستی کی دوز شروع ہوئی ہے کتنے ہی دیندار گھرانے ایسے ہیں جو اپنی بیٹیوں کو کتاب و سنت کی تعلیم دلاتے ہیں۔ پاکیزہ اور صاف سحرے ماحول میں ان کی تربیت کرتے ہیں، لیکن نکاح کے وقت دنیا کی چمک دمک سے مرعوب ہو کر بیٹی کے اچھے مستقبل کی تمنا میں بے دین یا بدعتی یا مشرک گھرانوں میں اپنی بیٹیاں بیاہ دیتے ہیں اور یہ تصور کر لیتے ہیں کہ بیٹی نئے گھر میں جا کر اپنا ماحول خود بنالے گی۔ بعض باہمت، سلیقہ شعرا اور خوش قسمت خواتین کی استثنائی مثالوں سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن عمومی حقائق یہی بتلاتے ہیں کہ ایسی خواتین کو بعد میں بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے خود والدین بھی زندگی بھر ہاتھ ملتے رہتے ہیں، ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے مزاج میں دوسروں کو ڈھالنے کی بجائے خود ڈھلنے کی صفت غالب رکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل کتاب کی عورتیں لینے کی اجازت ہے، دینے کی نہیں۔ کم از کم دیندار گھرانوں میں کفو دین کا اصول کسی قیمت پر نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ رشتہ طے کرتے وقت یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ نیک مرد و عورت کا یہی دنیاوی نکاح قیامت کے روز جنت میں دائمی تعلق کی بنیاد بنے گا لیکن اگر فریقین میں سے ایک موصد نیک اور متقی ہو اور فریق ثانی اس کے برعکس تو اس دنیا میں تعلق نبھانے کے باوجود آخرت میں یہ تعلق ٹوٹ جائے گا اور جنت میں جانے والے مرد یا عورت کا کسی دوسرے موصد اور نیک عورت یا نیک مرد سے نکاح کر دیا جائے گا، لہذا نکاح کے وقت اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک یاد رکھنا چاہئے ﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبَاتِ﴾ ”خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے، پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد، پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 26)

④ جہیز کی رسم:

جہیز کا مادہ ”جہز“ ہے جس کا مطلب ہے سامان کی تیاری، اسی مادہ سے تجھیڑ کا لفظ بنا ہے جو میت کے لئے تکفین کے اضافے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب ہے میت کو قبر میں پہنچانے کے لئے سامان تیار کرنا۔ جہیز اس سامان کو کہا جاتا ہے جو دلہن کو نیا گھر بنانے یا بسانے کے لئے والدین کی طرف

سے دیا جاتا ہے۔

گزشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ خاندانی نظم میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو قوام یا محافظ بنانے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ مرد اپنے خاندان (یعنی بیوی بچوں) پر اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو سورہ نساء، آیت نمبر 33) جس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کے بعد اول روز سے ہی گھر بنانے اور چلانے کے تمام اخراجات مرد کے ذمہ ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے میاں بیوی کے حقوق متعین کرتے ہوئے یہ بات بیوی کے حقوق میں شامل فرمائی ہے کہ ان کا نان نفقہ ہر صورت میں مرد کے ذمہ ہے، خواہ عورت کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو (ملاحظہ ہو کتاب ہذا ”بیوی کے حقوق“) نکاح کے وقت شریعت نے مرد پر یہ فرض عائد کیا ہے کہ وہ حسب استطاعت عورت کو ”مہر“ ادا کرے یہ بھی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام کی نظر میں مرد عورت پر خرچ کرنے کا پابند ہے، عورت خرچ کرنے کی پابند نہیں۔

زکاۃ کی ادائیگی میں بھی شریعت نے اسی اصول کو پیش نظر رکھا ہے۔ شوہر چونکہ قانونی طور پر بیوی کے نان نفقہ کا ذمہ دار ہے، لہذا مالدار شوہر اپنی بیوی کو زکاۃ نہیں دے سکتا جبکہ مالدار بیوی اپنے شوہر کو اس لئے زکاۃ دے سکتی ہے کہ وہ قانونی طور پر مرد کے اخراجات کی ذمہ دار نہیں۔ (ملاحظہ ہو صحیح بخاری، باب الزکاۃ علی الزوج)

رسول اکرم ﷺ نے اپنی چار صاحبزادیوں کی شادی کی۔ ان میں سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو کسی قسم کا جہیز دینا ثابت نہیں، البتہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک ہار دیا تھا جو جنگ بدر میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو چھڑوانے کے لئے بطور فدیہ بھجوایا تھا جسے رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کے بعد واپس بھجوادیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہر میں ایک ڈھال دی تھی جسے فروخت کر کے رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گھر کا ضروری سامان، پانی کی مشک، بکلیہ، ایک چادر وغیرہ بنا کر دیا۔ آپ ﷺ کے اس اسوہ حسنہ سے زیادہ سے زیادہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص نادار اور غریب ہو تو عورت کے والدین حسب استطاعت اپنے داماد سے تعاون کرنے کے لئے گھر کا بنیادی اور ضروری سامان دے سکتے ہیں۔

آج کل جس طرح نکاح سے قبل جہیز کے لئے مطالبات ہوتے ہیں اور پھر نکاح کے موقع پر جس اہتمام کے ساتھ اس کی نمائش ہوتی ہے، شرعاً حرام ہونے میں کوئی شک نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ”اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے اور فخر کرنے والے آدمی کو پسند نہیں کرتا۔“ (سورہ لقمان، آیت نمبر 8) حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ نے ایک بڑا عبرتناک واقعہ بیان

فرمایا ہے، جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک آدمی دو چادریں پہن کر اکڑ کر چل رہا تھا اور جی ہی جی میں (اپنے لباس پر) اتر رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے۔^① والدین کی اپنی رغبت اور مرضی کے بغیر مجبوراً ان سے جہیز بنوانا یقیناً باطل طریقے سے مال کھانے کے ضمن میں آتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: ”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 29) لہذا اگر کسی نے زبردستی جہیز حاصل کیا تو اس آیت کی رو سے وہ قطعی حرام ہے، جسے واپس لوٹانا چاہئے یا معاف کروانا چاہئے۔ ایک حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ نے واضح طور پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کا خون اس کا مال، اس کی عزت اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ (مسلم) ایک روایت میں ارشاد مبارک ہے ”ظلم، قیامت کے روز اندھیرا بن کر آئے گا۔“ (بخاری) بیٹی کے والدین سے زبردستی جہیز حاصل کرنا صریحاً ظلم ہے ایسا ظلم کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں دنیا کے اس معمولی لالچ کے بدلے میں آخرت کا عظیم خسارہ دل نہ لینا پڑ جائے، جہاں حقوق کی ادائیگی مال سے نہیں اعمال سے ہوگی۔ قرآن وحدیث کے ان احکام کے علاوہ ایسے جہیز کے دنیاوی مفادات اس قدر ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ غریب والدین جو ایک بیٹی کا جہیز بنانے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، ان کے ہاں اگر تین یا چار بیٹیاں پیدا ہو جائیں تو ان کے لئے باعث عذاب بن جاتی ہیں، ماں باپ کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں۔ والدین قرض لے کر جہیز بنانے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور وہی نکاح، جسے شریعت دو خاندانوں کے درمیان محبت، مودت اور رحمت کا ذریعہ بنانا چاہتی ہے، باہمی نفرت، عداوت اور دشمنی کا باعث بن جاتا ہے۔ وہی بیٹیاں جن کی پردریش اور نکاح پر جہنم سے رکاوٹ کی خوشخبری دی گئی ہے، معاشرے کی اس مذموم رسم کی وجہ سے نحوست کی علامت بن جاتی ہیں۔ بیٹیاں الگ ذہنی اذیت اور احساس کمتری کا شکار رہتی ہیں۔ ایک عالمی ادارے کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ایک کروڑ سے زائد لڑکیاں شادی کے انتظار میں بیٹھی ہیں۔ جن میں سے 40 لاکھ لڑکیوں کی شادی کی عمر گزر چکی ہے۔ والدین اپنی بیٹیوں کے ہاتھ پیلے کرنے کی فکر میں بوڑھے ہو چکے ہیں۔^②

جو لوگ زیادہ جہیز دینے کی استطاعت رکھتے ہیں وہ زیادہ جہیز دینے کے عوض شوہر سے اس کی

استطاعت سے کہیں زیادہ حق مہر لکھوا لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح ان کی بیٹی کا مستقبل محفوظ ہو جائے گا حالانکہ میاں بیوی کے رشتے کی اصل بنیاد باہمی خلوص، وفاداری اور اعتماد ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو کروڑوں کے زرو جو ابھی اس کا قبضہ نہیں بن سکتے اور اگر یہ چیز موجود ہو تو فاقہ کشی بھی اس نازک رشتے کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ زیادہ جہیز دینا اور پھر زیادہ حق مہر لکھوانا میاں بیوی کے باہمی رشتے کو مضبوط تو نہیں بناتا البتہ دونوں کے تعلقات میں بال ضرور آ جاتا ہے جو بسا اوقات مستقبل میں پریشانی کا باعث بنتا ہے۔

جہیز کی اس مذموم رسم پر مسلمانوں کو اس پہلو سے بھی غور کرنا چاہئے کہ ہندوؤں کے ہاں بیٹیوں کو وراثت میں حصہ دینے کا قانون نہیں، لہذا وہ شادی کے موقع پر جہیز کی شکل میں بھی اپنی بیٹیوں کو زیادہ سے زیادہ سامان دے کر اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ہندوؤں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی نہ صرف جہیز کے معاملے میں بلکہ وراثت کے معاملے میں بھی ہندوؤں جیسا طرز عمل اپنانا شروع کر دیا ہے بہت سے لوگ بیٹیوں کو جہیز دینے کے بعد یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان کا حق وراثت بھی ادا کر دیا گیا ہے حالانکہ یہ سراسر شریعت کی خلاف ورزی اور کفار کی اتباع ہے جس سے مسلمانوں کو ہر حال میں بچنا چاہئے۔

ہم لڑکوں کے والدین سے گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ معاشرے میں اس خطرناک ناسور کو ختم کرنے کے لئے پہلا قدم وہی اٹھا سکتے ہیں اور انہیں ہی اٹھانا چاہئے۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جہیز کی رسم کے خلاف جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دنیا و آخرت میں بے پناہ انعامات سے نواز دے اور بعید نہیں کہ ظلم سے جہیز حاصل کرنے والوں کو کل کلاں خود اپنی ہی بیٹیوں کے معاملے میں بہت زیادہ پریشان کن اور تکلیف دہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑے۔ ﴿وَلِلّٰهِ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ ”یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں، جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 140)



نکاح کے مسائل ہماری عملی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں ہم نے امکانی حد تک مسائل اور صحت احادیث کے سلسلے میں مختلف علمائے کرام سے راہنمائی حاصل کرنے کا پورا پورا اہتمام کیا ہے تاہم اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی پر ہم ممنون ہوں گے۔ ابتداً کتاب دو حصوں پر مشتمل تھی (1) نکاح کے مسائل اور (2) طلاق کے مسائل۔ کتاب کے صفحات زیادہ ہونے کی وجہ سے دونوں حصوں کو الگ الگ کرنا

پڑا۔ امید ہے کہ اس سے کتاب کی افادیت پر ان شاء اللہ کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

واجب الاحترام علمائے کرام اور دیگر حضرات، جنہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے کتاب کی تیاری میں تعاون فرمایا ہے، ان سب کا یہ دل سے شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین!

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ﴾

اے ہمارے پروردگار! ہماری اس خدمت کو قبول فرما تو یقیناً خوب سننے اور خوب جاننے والا ہے۔

محمد اقبال کیلاتی، عفی اللہ عنہ

جامعہ ملک سعود، الرياض

المملكة العربية السعودية

11 ذیقعدہ، 1497ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ
فَكَظِمَ اللَّهُ لِنَفْسِهِ

65 : 1

یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں
اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرے گا،
وہ اپنے اوپر خود ظلم کرے گا

سورہ طلاق، آیت 1

النِّيَّةُ

نیت کے مسائل

مسئلہ 1 اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى الدُّنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی نیت کی، لہذا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے دنیا ملے گی) یا جس نے عورت حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے عورت ہی ملے گی) پس مہاجر کی ہجرت اسی چیز کے لئے سمجھی جائے گی جس غرض کے لئے اس نے ہجرت کی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

فُضِّلَ النِّكَاحُ

نکاح کی فضیلت

مسئلہ 2 نکاح انسان میں شرم و حیا پیدا کرتا ہے۔

مسئلہ 3 نکاح آدمی کو بدکاری سے بچاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ^①

حضرت عبداللہ ﷺ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا ”اے جوان لوگو! تم میں سے جو استطاعت رکھے وہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح آنکھوں میں شرم پیدا کر دیتا ہے اور شرمگاہ کو (زنا سے) بچاتا ہے اور جو شخص خرچ کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کی خواہش نفس ختم کر دے گا۔“ اے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 4 نکاح جنسی آلودگی، جنسی ہیجان اور شیطانی خیالات و افعال سے محفوظ رکھتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمَدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيَوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ^②

حضرت جابر ﷺ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کسی آدمی کو کوئی عورت خوبصورت لگے اور اس کے دل میں اس کی محبت آئے تو اسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہیے اور اس سے محبت کرنی چاہیے ایسا کرنے سے آدمی کے دل سے اس عورت کا خیال جاتا رہے گا۔“ اے مسلم

① کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن ناقض نفسه اليه

② کتاب النکاح، باب لطلب من رأى امرأة فوقع في نفسه.....

نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ قَبِيْذٍ رَأَى أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلَيَّاتِ أَمَلَهُ فَإِنْ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

(صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب عورت (بے پردہ) سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے۔ لہذا جب تم میں سے کوئی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو اسے چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی چیز ہے جو اس عورت کے پاس ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 5 نکاح باہمی محبت اور اخوت کا موثر ترین ذریعہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَمْ نَرِ لِلْمُتَحَابِّينِ مِثْلَ النِّكَاحِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہم نے محبت کرنے والوں کے لئے نکاح سے زیادہ کوئی چیز موثر نہیں دیکھی۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 6 نکاح انسان کے لئے باعث راحت و سکون ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطَّيِّبُ وَجُعِلَتْ لِرَأْسِي غَنِيٌّ فِي الصَّلَاةِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ③

(صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میرے دل میں (عورتوں اور خوشبو کی محبت ڈالی گئی ہے اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 7 نکاح سے دین مکمل ہوتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ

① صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 925

② صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1498

③ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 3681

الدِّينِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ① (حسن)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی شخص نکاح کر لیتا ہے تو اپنا آدھا دین مکمل کر لیتا ہے لہذا اسے چاہیے کہ باقی آدھے دین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 8 جو شخص گناہ سے بچنے کے لئے نکاح کا ارادہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد فرماتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ حَقَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُمُ الْمَكَايِبُ الَّتِي يُرِيدُ الْأَذَاءَ وَالنَّاسِخَ الَّتِي يُرِيدُ الْعَفَاةَ وَالْمُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ② (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے ① وہ غلام جو آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنے مالک سے معاہدہ کرنا چاہے ② برائی سے بچنے کی نیت سے نکاح کرنے والا ③ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 9 نکاح نسل انسانی کی بقا کا ذریعہ ہے۔

مسئلہ 10 قیامت کے روز رسول اکرم ﷺ اپنی امت کی کثرت پر فخر فرمائیں گے۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ ، أَفَاتَزَوَّجُهَا؟ قَالَ ((لَا أ)) ثُمَّ آتَاهُ الثَّانِيَةَ ، ثُمَّ آتَاهُ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ ((تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَابِّرُ بِكُمْ الْأُمَمَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ③ (صحیح)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا

① مشکوٰۃ المصابیح ، للابانی ، کتاب النکاح ، الفصل الثالث

② صحیح سنن النسائی ، للابانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 3017

③ صحیح سنن ابی داؤد ، للابانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 1705

”ایک خوبصورت اور اچھے حسب و نسب والی عورت ہے لیکن اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی کیا اس سے نکاح کروں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”نہ کرو“ پھر وہ دوسری مرتبہ حاضر ہوا آپ ﷺ نے پھر اسے منع فرمادیا پھر وہ تیسری مرتبہ (اجازت لینے) حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں اپنی امت کو تم لوگوں (یعنی مسلمانوں) کی وجہ سے بڑھانا چاہتا ہوں۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَزَوَّجُوا الْوُدُودَ الْوُلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِّرٌ بِكُمْ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ ①

(صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں قیامت کے روز دوسرے انبیاء کے مقابلے میں تمہاری وجہ سے اپنی امت کی کثرت چاہتا ہوں۔“ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔



أَهْمِيَّةُ النِّكَاحِ

نکاح کی اہمیت

مسئلہ 11 نکاح نہ کرنے والا نکاح کی سنت کے اجر و ثواب سے محروم رہتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى الْفِرَاشِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا لِكِنِّي أَصَلَّى وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خفیہ عبادت کا حال پوچھا (پوچھنے کے بعد) ان میں سے ایک نے کہا ”میں عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا۔“ کسی نے کہا ”میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔“ کسی نے کہا ”میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔“ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا ”ان لوگوں کو کیا ہوا جنہوں نے ایسی اور ایسی باتیں کہیں جب کہ میں (رات کو) نوافل پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں (نفل) روزہ رکھتا ہوں ترک بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو شخص میرے طریقہ سے منہ موڑے گا وہ مجھ سے نہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 12 نکاح نہ کرنے سے معاشرے میں زبردست فتنہ و فساد برپا ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَرَوْجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِضٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب ایسا شخص تمہارے پاس نکاح کا

① کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تأقت نفسه اليه

② صحيح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 865

پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس (سے اپنی بیٹی) کا نکاح کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور زبردست فساد برپا ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 13 نکاح نہ کرنے سے بدکاری میں پڑنے کا خدشہ ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 5 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 14 نکاح کے بغیر دین نامکمل رہتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 7 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



kelbasan.net.Com

انواع النکاح

نکاح کی اقسام

مسئلہ 15 نکاح کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں ① نکاح مسنون ② نکاح شغار ③ نکاح حلالہ ④ نکاح متعہ۔

(١) النِّكَاحُ الْمَسْنُونُ

(١) نکاح مسنون

مسئلہ 16 ولی کی سرپرستی میں عمر بھر رفاقت نبھانے کی نیت سے کیا گیا نکاح مسنون کہلاتا ہے، جو کہ جائز ہے۔

مسئلہ 17 اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے مردوں سے اختلاط کی تمام قسمیں حرام ہیں۔

مسئلہ 18 عورت کے لئے بیک وقت ایک سے زائد مردوں سے نکاح کرنے کا طریقہ اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ: فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلَيْتَهُ أَوْ ابْنَتَهُ فَيُضْذِفُهَا ثُمَّ يُنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ: كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِأَمْرَأَتِهِ: إِذَا طَهَّرْتَ مِنْ طَمْسِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَغْتَرِلُهَا زَوْجَهَا وَلَا يَمْسُهَا أَبَدًا حَتَّى يَبَيِّنَ حَمْلَهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ، فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحُ الْإِسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ: يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشْرَةِ فَيَدْخُلُونَ الْمَرْأَةَ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَ

وَضَعَتْ وَ مَرَّ لَيْسَالٌ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا ، تَقُولُ لَهُمْ : قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَ قَدْ وَلَدَتْ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فَلَانُ ، تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدَهَا ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ ، وَ نِكَاحُ الرَّابِعِ : يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْنَعُ مَنْ جَاءَهَا ، وَ هُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ إِخْدَاهُنَّ وَ وَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَ دَعَوْا لَهُمْ الْقَافَةَ ثُمَّ الْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْمُطَاطَنَةُ بِهِ وَ دُعِيَ ابْنُهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ ، فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ ﷺ بِالْحَقِّ هَدِمَ نِكَاحُ الْجَاهِلِيَّةِ كُلُّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں چار طرح سے نکاح کئے جاتے تھے۔ پہلا طریقہ وہی ہے جس طریقہ سے آج بھی لوگ کرتے ہیں ایک مرد، دوسرے مرد (ولی) کی طرف اس کی بیٹی یا رشتہ دار عورت کے لئے نکاح کا پیغام بھیجتا، وہ (ولی) مہر مقرر کرتا اور (اپنی بیٹی یا اپنی رشتہ دار عورت سے) نکاح کر دیتا۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ عورت جب حیض سے پاک ہو جاتی تو شوہر اسے کہتا کہ فلاں (خوبصورت، بہادر اور خاندانی) مرد کو بلا کر اس سے زنا کرو۔ اس کے بعد جب تک حمل کا پتہ نہ چل جاتا عورت کا شوہر اس سے الگ رہتا حمل واضح ہونے کے بعد اگر شوہر چاہتا تو خود بھی اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا۔ یہ اس لئے کیا جاتا کہ اعلیٰ خاندان کی خوبصورت اولاد پیدا ہو۔ اس نکاح کو نکاح استبضاع کہا جاتا ہے۔ ② تیسرا طریقہ یہ تھا کہ دس کی تعداد سے کم آدمی مل کر ایک ہی عورت سے بدکاری کرتے۔ حمل کے بعد جب وہ بچہ جنمتی تو چند دنوں کے بعد وہ عورت ان سب مردوں کو بلا بھیجتی اور کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ آنے سے انکار کرے جب وہ سارے مرد اکٹھے ہو جاتے تو عورت ان سے کہتی ”جو کچھ تم نے کیا وہ خوب جانتے ہو اب میں نے یہ بچہ جنما ہے اور اے فلاں! یہ تمہارا بیٹا ہے۔“ عورت جس کا چاہتی نام لے دیتی اور بچہ (قانونی طور پر) اسی مرد کا ہو جاتا جس کا عورت نام لیتی اور مرد کے لئے مجال انکار نہ ہوتی۔ نکاح کا چوتھا طریقہ یہ تھا کہ ایک عورت کے پاس بہت سے آدمی آتے جاتے ہر ایک اس سے بدکاری کرتا اور وہ عورت

① کتاب النکاح ، باب من قال لا نکاح الا بولی

② ہندوستان میں اب بھی جاہلیت کا یہ طریقہ رائج ہے جسے وہاں کے لوگ ”نیوگ“ کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو الرضی الختم الوسیط

کسی کو منع نہ کرتی یہ طوائفیں ہوتیں جو (علامت کے طور پر) اپنے گھروں پر جھنڈے لگا دیتیں جو چاہتا ان کے پاس (بدکاری کے لئے) آتا جاتا۔ جب ایسی عورت حاملہ ہو جاتی اور بچہ جن لیتی تو سارے مرد جو اس کے ساتھ بدکاری کرتے رہے تھے کس قیافہ شناس کو اس کے پاس بھیجتے وہ (اپنے علم قیافہ کی رو سے) جس مرد کو اس بچے کا باپ مانتا بچہ اسی کا بیٹا قرار پاتا اور وہ مرد انکار نہ کر سکتا۔ جب حضرت محمد ﷺ دین اسلام لے کر آئے تو آپ ﷺ نے جاہلیت کے سارے نکاح حرام قرار دے دیئے صرف وہی نکاح باقی رکھا جو اب بھی رائج ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

(ب) نِکَاحُ الشِّغَارِ

(ب) نکاح شغار

مسئلہ 19 اپنی بیٹی یا بہن اس شرط پر کسی کے نکاح میں دینا کہ اس کے بدلہ میں وہ بھی اپنی بیٹی یا بہن اس کے نکاح میں دے گا یا کسی کی بیٹی کو اس شرط پر اپنی بہو بنانا کہ وہ بھی اس کی بیٹی کو اپنی بہو بنائے گا، یہ نکاح شغار (وہ سہ) کہلاتا ہے ایسا نکاح کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

(ج) نِکَاحُ الْحَلَالَةِ

(ج) نکاح حلالہ

مسئلہ 20 اصغر اپنی بیوی اصغری کو طلاق دینے کے بعد دوبارہ اس (یعنی اصغری) سے نکاح کرنے کے لئے اکبر سے اس شرط پر نکاح کر دے کہ اکبر ایک یا دو دن بعد اسے (یعنی اصغری کو) طلاق دے دے گا اور اصغر

دوبارہ اپنی اور اکبر کی مطلقہ (اصغری) سے شادی کرے گا اس نکاح کو نکاح حلالہ کہتے ہیں، یہ نکاح قطعی حرام ہے۔

حلالہ نکلوانے والا (اصغر) اور حلالہ نکالنے والا (اکبر) دونوں ملعون

مسئلہ 21

ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحْلِلَ وَ الْمُحْلَلَةَ . رَوَاهُ

(صحیح)

التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حلالہ نکالنے والے اور نکلوانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(د) نِكَاحُ الْمُتَعَةِ

(۱) نکاح متعہ

طلاق دینے کی نیت سے مختصر وقت (خواہ چند گھنٹے ہوں چند دن ہوں یا

مسئلہ 22

چند ہفتے ہوں یا چند مہینے) کے لئے کسی عورت سے مہر طے کر کے نکاح

کرنا، نکاح متعہ کہلاتا ہے جو کہ حرام ہے۔

عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْإِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُحْلِلْ سَبِيلَهَا وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا اتَّيَمَوْهُنَّ شَيْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ربیع بن سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی

اجازت دی تھی، لیکن اب اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک اسے حرام کر دیا ہے، لہذا اگر اس قسم کی کوئی عورت کسی کے پاس ہو تو وہ اسے چھوڑ دے اور جو کچھ تم نے انہیں دیا ہے وہ ان سے واپس نہ لو۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے فتح مکہ سے پہلے تک نکاح حرام نہ تھا جسے فتح مکہ کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے حرام قرار دے دیا بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں رسول اللہ ﷺ کے اس حکم کا علم نہ ہو سکا وہ اسے جائز سمجھتے تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں جب سختی سے اس قانون پر عمل کروایا تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی حرمت کا علم ہو گیا اور اس کے بعد کسی نے اسے جائز نہیں سمجھا۔



النِّكَاحُ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ نکاح، قرآن مجید کی روشنی میں

مَسْئَلہ 23 پاکدامن عورتوں کا نکاح پاکدامن مردوں سے اور بدکار عورتوں کا نکاح بدکار مردوں سے کرنے کا حکم ہے۔

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ﴾ (26:24)

”بدکار عورتیں بدکار مردوں کے لیے ہیں اور بدکار مرد بدکار عورتوں کے لیے ہیں۔“ (سورہ نور، آیت

نمبر 26)

مَسْئَلہ 24 مطلقہ خاتون عدت کے بعد دوسرا نکاح کر لے اور دوسرا شوہر اپنی آزاد مرضی سے اسے طلاق دے دے تو مطلقہ خاتون عدت گزارنے کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 66 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلہ 25 عورتوں کی وراثت زبردستی حاصل کرنا منع ہے۔

مَسْئَلہ 26 شوہر کی وفات کے بعد بیوہ کو کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے سے روکنا منع ہے۔

مَسْئَلہ 27 عورت کی ناپسندیدہ شکل و صورت یا گفتگو یا عادات وغیرہ کو دیکھ کر فوراً علیحدگی کا فیصلہ کرنے کی بجائے حتی الامکان صبر و تحمل اور درگزر سے کام لے کر تعلق از دو اوج نبھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرِهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِيَنْتَهُبُوا بَعْضَ مَا اكْتَسَبْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ۝﴾ (19:4)

اے لوگو! جو ایمان والے ہو! تمہارے لئے جائز نہیں کہ زبردستی (بیوہ) عورتوں کے وارث بن بیٹھو (اور انہیں دوسرا نکاح نہ کرنے دو) نہ ہی یہ جائز ہے کہ انہیں تنگ کر کے اس مہر کا کچھ حصہ اڑالینے کی کوشش کرو جو تم انہیں دے چکے ہو ہاں اگر وہ کسی صریح بدچلتی کی مرتکب ہوں (تو بدچلتی کی سزا دے سکتے ہو) ان کے ساتھ بھلے طریقہ سے زندگی بسر کرو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہے۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 19)

مسئلہ 28 خاندان کے نظم میں مرد سربراہ اور عورت ماتحت، مرد حاکم اور عورت محکوم، مرد مطاع اور عورت مطیع کا درجہ رکھتے ہیں۔

مسئلہ 29 مرد گھر کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے اپنے اہل و عیال کی تمام ضروریات زندگی مہیا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

مسئلہ 30 شوہر کی اطاعت گزاری اور وفا شعاری، نیک خواتین کی صفات ہیں۔

مسئلہ 31 مردوں کی عدم موجودگی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرنا مثالی بیویوں کی صفت ہے۔

مسئلہ 32 سرکش عورتوں کو راہ راست پر لانے کے لئے پہلا اقدام انہیں سمجھانا بچھانا ہے۔ دوسرا قدم خواب گاہوں کے اندران کے بستر الگ کر دینا ہے اگر پھر بھی شوہر کی بات نہ مانیں تو آخری چارہ کار کے طور پر ہلکی مار مارنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ 33 عورت شوہر کی اطاعت گزار بن جائے تو پھر اس پر کسی قسم کی زیادتی کرنا

منع ہے۔

﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ط فَالْصَّالِحَاتُ قَنِيَتٌ حِفْظٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ط وَالنِّسَاءُ تَخَالُفُونَ نَشَوْرَهُنَّ فِعْظُهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا كَبِيرًا ۝﴾ (34:4)

مرد عورتوں پر قوام ہیں اس بنا پر کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس بنا پر کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الہی مردوں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ، خواب گاہوں میں ان کے بستر الگ کر دو اور مارو، اگر وہ مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لئے یہاں تلاش نہ کرو یقین رکھو کہ اللہ بڑا اور بالائے تر ہے۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 34)

مسئلہ 34 دلی محبت اور رغبت کے اعتبار سے تمام بیویوں کے درمیان عدل قائم کرنا مرد کے بس کی بات نہیں البتہ نان و نفقہ اور دیگر حقوق کے معاملے میں تمام بیویوں کے درمیان عدل قائم کرنا ضروری ہے۔

﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَوَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَكْرَهُهَا كَالْمُعْلَقَةِ ط وَإِنْ تَضِلُّوا وَتَنَقُّوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝﴾ (129:4)

”بیویوں کے درمیان پورا پورا عدل کرنا (محبت کے اعتبار سے) تمہارے بس میں نہیں ہے تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے لہذا قانون الہی کا تقاضا پورا کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ (ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو درمیان میں لٹکتا چھوڑ دو) (کہ وہ نہ شوہر والی ہو نہ مطلقہ) اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 129)

وضاحت : اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنی بیویوں کے درمیان عدل قائم کرنے کی پوری کوشش کے باوجود غیر ارادی طور پر یا بشری تقاضوں کے باعث کسی بیوی کو اللہ معاف فرمائیں گے۔

مسئلہ 35 شوہر کی وفات کے بعد عورت چار ماہ دس دن تک نہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے، نہ زیب و زینت کر سکتی ہے نہ گھر سے باہر رات گزار سکتی ہے شرعی اصطلاح میں اسے ”عدت“ کہتے ہیں۔

﴿وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرْتَضْنَ أُنْفُسَهُنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۚ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝﴾ (234:2)

”اور تم میں سے جو لوگ مرجائیں ان کے پیچھے اگر ان کی بیویاں زندہ ہوں تو وہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دن روکے رکھیں پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے جو کریں تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں اللہ تم سب کے اعمال سے باخبر ہے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 234) وضاحت : نکاح کے بعد شوہر نے بیوی سے محبت کی ہو یا نہ کی ہو دونوں صورتوں میں عدت چار ماہ دس دن ہے البتہ حاملہ کی عدت وضع محل ہے۔ یا وہ جس عورت سے شوہر نے محبت کی ہو اسے مدخلہ اور جس سے ابھی محبت نہ کی ہو اسے غیر مدخلہ کہتے ہیں۔

مسئلہ 36 مومن عورتوں کے نکاح مشرک مردوں کے ساتھ اور مومن مردوں کے نکاح مشرک عورتوں کے ساتھ کرنے منع ہیں۔

مسئلہ 37 مومن لونڈی، آزاد مشرک عورت سے بہتر ہے۔

مسئلہ 38 مومن غلام، آزاد مشرک مرد سے بہتر ہے۔

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ط وَلَا مَؤْمِنَةً خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ط وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّىٰ تَدْعُوَ إِلَى النَّارِ ط وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝﴾ (221:2)

تم مشرک عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کرنا جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں ایک مومن لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرنا

جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں ایک مومن غلام، مشرک مرد سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو یہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے اذن سے تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے عیاں کرتا ہے تو قہر ہے کہ وہ سبق حاصل کریں گے اور نصیحت قبول کریں گے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 221)

مسئلہ 39 دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کرنا حرام ہے۔

مسئلہ 40 جنگ میں حاصل ہونے والی کافروں کی منکوحہ یا غیر منکوحہ عورتیں ان کے مالک مسلمانوں کے لئے نکاح کے بغیر حلال اور جائز ہیں۔

مسئلہ 41 نکاح کا مقصد زنا، بدکاری، اور فحاشی کو ختم کر کے ناپاک، صاف اور ستھری زندگی بسر کرنا ہے۔

”اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں البتہ ایسی (غیر مسلم منکوحہ) عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے جس کی پابندی کرنا تم پر لازم ہے مذکورہ عورتوں کے علاوہ جتنی بھی عورتیں ہیں انہیں اپنے اموال (یعنی مہر) کے ذریعہ حاصل کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے بشرطیکہ حصار نکاح میں ان کو محفوظ کرو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔“ (سورہ نساء آیت نمبر 24)

وضاحت : مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے لونڈیوں سے بغیر نکاح کے گھر میں منکوحہ بیویوں کی طرح رکھنے کی اجازت دی ہے۔ لونڈیوں کے بارے میں شریعت کے دیگر احکام یہ ہیں۔

① جنگ کے اختتام پر قیدی عورتوں کو صرف حکومت ہی سپاہیوں میں تقسیم کرنے کی مجاز ہے اس سے پہلے اگر کوئی سپاہی از خود کسی قیدی عورت سے محبت کرے گا تو وہ زنا میں شمار ہوگا۔

② قیدی حاملہ عورت سے وضع حمل سے پہلے محبت کرنا اس کے مالک کے لئے بھی منع ہے۔

③ قیدی عورت خواہ کسی بھی مذہب سے (علاوہ اسلام) ہو اس سے محبت کرنا اس کے مالک کے لئے بھی جائز ہوگا۔

④ لونڈی کے مالک کے علاوہ دوسرا کوئی آدمی اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

⑤ لونڈی کے مالک سے پیدا ہونے والی اولاد کے حقوق وہی ہوں گے جو صلیب اولاد کے ہوتے ہیں اولاد پیدا ہونے کے بعد لونڈی کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اور مالک کے مرتے ہی لونڈی از خود آزاد تصور کی جائے گی۔

⑥ لونڈی کا مالک اپنی لونڈی کو اولاد دہونے سے پہلے کسی دوسرے کے نکاح میں دے دے تو مالک کا شہوانی تعلق اس سے ختم

ہو جائے گا۔

⑦ کسی عورت کو حکومت کسی مرد کی ملکیت میں دے دے تو پھر حکومت اس عورت کو واپس لینے کی مجاز نہیں رہتی بالکل اسی طرح جس طرح ولی عورت کا نکاح کرنے کے بعد واپس لینے کا حقدار نہیں رہتا۔

⑧ حکومت کی طرف سے کسی آدمی کو جنگی قیدی کاافر کے حقوق ملکیت عطا کرنا دیا یا جائز قانونی عمل ہے جیسا کہ نکاح میں اہجاب وقبول کے بعد مرد وعورت کا ایک دوسرے کے لئے حلال ہو جانا جائز اور قانونی عمل ہے۔ دونوں قانون ایک ہی شریعت اور ایک ہی شارع سبحانہ وتعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔

⑨ جنگی حالات کے عدم تعین کی بناء پر لوٹ پوٹ کی بیک وقت ملکیت کی تعداد کا تعین بھی نہیں کیا گیا۔

⑩ لوٹ پوٹ کا قانون اور حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ حسب حالات اور ضرورت قیامت تک کے لئے باقی اور نافذ العمل ہے۔ (ملخصاً از تفہیم القرآن، جلد اول، صفحہ 340-341)

مسئلہ 42 اہل کتاب کی پاکدامن عورتوں سے نکاح جائز ہے۔

﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ط وَ مَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخُسِرِينَ ۝﴾ (5:5)

”اور وہ پاکدامن عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں جو اہل ایمان کے گروہ سے ہیں یا ان قوموں میں سے ہیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کر کے ان کے محافظ بنو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشائیاں کرو اور جس کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کیا اس کے سارے (نیک) اعمال ضائع ہو جائیں گے اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہوگا۔“ (سورہ مائدہ، آیت نمبر 5)

وضاحت : ① اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت ہے لیکن انہیں اپنی عورتیں نکاح میں دینے کی اجازت نہیں۔

② اہل کتاب کی عورتیں مشرک ہوں تو ان سے نکاح کرنا منع ہے ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 46

مسئلہ 43 جس بچے نے دو سال کی عمر تک یا اس سے پہلے پہلے کسی عورت کا دودھ پیا ہو اس کی حرمت رضاعت ثابت ہوگی دو سال کے بعد کسی عورت کا دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

﴿وَوَضَّيْنَا لِلنَّاسِ يُولَدِيهِ حَمَلَتُهُ أُمُّهُ وَهَنَّا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفَضَّلْنَا فِي عَامَيْنِ أَنْ أَكْثُرَ لِي وَلَوْلَا ذَلِكَ ط إِلَى الْمَصِيرِ ۝﴾ (14:31)

”اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تائید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کے دودھ چھوٹنے میں لگے کہ تم میری اور میرے ماں باپ کی شکرگزاری کرو، تم سب کو میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔“ (سورہ لقمان، آیت نمبر 14)

وضاحت : دودھ پینے میں باپ چھوٹ کی شرط ہے۔ اس سے کم ہو تو رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 227

مسئلہ 44 منہ بولے رشتے سے حرمت نکاح ثابت نہیں ہوتی۔

﴿ فَلَمَّا قُضِيَ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرَا زَوْجُنْهَا لَيْكِي لَا يَكُونُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝ ﴾ (37:33)

”پھر جب زید ؑ اس سے (یعنی نہ ب ؑ سے) اپنی حاجت پوری کر چکا تو ہم نے اس (مطلقہ خاتون) کا نکاح تم سے کر دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملہ میں کوئی تنگی نہ رہے جبکہ وہ ان سے اپنے حاجت پوری کر چکے ہوں اور اللہ کا حکم تو پورا ہونا ہی تھا۔“ (سورہ احزاب، آیت نمبر 37)

مسئلہ 45 رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 46 میاں بیوی ایک دوسرے کے رازدوان ہیں۔

﴿ أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الزَّوْثُ إِلَى بَسَائِكُمْ طَهُنٌ لِّبَاسٍ لَّكُمْ وَالتَّمُّ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۝ ﴾ (187:2)

”تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 187)

مسئلہ 47 نکاح کی گرہ مرد کے ہاتھ میں ہے عورت کے ہاتھ میں نہیں۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 82 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 48 نکاح انسان کے لئے باعث راحت و سکون ہے۔

مسئلہ 49 نکاح کے بعد اللہ تعالیٰ فریقین میں محبت اور رحمت کے جذبات پیدا کر دیتے ہیں۔

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُتَفَكَّرُونَ﴾ (21:30)

”اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رغبت پیدا کر دی یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔“ (سورہ روم، آیت نمبر 21)

مسئلہ 50 پاکدامن مرد یا عورت کا نکاح زانیہ عورت یا زانی مرد سے کرنا حرام ہے۔
﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرْمٌ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾ (3:24)

”زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرک کے ساتھ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک، اور یہ حرام کر دیا گیا ہے اہل ایمان پر۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 3)

مسئلہ 51 حیض آنے سے قبل کم سنی میں نکاح جائز ہے۔

﴿وَالنَّسِئُ لَمْ يَنْسَنَ مِنَ الْمَحِيضِ مَنْ نَسَاكُمْ أَنْ ارْتَبَعْتُمْ فَعَدَّتْهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَالنَّسِئُ لَمْ يَحْضَنْ طَوَّالَاتِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا﴾ (4:65)

”اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں ان کے معاملے میں اگر تمہیں کوئی شک ہے تو (معلوم ہونا چاہئے کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے اور یہی ان کا حکم ہے جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے جو شخص اللہ سے ڈرے اسی کے معاملے میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے۔“ (سورہ طلاق، آیت نمبر 4)

أَحْكَامُ النِّكَاحِ

نکاح کے احکام

مسئلہ 52

مرد و عورت کا ایجاب و قبول نکاح کا رکن ہے اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَهُ نَافِثَةُ ابْنَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟)) قَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ ((إِلْتَمَسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)) فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورٍ سَمَّاهَا ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (صحیح)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی میں اپنی جان آپ کو ہبہ کرتی ہوں (آپ ﷺ نے اس کی پیشکش قبول نہ کی اور خاموش رہے) وہ عورت دیر تک (جواب کے انتظار میں) کھڑی رہی (اتنے میں) ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اس کا نکاح مجھ سے کرا دیجئے (یعنی مجھے قبول ہے) آپ ﷺ نے اس سے پوچھا ”تیرے پاس کچھ ہے۔“ اس نے عرض کیا ”میرے پاس تو کچھ نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کوئی چیز تلاش کر کے لاؤ، خواہ لوہے کی ایک انگٹھی ہی ہو۔“ وہ آدمی گیا اور اسے کوئی چیز نہ ملی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا ”کیہ تجھے قرآن آتا ہے۔“ اس نے عرض کیا ”ہاں، یا رسول اللہ ﷺ اقلان فلاں سورہ آتی ہے۔“ اس آدمی نے ان سورتوں کے نام لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے قرآن مجید کی سورتوں کے بدلے میں اس عورت کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأَمْ حَكِيمٌ بِنْتُ قَارِظٍ أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكَ إِلَيَّ؟

قَالَتْ: نَعَمْ! فَقَالَ: لَقَدْ تَزَوَّجْتُكَ. ذِكْرَةُ الْبُخَارِيِّ ❶

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام حکیم بنت قارظ سے پوچھا ”کیا تو مجھے اپنے نکاح کے بارے میں اختیار دیتی ہے۔“ ام حکیم نے کہا ”ہاں!“ حضرت عبدالرحمن نے کہا ”میں نے تجھے قبول کیا۔“ (اور نکاح ہو گیا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَطَاءٌ رَحِمَهُ اللَّهُ: لَيَشْهَدَ آتِي لَقَدْ نَكَحْتُكَ. ذِكْرَةُ الْبُخَارِيِّ ❷

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مرد کو گواہوں کے سامنے یوں کہنا چاہیے ”میں نے تجھ سے نکاح کیا۔“ (یعنی تجھے قبول کیا) بخاری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 53 دینداری میں کفو کا لحاظ رکھنا واجب و فرض ہے

مَسْئَلَةٌ 54 حسب و نسب شکل و صورت اور مال و دولت میں کفو کا لحاظ رکھنا منع نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا وَ لِحِمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبْتُ يَدَاكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”عورت سے چار چیزوں کے پیش نظر نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال و دولت کی وجہ سے یا اس کے حسب و نسب کی وجہ سے یا اسکی خوبصورتی کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ (اے انسان!) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، دیندار عورت سے نکاح کرنے میں کامیابی حاصل کر۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 55 نکاح کے لئے کم از کم دو پرہیزگار اور عادل گواہوں کی شہادت و گواہی ضروری ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَحِلُّ نِكَاحُ إِلَّا بِوَلِيِّ وَ صِدَاقٍ وَ شَاهِدَيْنِ عَدْلٍ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❹

(صحیح)

❶ کتاب النکاح، باب اذا كان الولی هو الغاطب

❷ کتاب النکاح، باب اذا كان الولی هو الغاطب

❸ کتاب النکاح، لا ینکح الاب و غیرہ البکر والغیب الا برضاہما

❹ ارواء الغلیل، الجزء السادس، رقم الصفحة 269

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ولی، حق مہر اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ اسے تہمتی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بَيِّنَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (صحیح)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 56 نکاح کے بعد کسی جائز طریقے سے نکاح کا اعلان کرنا چاہئے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَائِلِ وَالْحَرَامِ الْذِّفُّ وَالصُّوْثُ فِي النِّكَاحِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (صحیح)

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حلال اور حرام نکاح کے درمیان فرق کرنے والی چیز ذف بجانا اور اس کا اعلان کرنا ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 57 شب عروسی بیوی کو ہدیہ دینا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَعْطِهَا شَيْئًا)) قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ ((أَتَيْنَ دِرْعَكَ الْحَطْمِيَّةُ؟)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں کہا ”علی! فاطمہ کو کوئی چیز (ہدیہ) دو۔“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میرے پاس تو کوئی چیز نہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وہ تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟“ (یعنی وہی دے دو)۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 58 نکاح سے قبل طے کی گئی جائز شرائط پر نکاح کے بعد عمل کرنا واجب ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تَوْفُوا بِهِ مَا

1 صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الأول، رقم الحديث 881

2 صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 1865

3 صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 1865

اَسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جن شرائط پر تم نے شرم گاہوں کو حلال بنایا ہے انہیں پورا کرنا دیگر شرائط کی نسبت زیادہ ضروری ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 59 غیر شرعی اور ناجائز شرائط طے کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَغْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قَلْبُورُهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ (اپنے نکاح کے لئے) اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے اور اس کا برتن خالی کر دے اس کی قسمت میں جو کچھ ہے وہ اسے مل جائے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 60 حد استطاعت سے باہر پوری نہ کرنے کی نیت سے شرائط تسلیم کرنا یا کروانا حرام ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَنْ عَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 61 بیٹی کو گھر بنانے کے لئے سامان مہیا کرنا (جہیز دینا) سنت سے ثابت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

+++

① الزَّوَلُّ وَالْمَرْجَانُ، الجزء الثاني، رقم الحديث 1857

② مختصر صحيح بخاری، للزبيدي، رقم الحديث 1852

③ صحيح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 1060

الْوَلِيُّ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں ولی کی موجودگی

مسئلہ 62 نکاح کے لئے ولی کی موجودگی ضروری ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ^①

(صحیح)

حضرت ابو موسیٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 63 اگر اقرب ولی، لڑکی کا واقعی خیر خواہ نہ ہو تو اس کا حق ولایت از خود ختم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اقرب رشتہ دار ولی بننے کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

مسئلہ 64 اقرب ولی نہ ہونے پر بعد ولی یا سلطان (قاضی یا حاکم مجاز) ولی ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّ مُرْشِدٍ أَوْ مُلْطَانٍ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ^②

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”خیر خواہ ولی یا سلطان کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یاد رہے غیر مسلم حج یا کافر ملک کی عدالت مسلمان عورت کی ولی نہیں بن سکتی۔

(۱) حُقُوقُ الْوَلِيِّ

ولی کے حقوق

مسئلہ 65 عورت اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی۔

① صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحلیث 879

② ارواء الغلیل، الجزء السادس، رقم الصفحة 239

مسئلہ 66 ولی کو عورت کی مرضی کے خلاف جبراً کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ قَبْلَ أَنْ تَعْضِلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحَنَّ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ط ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ط ذَلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ وَاطْهَرُ ط وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝﴾ (232:2)

”جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو پھر انہیں اپنے (پچھلے) خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا اگر تم اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو، تمہارے لئے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے کہ اس سے باز رہو اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 232)

وضاحت : آیت مذکورہ میں نکاح کے لئے خطاب عورت کو نہیں کیا گیا بلکہ ولی کو کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت (کنواری ہو یا مطلقہ) از خود نکاح نہیں کر سکتی۔

مسئلہ 67 ولی کی اجازت و رضا کے بغیر کیا گیا نکاح سراسر باطل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنْ اسْتَجْبَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَ لَهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا وہ نکاح باطل ہے وہ نکاح باطل ہے وہ نکاح باطل ہے۔ (پھر ناجائز نکاح کے بعد) اگر مرد نے ہمبستری کی تو اس پر مہر ادا کرنا فرض ہے جس کے عوض اس نے عورت کی شرمگاہ (اپنے لئے) حلال کرنا چاہی۔ اگر ولی آپس میں اختلاف کریں تو یاد رکھو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی بادشاہ ہے۔“ اے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① عورت کا باپ اس کا ولی ہے باپ نہ ہو تو بھائی یا چچا یا دادا یا نانا یا ماموں ولی بن سکتے ہیں۔ یا درہ اقرب کی موجودگی میں ابو ولی نہیں بن سکتا۔

② اولیاء میں اختلاف کی صورت یہ ہے کہ ولایت کا پہلا حق رکھنے والا (خواہ باپ ہو یا بھائی یا چچا ہو) بے دین ہو یا ظالم ہو

اور وہ زبردستی کسی بے دین یا فاسق و فاجر سے نکاح کرنا چاہتا ہو جبکہ ولایت کا دوسرا یا تیسرا حق رکھنے والے اسے ایسا نہ کرنے دیں، ایسی صورت میں ظالم یا بے دین ولی کا حق ولایت از خود ختم ہو جاتا ہے اور گاؤں کی، بچایت یا شہر کا دیدار حاکم یا شہر کی عدالت اپنا حق ولایت استعمال کر سکتی ہے۔

مسئلہ 68 کنواری اور بیوہ دونوں کے نکاح کے لئے ولی کا ہونا ضروری ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الْأَيْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَأُذْنُهَا صَمَاتُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”بیوہ عورت اپنے نکاح (کے تمام معاملات مثلاً مہر، جہیز، ولیمہ وغیرہ) میں (فیصلہ کرنے کا) اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ جبکہ کنواری عورت سے (اس کے ولی کے ذریعہ) اجازت لی جائے اور کنواری کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بیوہ کا بیٹا اس کا ولی بن سکتا ہے۔

مسئلہ 69 عورت کسی دوسری عورت کی ولی نہیں بن سکتی۔

مسئلہ 70 ولی کے بغیر عورت از خود اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔

مسئلہ 71 ولی کے بغیر نکاح کرنے والی عورت زانیہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تَزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تَزَوِّجُ نَفْسَهَا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کرائے نہ کوئی عورت اپنا نکاح (ولی کے بغیر) خود کرے جو عورت اپنا نکاح خود کرے گی وہ زانیہ ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(ب) مَا يَجِبُ عَلَى الْوَلِيِّ

ولی کے فرائض

مسئلہ 72 ولی کو عورت کی مرضی کے خلاف جبراً کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔

وضاحت : آیت سلاخیر 66 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 73 کنواری یا بیوہ کے ولی کو ان کی اجازت اور رضا کے بغیر نکاح نہیں

کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسَامَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبُكَرُ حَتَّى تُسَازِنَ)) قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا ؟ قَالَ ((أَنْ تُسَكَّتَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”بیوہ کا پوچھے بغیر نکاح نہ کیا جائے اور کنواری عورت سے اجازت لئے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کنواری عورت کی اجازت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ خاموش رہے (اور انکار نہ کرے) تو یہی اس کی اجازت ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 74 ولی کو عورت کی مرضی کے خلاف نکاح کرنے کے لئے زبردستی نہیں کرنی

چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تُسَامَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ سَكَّتْ نَهَوْا إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ② (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”کنواری عورت اپنے نکاح کے لئے پوچھی جائے گی اگر (جواب میں) خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے اگر انکار کر دے تو اس پر زبردستی نہ کی جائے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : لڑکائی لڑائی اگر ناہنجی کے باعث کوئی غلط فیصلہ کر رہے ہیں تو ولی ان کو غلط فیصلہ کے برے نتائج سے آگاہ کر کے فیصلہ بدلنے پر آمادہ کر سکتا ہے لیکن زبردستی نکاح نہیں کر سکتا۔

مسئلہ 75 عورت چاہے تو اپنی مرضی کے برعکس زبردستی کیا گیا نکاح عدالت سے منسوخ کرا سکتی ہے۔

عَنْ خُثَيْمَاءَ بِنْتِ حَزَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ تَيْبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت خثیماء بنت حزام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیوہ تھی اور اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا جب کہ وہ اسے ناپسند کرتی تھی چنانچہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی (اور اس کا ذکر کیا) رسول اکرم ﷺ نے باپ کا (پڑھایا ہوا) نکاح توڑ دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِنَّ جَارِيَةً بِمَكْرِ آتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَزَّكَوَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ② (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے اختیار دے دیا (یعنی چاہے تو نکاح باقی رکھو چاہے تو ختم کر دو)۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 76 مرد اور عورت رجعی طلاق کے بعد عدت گزرنے پر دوبارہ نکاح کرنا چاہتے ہوں تو ولی کو روکنا نہیں چاہئے۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتْ لِي أُخْتُ تَخْطُبُ إِلَيَّ فَاتَانِي ابْنُ عَمٍّ لِي ، فَاَنْكَحْتُهَا إِثَاءَهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَا قًا لَهُ رَجْعَةٌ ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، فَلَمَّا خَطَبْتُ إِلَيَّ اتَانِي يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ : لَا وَاللَّهِ إِلَّا أَنْكِحَهَا أَبَدًا ، قَالَ : فَقَبِلْتُ لَزَّكَوَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَبَسْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ قَالَ : فَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَاَنْكَحْتُهَا إِثَاءَهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ③ (صحیح)

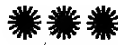
حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری ایک بہن تھی جس کے لئے نکاح کا پیغام آیا، پھر میرا

① کتاب النکاح، باب اذا زوج الرجل ابنته وهي كارهة فبطل النكاح مرفود

② صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث 1845

③ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث 1838

چچا زاد بھائی آیا تو میں نے اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دیا (کچھ دیر بعد) اس نے میری بہن کو (رجعی) طلاق دے دی اور چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی جب میری بہن کے لئے (کسی دوسری جگہ سے) پیغام نکاح آیا تو چچا زاد بھائی بھی نکاح کا پیغام لے کر آ گیا تو میں نے کہا ”واللہ اب میں کبھی بھی تمہارے ساتھ اس کا نکاح نہیں کروں گا۔“ تب میرے معاملے میں یہ آیت نازل ہوئی ”جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو پھر تم انہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب وہ معروف طریقہ سے باہم رضامند ہوں۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 232) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (آیت نازل ہونے کے بعد) میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور اپنی بہن کا نکاح چچا زاد بھائی سے (دوبارہ) کر دیا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔



الصِّدَاقُ حق مہر کے مسائل

مَسْئَلہ 77 بیوی کو حق مہر ادا کرنا فرض ہے۔

﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَلَاتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۝﴾ (24:4)

”پھر جو ازدواجی زندگی کا لطف تم ان سے اٹھاؤ اس کے بدلے میں ان کے مہر بطور فرض کے ادا کرو۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 24)

مَسْئَلہ 78 عورت اپنی خوشی سے سارا مہر یا مہر کا کچھ حصہ معاف کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

﴿آتُوا النِّسَاءَ صَدُقَتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِنْ طِبَّنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ فَكُلُوهُ هَنِيئًا

مُرِيئًا ۝﴾ (4:4)

”اور عورتوں کے مہر خوش دلی کے ساتھ (فرض جانتے ہوئے) ادا کرو، البتہ اگر وہ اپنی خوشی سے مہر کا کوئی حصہ تمہیں معاف کر دیں تو تم اسے مزے سے کھا سکتے ہو۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 4)

مَسْئَلہ 79 فریقین کی باہمی رضامندی سے عورت کا حق مہر نکاح کے وقت ادا کرنا

(مہر مہجل) یا موخر کرنا (مہر مؤجل) دونوں جائز ہیں۔

مَسْئَلہ 80 نکاح سے پہلے فریقین مہر طے نہ کر سکیں تو نکاح کے بعد بھی طے کیا جا

سکتا ہے۔

مَسْئَلہ 81 نکاح کے بعد، اگر صحبت کرنے سے پہلے جبکہ مہر بھی ابھی ادا نہ ہوا ہو،

کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے تو اس پر مہر ادا کرنا واجب نہیں البتہ

اپنی استطاعت کے مطابق عورت کو کچھ نہ کچھ ہدیہ دینا چاہئے۔

مسئلہ 82 نکاح کے بعد، اگر صحبت کرنے سے پہلے جبکہ مہر طے ہو چکا ہو، کوئی شخص

اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو اس پر نصف مہر ادا کرنا واجب ہے۔

﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَ مَتَّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوعَدِ ۚ وَلَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدْرُهُ مَتَاعًا ۚ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝ وَإِنْ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَيُصِفْ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَلَا تَنْسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝﴾ (237-236:2)

”تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنی عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے یا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو، اس صورت میں انہیں کچھ نہ کچھ دینا ضرور چاہئے خوش حال آدمی اپنی استطاعت کے مطابق اور غریب آدمی اپنی استطاعت کے مطابق معروف طریقہ سے دے۔ یہ حق ہے نیک آدمیوں پر اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہو لیکن حق مہر مقرر کیا جا چکا ہو تو اس صورت میں نصف حق مہر دینا ہو گا یہ اور بات ہے کہ عورت درگزر سے کام لے (اور مہر نہ لے) یا وہ مرد جس کے اختیار میں عقد نکاح ہے درگزر سے کام لے (اور پورا مہر دے) اور تم (یعنی مرد) درگزر سے کام لو تو یہ تقویٰ سے زیادہ مناسب رکھتا ہے۔ آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو۔ اللہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 236-237)

مسئلہ 83 حق مہر کی مقدار مقرر نہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لِرَجُلٍ نَزَاجٌ وَلَوْ بِخَالِمٍ مِنْ حَلِيدٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ •

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا ”نکاح کر خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی دے کر۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا كَانَ صِدَاقَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَتْ : كَانَ صِدَاقَهُ لِأَزْوَاجِهِ النَّبِيِّ

عَشْرَةَ أُوقِيَّةٍ وَبِشَا قَالَتْ : أَتَذَرِي مَا النَّيْشُ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَا ! قَالَتْ : بَصُفْ أُوقِيَّةَ فَيْلِكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهَذَا صِدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا زَوَاجَ بِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ •

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ”رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا حق مہر کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ اور ایک نش پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا ”جانتے ہو نش کتنا ہوتا ہے۔“ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”نہیں!“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”نصف اوقیہ اور یہ سارا (یعنی ساڑھے بارہ اوقیہ) پانچ سو درہم بنتا ہے یہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا حق مہر تھا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی یا پانچ سو درہم موجود حساب سے ساڑھے دس ہزار روپے بنتا ہے۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَعَمَاتُ بَارِضِ الْحِشْبَةِ فَرَزَوْجَهَا النُّجَاشِيُّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ شَرَحْبِيلِ بْنِ حَسَنَةَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ • (صحیح)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عبید اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں عبید اللہ (ہجرت مدینہ کے بعد) حبشہ میں فوت ہو گئے نجاشی نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم ﷺ سے نکاح کر دیا اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے چار ہزار (درہم) مہر مقرر کیا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 84 کم مہر مقرر کرنا افضل ہے

مسئلہ 85 نبی اکرم ﷺ کی بیویوں اور بیٹیوں کا مہر بارہ اوقیہ (تقریباً دس ہزار روپے) تھا۔

عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السَّلَمِيِّ ﷺ قَالَ : خَطَبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ : أَلَا لَا تَعَالُوا بِصُلَاقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرَمَةً لِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا أَصْلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءٍ هـ وَلَا أَصْلَقَ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرُ

مِنْ لِنْتَى عَشْرَةَ أُوقِيَّةَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

حضرت ابو جعفر سلمیؒ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا ”لوگو! سنو، عورتوں کا مہر زیادہ مقرر نہ کرو اگر زیادہ مہر مقرر کرنا دنیا میں عزت کا باعث ہوتا اور اللہ کے ہاں تقویٰ کا موجب ہوتا تو نبی اکرم ﷺ ایسا کرنے کے سب سے زیادہ حقدار تھے نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں فرمایا نہ ہی اپنی بیٹیوں کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر فرمایا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ النِّكَاحِ اَيَسْرُهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❷

(صحیح)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(حق مہر کے اعتبار سے) بہترین نکاح وہ ہے جو آسان ہو۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 86 مہر کے لئے کوئی چیز بھی مقرر کی جاسکتی ہے حتیٰ کہ مرد کا اسلام قبول کرنا یا عورت کو کتاب و سنت کی تعلیم دینا یا اسے آزاد کرنا بھی مہر مقرر کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ : تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ ، أَسْلَمْتُ أُمَّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ ؓ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ : إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَأَسْلَمَ فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶

(صحیح)

حضرت انسؓ کہتے ہیں حضرت ابو طلحہؓ اور حضرت ام سلیمؓ کا نکاح ہوا تو ان کا مہر اسلام تھا حضرت ام سلیمؓ حضرت ابو طلحہؓ سے پہلے اسلام لائیں ابو طلحہؓ نے پیغام نکاح بھیجا تو ام سلیمؓ نے کہا میں اسلام لا چکی ہوں اگر تم بھی اسلام لے آؤ تو میں تم سے نکاح کر لوں گی چنانچہ ابو طلحہؓ اسلام لے آئے اور اسلام ہی ان دونوں کے درمیان حق مہر تھا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوسری حدیث مسئلہ نمبر 52 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 87 اگر شوہر نکاح کے بعد اور ہمبستری سے پہلے فوت ہو جائے تو عورت

پورے حق مہر کی مستحق ہوگی اور وراثت سے بھی اسے پورا حصہ ملے گا۔

مسئلہ 88 حق مہر نکاح کے وقت ادا کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ 89 نکاح کے وقت فریقین حق مہر ملے نہ کر سکیں تو نکاح کے بعد بھی ملے کیا

جاسکتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (بْنِ مَسْعُودٍ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا الصِّدَاقَ . فَقَالَ : لَهَا الصِّدَاقُ كَامِلًا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْوِثَاقُ ، فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سَنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِهِ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ①

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا اور مر گیا۔ عورت سے ہمبستری کی نہ حق مہر ملے کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کہ عورت کے لئے پورا حق مہر ہے اس پر عدت (گزارنا بھی واجب) ہے اور وراثت میں بھی اس کا حصہ ہے۔ حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو برور بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 90 بتیس (32) روپے حق مہر مقرر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔



● صحیح سنن ابی داؤد، للابانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 1860

ہے۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 1) ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم اس کے مطیع و فرمان بردار ہو۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 102) ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے اور بات سیدھی سیدھی کہو، اس طرح وہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرمادے گا، تمہارے گناہ معاف کر دے گا، جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“ (سورہ احزاب، آیت نمبر 70-71) اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

الْوَلِيمَةُ ولیمہ کے مسائل

مسئلہ 92 ولیمہ کی دعوت کرنا سنت ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ ((مَا هَذَا؟)) قَالَ : إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقِثٍ مِنْ ذَهَبٍ ، قَالَ ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (کے کپڑوں پر) زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا ”یہ کیا ہے؟“ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں نے ایک نوات سونے کے بدلے عورت سے شادی کی ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تجھے برکت دے ولیمہ کر خواہ ایک بکری سے ہی ہو۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : نواۃ کی مقدار تقریباً 3 گرام کے برابر ہے۔

مسئلہ 93 دعوت ولیمہ کو قبول کرنا واجب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرے، چاہے تو کھانا کھائے چاہے نہ کھائے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 94 جس دعوت ولیمہ میں عام آدمیوں کو نہ بلایا جائے خواص کی دعوت کی

جائے وہ بدترین ولیمہ ہے۔

① اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 899

② كتاب النكاح ، باب الامور باجابه الداعي الى دعوة

مسئلہ 95 بلا عذر دعوت قبول نہ کرنے والا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان

ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَ يَدْعَى إِلَيْهَا مِنْ بَابِهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ولیمہ کے کھانوں میں سے سب سے بدترین کھانا وہ ہے جس میں آنے کے خواہشمندوں کو نہ بلایا جائے اور انکار کرنے والوں کو بلایا جائے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے گویا اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 96 جس دعوت میں حرام کام (ناچ گانا وغیرہ) یا حرام اشیاء (مثلاً شراب وغیرہ) کا اہتمام کیا گیا ہو اس میں شرکت کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدْ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ② (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب رکھی گئی ہو۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

دَعَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ مِسْجَرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا غَلَبَنَا عَلَيْهِ السَّيِّئَاتُ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ . ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے حضرت ایوب انصاری ؓ کو کھانے کی دعوت پر بلایا حضرت ایوب انصاری ؓ نے گھر میں دیوار پر تصویر والا پردہ دیکھا تو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا ”عورتوں

① مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 827

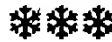
② ارواء الغلیل ، للالبانی 6/7

③ کتاب النکاح ، باب هل يرجع اذا رای منكرا فی الدعوة

نے ہمیں (یہ پردہ لگانے پر) مجبور کر دیا“ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ”مجھے خدشہ تھا شاید یہ کوئی دوسرا شخص ایسا کام کرے گا لیکن تم سے یہ توقع نہ تھی واللہ! میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا“ اور (یہ کہہ کر کھانا کھائے بغیر) واپس پلٹ گئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 97 ریا، تکبر، فخر اور بڑائی ظاہر کرنے والے لوگوں کی دعوت میں شرکت کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الطَّعَامِ الْمُتَبَارِكِ أَنَّ يُؤْكَلَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۝
(صحیح)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ”نبی اکرم ﷺ نے باہم فخر جتلانے والوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔



النَّظَرُ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ

منگیتر کو دیکھنے کے مسائل

مسئلہ 98 نکاح سے قبل منگیتر کو دیکھنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَيْهَا فَلْيَفْعَلْ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (حسن)
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی شخص عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو عورت کو ایک نظر دیکھ لے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 99 گھر کی روزمرہ زندگی میں آپ سے آپ ظاہر ہونے والے اعضاء یعنی ہاتھ اور چہرہ کے علاوہ منگیتر کے باقی کسی حصہ کو دیکھنا یا دکھانا منع ہے۔
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا تَأْتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْظُرْتُ إِلَيْهَا؟)) فَقَالَ: لَا، قَالَ ((فَادْعُبْ فَانْظُرْ فَإِنْ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی میری موجودگی میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں!“ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”جا اور اسے دیکھ انصار کی عورتوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 100 غیر محرم عورت (منگیتر) سے تنہائی میں ملاقات کرنا، گفتگو کرنا یا پاس

بیٹھنا منع ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّا كُمْ وَالذُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمُو؟ قَالَ ((الْحَمُو الْمَوْتُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عورتوں کے ساتھ تنہائی میں ملاقات کرنے سے باز رہو۔“ ایک انصاری نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! دیور (یا جیٹھ) کے بارے میں کیا حکم ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”وہ موت ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
وضاحت: عربی زبان میں ”حمو“ کا لفظ شوہر کے تمام قریبی اعزہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ شوہر کے حقیقی بھائی، چچا زاد بھائی، ماموں زاد بھائی وغیرہ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ فَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ جمع نہیں ہوتا مگر ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ 101 غیر محرم عورت (منگیتر) سے ہاتھ ملانا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ، قَالَ ((إِذْ هِيَ لَقَدْ بَايَعْتُكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک کبھی کسی عورت سے نہیں لگا البتہ آپ زبان سے عورتوں سے بات کرتے جب عورتیں زبان سے (قبول اسلام کا) قول و اقرار کر لیتیں تو آپ ﷺ فرماتے ”جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 102 جب عورت بناؤ سنگھار کر کے بے پردہ مردوں کے سامنے آتی ہے تو شیطان کے لئے فتنہ پیدا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

① کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامرأة لا ذو محرم

② صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 937

③ کتاب الامارۃ، باب کیفیہ بیعة النساء

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (بْنِ مَسْعُودٍ) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①
 قَالَ : الْمَرْأَةُ عُورَةٌ لَإِذَا خَرَجَتْ
 (صحیح)

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عورت (پوری کی پوری) ستر ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے اچھا (حسین و جمیل) کر کے دکھاتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔



مُبَاحَاتُ النِّكَاحِ

نکاح میں جائز امور

مسئلہ 103 عید کے مہینوں میں نکاح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 104 نکاح اور رخصتی الگ الگ کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَبَنِي بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَحْطَى عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَسْتَحِبُّ أَنْ تَدْخُلَ نِسَاءَ هَا فِي شَوَّالٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شوال کے مہینہ میں نکاح کیا اور شوال کے مہینہ میں میرے ساتھ محبت کی (یعنی رخصتی ہوئی) اور رسول اللہ ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہا میں سے کون سی مجھ سے زیادہ خوش نصیب تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند کرتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں کی شادی شوال میں ہی ہو۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 105 بلوغت سے قبل بیٹی کا نکاح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 106 بڑی عمر کے آدمی کا چھوٹی عمر کی عورت سے یا چھوٹی عمر کے مرد کا بڑی عمر کی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلَعَبَهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانٍ عَشْرَةَ. رَوَاهُ

مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کیا جب وہ سات برس کی تھیں اور صحبت کی جب وہ نو برس کی تھیں اور (رخصتی کے وقت) ان کی گڑیاں ان کے ساتھ تھیں۔ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : یاد رہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت رسول اکرم ﷺ کی عمر مبارک 54 برس تھی۔

مَمْنُوعَاتُ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں ممنوع امور

مسئلہ 107 جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا گیا اور اس نے اسے قبول کر لیا ہو تو اسے کسی دوسرے شخص کی طرف سے نکاح کا پیغام بھجوانا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ • (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوئی شخص اپنے بھائی کی فروخت شدہ چیز پر اپنی چیز نہ بیچے اور کوئی شخص ایسی عورت کو نکاح کا پیغام نہ بھیجے جسے کسی دوسرے شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا ہو اور اس نے اسے قبول کر لیا ہو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 108 حالت احرام میں نکاح کرنا یا نکاح کروانا یا نکاح کا پیغام بھجوانا منع ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ •

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”محرم نکاح کرے نہ نکاح کروایا جائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



مَا يَجُوزُ عِنْدَ الْفَرَحِ خوشی کے موقع پر جائز امور

مسئلہ 109 مردوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کی خوشبو نمایاں ہو لیکن رنگ نمایاں نہ ہو جبکہ عورتوں کو ایسی خوشبو لگانی جائز ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو نمایاں نہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طِيبُ الرَّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ ((رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ))
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”مردوں کی خوشبودہ ہے جس کی خوشبو نمایاں ہو لیکن رنگ نمایاں نہ ہو عورتوں کی خوشبودہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو نمایاں نہ ہو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 110 فتنہ کا ڈرنہ ہو تو چھوٹی بچیاں خوشی کے موقع پر دف کے ساتھ ایسے اشعار پڑھ سکتی ہیں جو کفر و شرک، فسق و فجور، عورت کے حسن و جمال اور جنسی جذبات میں ہیجان پیدا کرنے والے نہ ہوں۔

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ حِينَ بَنِي عَلِيٍّ لَجَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسَكَ مِنِّي فَجَعَلْتُ جُودِيَّاتٍ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالْأَفْ وَبُنْدِيْن مِّن قُبَلٍ مِّنْ آبَائِي يَوْمَ يَنْدِرُ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَ لَيْتَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ ((دَعْنِي هَذِهِ وَ قُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب میرا نکاح ہوا تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جیسے تم (یعنی راوی) بیٹھے ہو اس وقت ہماری چند بچیاں دف بجارہی تھیں اور بدر کے شہید ہونے والے بزرگوں کا (اشعار میں) ذکر کر رہی تھیں ان بچیوں میں سے ایک نے کہا ”ہمارے درمیان ایسا نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے“ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا ”یہ مصرعہ چھوڑ دو جو پہلے پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 111 خواتین کے لئے سونے کا زیور اور ریشمی لباس پہننا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَحِلُّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلْأَنَاثَةِ أُمْتِي وَحُرْمٍ عَلَى ذُكُورِهَا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے جائز کیا گیا ہے جب کہ مردوں کے لئے حرام ٹھہرایا گیا ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 112 سفید بالوں میں مہندی یا وسمہ لگانا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرَ بِهِ هَذَا النَّبِيُّ الْخَنَاءَ وَالْكُتَمَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ”بڑھا پے (کے سفید بالوں) کو بدلنے کے لئے مہندی اور وسمہ لگانا بہترین چیز ہے۔“ اسے ابو داؤد و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



① صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث 4754

② صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث 3542

مَا لَا يَجُوزُ عِنْدَ الْفَرَحِ خوشی کے موقع پر ناجائز امور

مسئلہ 113 بالوں میں جوڑا یا دوگ لگانے والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

مسئلہ 114 اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کے معاملے میں عورت پر شوہر کی اطاعت جائز نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ رَوَّجَتْ إِبْنَتَهَا فْتَمَعَطَ شَعْرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ رَوَّجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِهَا فَقَالَ: لَا، إِنَّهُ قَدْ لَعِنَ الْمُؤْصِلَاتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اس کے سر کے بال (بیماری کی وجہ سے) گر چکے تھے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئی اور عرض کیا ”میرے شوہر نے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی کے بالوں میں جوڑا لگاؤں (سو کیا حکم ہے؟)“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ایسا نہ کرنا بالوں میں جوڑا لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 115 سونے یا چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے والا اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَلَأَنَّمَا يُجْرُجُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے سونے یا چاندی کے برتن میں (کھایا) پیا اس نے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اتاری۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب النکاح، باب لا تطعم المرأه زوجها في معصية

② کتاب اللباس والزينة، باب تحريم استعمال اواني الذهب والفضة

مسئلہ 116

سونے کی انگوٹھی پہننے والا مرد اپنے ہاتھ میں آگ کا انگارہ پہنتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ ((يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ إِلَى جُمُرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ •

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ سے وہ انگوٹھی اتاری اور دور پھینک دی پھر فرمایا ”تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے ہاتھ میں لینا چاہتا ہے اور وہ (سونے کی) انگوٹھی پہن لیتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 117

ٹخنوں سے نیچے تک پہنا ہوا کپڑا مرد کو جہنم میں لے جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ •

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو کپڑا ٹخنے سے نیچا ہو وہ دوزخ میں جائے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 118

دوسروں کے مقابلے میں اپنی بڑائی اور فخر جتلانے کی سزا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ بِمَشْيِ فِي بُرْدِيهِ قَدْ أَغْبَتَتْ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ •

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک شخص دو چادریں پہن کر اُڑ کر چل رہا تھا اور اپنے جی میں (ان قیمتی چادروں پر) اتر رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ اب قیامت تک مسلسل زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① مختصر صحیح مسلم، للالہانی، رقم الحديث 1372

② کتاب اللباس، باب ما اسفل الکعبین فهو فی النار

③ کتاب اللباس، باب تحريم التبخر فی المشی مع اصحابہ بشاہ

مسئلہ 119 مردوں کے لئے ریشم کا لباس پہننا حرام ہے

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 111 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 120 مشین کے ساتھ جسم پر پیل بوتے بنوانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت

ہے۔

مسئلہ 121 خوبصورتی کے لئے چہرے سے بال اکھاڑنے یا اکھڑوانے والی عورت

پر اللہ کی لعنت ہے۔

مسئلہ 122 خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے یا کروانے والی عورتوں پر اللہ

کی لعنت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِمَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ تَعَالَى ، مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ ؟ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ﴿ مَا أَنْتُمْ بِالرُّسُولِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ •

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گوندنے اور گندوانے والی عورتوں پر، چہرے سے بال اکھاڑنے والی عورتوں پر، خوبصورتی کے لئے دانت کشادہ کرنے یا کروانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے پھر کیا وجہ ہے جن عورتوں پر نبی اکرم ﷺ نے لعنت کی ہے ان پر میں لعنت نہ کروں۔ (رسول اللہ ﷺ کی لعنت اللہ کی لعنت ہونے کی دلیل) قرآن مجید کی یہ آیت ہے ”رسول جو کچھ تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز آ جاؤ۔“ (سورہ مشر، آیت نمبر 7) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مہندی سے خواتین اپنے ہاتھوں پر پیل بوتے بنا سکتی ہیں۔

مسئلہ 123 قیامت کے روز سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (بْنِ عَبَّاسٍ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ الْمُصَوِّرُونَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ •

حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت ترین عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 124 ایسا تنگ لباس جس سے جسم کے حصے نمایاں ہوتے ہوں یا ایسا باریک لباس جس سے جسم نظر آئے، پہننے والی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مِنْهُمْ سَيَاطُ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهِمَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَأَسْيَافٍ عَارِيَّاتٍ سِيْلَاتٍ مَائِلَاتٍ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جہنمیوں کی دو قسمیں میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھیں ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس تیل کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے دوسری قسم ان عورتوں کی جو کپڑے پہننے کے باوجود تنگی ہیں، سیدھی راہ سے گمراہ ہونے والی اور دوسروں کو گمراہ کرنے والی ہیں ان کے سر بختی اونٹ کے کوبان کی طرح ٹیڑھے ہوئے ہیں، ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو بے قاصلے سے آتی ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 125 مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر اور عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر نبی اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ ②

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عورتوں میں سے مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں اور مردوں میں سے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 126 شراب خریدنے، پینے اور پلانے والے سب افراد پر لعنت کی گئی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشْرَةِ أَوْجُهٍ بَعْضُهَا وَغَاصِرُهَا وَمُقْتَصِرُهَا وَبَالِغُهَا وَمُبْتَاعُهَا وَحَامِلُهَا وَالْمَحْمُولَةُ إِلَيْهِ وَآكِلُ ثَمَرِهَا وَشَارِبُهَا وَسَاقِيهَا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت نازل ہوئی ہے۔ ① حاصل کرنے والے پر ② کشید کرنے والے پر ③ کشید کروانے والے پر ④ بیچنے والے پر ⑤ خریدنے والے پر ⑥ اٹھا کر لے جانے والے پر ⑦ جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جائے ⑧ شراب کی قیمت کھانے والے پر ⑨ شراب پینے والے پر اور ⑩ شراب پلانے والے پر۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 127 عورتوں کو خوشبو لگا کر مردوں کے درمیان سے گزرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فِيهِمْ زَانِيَةً)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو عورت عطر لگائے اور اس لئے لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں وہ زانیہ ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 128 داڑھی منڈانا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللُّحَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

① صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2725

② صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 4737

③ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2218

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کتروانے کا حکم دیا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 129 چالیس یوم سے زیادہ ناخن بڑھانا منع ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ وَقَّتْ لَهُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَ اخْذَ الشَّارِبِ وَ حَلَقَ الْعَانَةَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے ناخن کاٹنے مونچھیں کتروانے اور زیر ناف بال مونڈنے کے لئے چالیس دنوں کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 130 عورتوں کا مردوں کے سامنے بے پردہ آنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 102 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 131 عورتوں کا پاؤں میں گھنگھر و باندھنا منع ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((لَا تَدْخُلِ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُلُجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُقْفَةً فِيهَا جَرَسٌ)) رَوَاهُ الْإِسْنَانِيُّ ② (حسن)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جس گھر میں گھنگھر و اور گھنٹے ہوں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے نہ ہی فرشتے ان لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں جو گھنٹے استعمال کرتے ہیں۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 132 کفر و شرک، فسق و فجور، عورت کے حسن و جمال اور جنسی جذبات کو بھڑکانے

والے اشعار پڑھنا یا سننا منع ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعَرَجِ إِذْ

عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ امْسِكُوا الشَّيْطَانَ لِأَنْ يَمْتَلِي جَوْفَ رَجُلٍ قَبْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ کے ساتھ عرج کے مقام (مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو کلومیٹر کے فاصلہ پر) سے گزر رہے تھے کہ ایک شاعر اشعار پڑھتے ہوئے سامنے آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پکڑو اس شیطان کو (یا فرمایا رو کو اس شیطان کو) پھر فرمایا (ایسے گندے) اشعار منہ میں ڈالنے کی بجائے پیپ ڈالنا زیادہ بہتر ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 133 مردوں اور عورتوں کو کالے رنگ کا خضاب لگانا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ ، كَخَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آخری زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسا سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے ایسے لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکیں گے۔“ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 134 عورتوں اور مردوں کی مخلوط مجالس کا اہتمام کرنا منع ہے۔

مَسْئَلہ 135 موسیقی اور گانا بجانا، سننا کانوں کا زنا ہے۔

مَسْئَلہ 136 غیر محرم مردوں، عورتوں کا ایک دوسرے سے بات چیت کرنا، ایک دوسرے کو چھونا اور آپس میں گھلنا ملنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حِفْظُهُ مِنَ الزَّيْنَانِ الْمَذْرُوكِ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زَيْنَاهُمَا النَّظَرُ ، وَالْأُذُنَانِ زَيْنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعُ ، وَاللِّسَانُ زَيْنَاهُ الْكَلَامُ ، وَالْيَدُ زَيْنَاهَا الْبَطْشُ ، وَالرِّجْلُ زَيْنَاهَا الْخُطَى ، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُضِيقُ ذَلِكَ

① کتاب الشعر، باب فی انشاد والاستعار و بیان اشعر الکلم و دم الشعر

② صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 3548

الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے) ابن آدم کا زنا سے حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ بہر صورت کر کے رہے گا) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم کبھی غلط نہیں ہو سکتا) آنکھوں کا زنا (غیر محرم کو دیکھنا) ہے کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا (اور چھونا) ہے پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے، دل کا زنا خواہش کرنا ہے۔ شرم گاہ ان باتوں کو یا توجہ کر دکھاتی ہے یا جھوٹ۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 137

موسیقی، گانا بجانا اور ناچ رینگ کرنے والوں پر یا عذاب آئے گا یا اللہ! انہیں بندر اور سور بنا دے گا۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ نِ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَيُشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْزَفُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ بِالْمُعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحیح)

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پیئیں گے لیکن اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے ان کے ہاں آلات موسیقی (طبلیہ سرنگی وغیرہ) بھین گے مغنیات گانے گائیں گی اللہ انہیں زمیں میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دے گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خُسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَتِي ذَلِكَ؟ قَالَ ((إِذَا ظَهَرَتْ الْقَيْنَاتِ وَالْمُعَازِفِ وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③ (صحیح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس امت کے لوگوں پر زمین میں دھنسانے، شکلیں مسخ ہونے اور (آسمان سے) پتھروں کی بارش برسنے کا عذاب آئے گا۔“

مسلمانوں میں سے کسی آدمی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”جب گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی، آلات موسیقی عام استعمال ہوں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

نکاح سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

- ① نکاح سے قبل مگنی کی رسم ادا کرنا۔
- ② لڑکے والوں کا لڑکی والوں کے لئے ”بذ“ لے کر جانا۔
- ③ مگنی کے وقت لڑکے کو سونے کی انگوٹھی پہنانا۔
- ④ مہندی اور ہلدی کی رسم ادا کرنا۔
- وضاحت : دوہن کو مہندی لگانا جائز ہے لیکن اس کے لئے اجتماع کرنا اور گانے بجانے کا اجتماع کرنا جائز نہیں۔
- ⑤ لڑکے اور لڑکی کو سلامیاں دینا۔
- ⑥ نکاح سے قبل مگنیت کو محرم سمجھنا۔
- ⑦ 32 روپے حق مہر مقرر کرنا نیز مرد کی حیثیت سے بڑھ کر حق مہر مقرر کرنا۔
- ⑧ بیٹی کو گھر بنانے کے لئے (جہیز) سامان مہیا کرنا۔
- ⑨ جہیز کا مطالبہ کرنا۔
- ⑩ دولہا کو سہرا باندھنا۔
- ⑪ بارات میں کثیر تعداد لے جانا۔
- ⑫ بارات کے ساتھ بینڈ باجے لے جانا۔
- ⑬ خطبہ نکاح سے قبل لڑکے اور لڑکی کو کلمہ شہادت پڑھوانا۔
- ⑭ نکاح کے بعد حاضرین مجلس میں چھوہارے لٹانا۔
- ⑮ دولہا کے جوتے چرانا اور پیسے لے کر واپس آنا۔
- ⑯ لڑکی کو قرآن کے سائے میں گھر سے رخصت کرنا۔
- ⑰ منہ دکھائی اور گود بھرائی کی رسم ادا کرنا۔

- 18) مایاں پڑنے کی رسم ادا کرنا۔
- 19) محرم اور عید کے مہینوں میں شادی نہ کرنا۔
- 20) اپنی حیثیت سے بڑھ کر ولیمہ کی دعوت کرنا۔
- 21) یونین کونسل میں رجسٹریشن کے بغیر نکاح (یا طلاق) کو غیر موثر سمجھنا۔
- 22) ناچ گانے کا اہتمام کرنا۔
- 23) مردوں، عورتوں کی الگ الگ یا مخلوط محفلوں کی تصاویر بنانا اور ویڈیو فلمیں تیار کرنا۔
- 24) قرآن مجید سے نکاح کرنا۔
- 25) نکاح کے وقت مسجد کے لئے کچھ روپے وصول کرنا۔
- 26) لڑکے والوں سے پیسے لے کر ملازموں کو ”لاگ“ دینا۔
- 27) طلاق کی نیت سے نکاح کرنا۔
- 28) دورانِ حمل نکاح کرنا۔
- 29) نکاح ثانی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت حاصل کرنا۔

+++

۱۔ یاد رہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ایک صوبے، سندھ میں جاگیردار اور ڈیرے آج بھی وہی سوچ رکھتے ہیں جو چودہ سو سال پہلے زمانہ جاہلیت میں عربوں میں پائی جاتی تھی جس کا قرآن مجید نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے ”وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَبِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ“ ”جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کے چہرے پر سیاہی چھا جاتی ہے اور وہ خون کا گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے لوگوں سے چھٹا پھرتا ہے کہ اس بری خبر کے بعد کیا کسی کو منہ دکھائے سوچتا ہے کہ ذلت کے ساتھ بیٹی کو لئے رہے یا مٹی میں دبا دے؟ (سورہ نعل، آیت نمبر 58-59) چنانچہ ڈیرے اور جاگیردار اپنی جاگیروں کو تحفظ دینے کے لئے اور کسی کو اپنا داماد بنانے کی ”ذلت“ سے بچنے کے لئے اپنی بیٹیوں کا نکاح قرآن سے کر دیتے ہیں جس کے لئے لڑکی کو باقاعدہ ہارنگھار کر کے سرخ عروسی جوڑا پہنایا جاتا ہے، مہندی لگائی جاتی ہے، گیت گائے جاتے ہیں لڑکی کا گھونگھٹ نکال کر سمیلیوں کے جھرمٹ میں بٹھایا جاتا ہے اور اس کے برابر ریشمی جڑاں میں سجا ہوا قرآن رطل پر رکھا جاتا ہے ”مولوی صاحب“ کچھ الفاظ پڑھتے ہیں تب بڑی بوڑھیاں قرآن اٹھا کر دہن کی گود میں رکھ دیتی ہیں دہن قرآن کو بوسہ دیتی ہے اور اقرار کرتی ہے کہ اس نے اپنا حق (نکاح) قرآن کو بخش دیا۔ اس پر حاضرین مجلس ظالم باپ اور مظلوم بیٹی کو مبارکباد دیتے ہیں، اپنا حق نکاح قرآن کو بخشنے کے بعد اس لڑکی کا نکاح کسی مرد سے حرام پاتا ہے دہن لڑکی سے ”بی بی“ بن کر روحانیت کے درجہ پر فائز ہو جاتی ہے یوں جاگیردار اپنی جاگیریں اور ”عزت“ تو بچا لیتا ہے لیکن بیٹی کے ارمانوں کو ہمیشہ کے لئے درگور کر دیتا ہے ظلم کی ریت وہی ہے صرف طریق وادات بدلائے۔ عقل عیار ہے سو بھیجیں بتا لیتے ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ہفت روزہ تکبیر 29 جون، 1995ء قرآن سے شادی کی ایک ظالمانہ رسم)

الْأُذْعِيَّةُ فِي الزَّوْاجِ نکاح سے متعلق دعائیں

مسئلہ 138 نکاح کے بعد زوجین کو یہ دعا دینی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا رَفَعَ الْإِنْسَانُ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ • (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کرنے والے آدمی کو ان الفاظ سے دعا دیتے ”اللہ تجھے اور تم دونوں کو برکت عطا فرمائے اور تمہارے درمیان بھلائی پر اتفاق پیدا فرمائے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 139 پہلی ملاقات پر شوہر کو بیوی کے لئے درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ ((إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً أَوْ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلْ [اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاعْوِذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ])) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ • (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو یوں دعا کرے ”اے اللہ! میں تجھ سے اس (عورت) کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جس طبیعت پر اس (عورت) کو پیدا کیا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس (عورت) کے شر سے اور جس طبیعت پر اس کو پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

+++

آدابُ الْمُبَاشَرَةِ ہم بستری کے آداب

مسئلہ 140 ہم بستری سے قبل درجہ ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ [بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا] فَإِنَّهُ أَنْ يَقْدَرُ بَيْنَهُمَا وَلَهُ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم لوگوں میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یوں کہے ”اللہ کے نام سے یا اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اس چیز سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے پس اگر ہم بستری کے دوران میاں بیوی کی قسمت میں اولاد لکھی ہے تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 141 گناہ سے بچنے کی نیت سے بیوی سے صحبت کرنا باعثِ اجر و ثواب ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنْ يَأْتَى أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بعض نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم میں سے کوئی (اپنی بیوی سے ہم بستری کر کے) شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اس کے لئے ثواب ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”بتاؤ، اگر وہ حرام طریقے سے شہوت پوری کرے

تو اس پر گناہ ہوگا یا نہیں۔ انہوں نے کہا ”ہوگا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا اسی طرح جب وہ حلال طریقے سے شہوت پوری کرتا ہے تو اس کے لئے ثواب ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 142 دوبارہ صحبت کرنے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُوذَ فَلْيَتَوَضَّأْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس صحبت کرنے کے لئے آئے اور دوبارہ صحبت کرنا چاہے، تو اسے وضو کر لینا چاہئے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 143 جمعہ کی رات صحبت کرنا مستحب ہے۔

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ وَبَكَرَ وَابْتَكَّرَ وَذَنَّا وَاسْتَمَعَ وَانصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةِ صِيَامِهَا وَ قِيَامِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

(صحیح)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور (بیوی سے صحبت کر کے اسے بھی) غسل کرائے، (جمعہ پڑھنے کے لئے) جلدی (مسجد میں) آئے اور خطبہ کے شروع میں شریک ہو، خطیب کے قریب بیٹھے، خطبہ غور سے سنے اور خاموش بیٹھا رہے تو اسے (مسجد میں جانے اور آنے والے) ہر قدم کے بدلے میں ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام کے برابر ثواب ملتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 144 بچے کو دودھ پلانے کے عرصہ میں بیوی سے ہم بستری کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَدَامَةَ بِنْتِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ : لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْعِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يَغْلِبُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ شَيْئًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

① مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 164

② صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 410

③ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 835

حضرت جذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں لوگوں کی موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ لوگوں کو غیلہ (دورانِ رضاعت جماع کرنا) سے منع کر دوں، لیکن میں نے دیکھا کہ روم اور فارس کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا (تو میں نے منع کرنے کا ارادہ ترک کر دیا)۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 145 بیوی سے دن کے وقت ہم بستری کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَرَوْحُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ رکھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 146 ہم بستری کے بعد میاں بیوی کا ایک دوسرے کے بھید ظاہر کرنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 216 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 147 بیوی سے اگلی یا پچھلی سمت سے قبل میں صحبت کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي الْمُنْكَدِرِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ : كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرٍ فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَزَلْتُ ﴿ نِسَاءُكُمْ حَرْثُكُمْ فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ [223:2] ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ یہودی کہتے جب آدمی اپنی بیوی کی پچھلی سمت سے جماع کرے تو بچہ بھیگنا پیدا ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں اپنی کھیتوں میں جیسے چاہو آؤ۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 223) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 148 غسل جنابت سے پہلے سونا ہو تو وضو کر لینا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ

غَسَلَ وَجْهَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ حالت جنابت میں سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ دھو کر نماز کی طرح وضو فرماتے اور سو جاتے۔ ”اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 149 طبی ضرورت کے تحت عزل کی رخصت ہے ورنہ نہیں۔

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُخْبِتْ عُمَاةً ۖ قَالَتْ : حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي أَنَابِ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ذَاكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی لوگ موجود تھے انہوں نے عزل کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ (بچہ کو) خفیہ زندہ درگور کرنا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ۖ أَخْبَرَنِي ۖ قَالَ : ذَكَرَ الْعَزْلُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : وَلَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟“ آپ نے یہ نہیں فرمایا ”لوگ ایسا نہ کریں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بیوی سے محبت کرتے ہوئے انزال سے پہلے الگ ہو جانا عزل کہلاتا ہے۔

مسئلہ 150 دوران حیض یا دوران نفاس صحبت کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي ذُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ④

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص حائضہ سے صحبت کرے یا عورت کی دیر میں جماع کرے یا نجومی کے پاس آئے اس نے محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کا انکار کیا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الغسل ، باب الجنب يتوضا لم ينام

② مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 835

③ کتاب النکاح ، باب حکم العزل

④ صحيح متن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 116

مسئلہ 151 حیض یا نفاس ختم ہونے کے بعد لیکن غسل کرنے سے پہلے صحبت کرنا منع ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَ دَمًا أَخْمَرَ فَلْيَنْتَارَ وَ إِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَلْيَصْفُ دِينَارٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”(حیض یا نفاس والی عورت کے) خون کا رنگ جب سرخ ہو تو (جماع کرنے کا کفارہ) ایک دینار سونا ہے اور اگر خون کا رنگ زرد ہو (یعنی خون آنا رک چکا ہو لیکن ابھی غسل نہ کیا ہو) تو (جماع کرنے کا کفارہ) نصف دینار سونا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ایک دینار کا وزن چار گرام کے برابر ہے۔

مسئلہ 152 بیوی سے دبر (پاخانے والی جگہ) میں صحبت کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا) رَوَاهُ أَحْمَدُ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس کی دبر (پاخانے والی جگہ) میں صحبت کرے وہ ملعون ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو (اپنی شہوت پوری کرنے کے لئے) مرد کے پاس آئے یا عورت کے ساتھ دبر (پاخانے والی جگہ) میں صحبت کرے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 153 شوہر بیوی کو ہم بستری کے لئے بلائے تو بیوی کو شرعی عذر کے بغیر انکار

نہیں کرنا چاہئے۔

① صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 118

② مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 3193

③ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 930

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 170 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 154 غسل جنابت کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ وَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيَذْخُلُ أَصَابِعَهُ فِي أَصُولِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدْ اسْتَبْرَأَ ثُمَّ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے پھر وضو فرماتے جس طرح نماز کے لئے وضو فرماتے اس کے بعد ہاتھوں کی انگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کرتے تین لپ پانی سر میں ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے (آخر میں ایک دفعہ) پھر دونوں پاؤں دھوتے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



صِفَاتُ الزَّوْجِ الْأُمَثَلِ مثالی شوہر کی خوبیاں

مسئلہ 155 بیوی سے حسن سلوک کرنے والا مرد بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لَاهِلِهِ وَ
أَنَا خَيْرُكُمْ لَاهِلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَقَدْ عَوَّهَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①
(صحیح)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے
اہل و عیال کے لئے اچھا ہو اور میں تم سب میں سے اپنے اہل و عیال کے لئے اچھا ہوں۔ جب تمہارا کوئی
ساتھی فوت ہو جائے تو اس کی بری باتیں کرنا چھوڑ دو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ
لِلنِّسَاءِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ②
(صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی
عورتوں کے لئے اچھا ہے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 156 بیوی کو نہ مارنے والا شخص بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً قَطُّ .
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ③
(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”رسول اللہ ﷺ نے کسی خادم یا عورت کو کبھی نہیں مارا۔“ اسے ابو داؤد
نے روایت کیا ہے۔

① صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 3057

② صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 3311

③ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 4003

مسئلہ 157 آزمائش اور مصیبت میں صبر کرنے والا شخص بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (صحيح)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص بیٹیوں کی وجہ سے آزمایا گیا اور اس نے ان پر صبر کیا تو وہ بیٹیاں اس (باپ) کے لئے آگ سے رکاوٹ ہوں گی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 158 بیٹیوں کو دینی تعلیم دلوانے اور اچھی تربیت کرنے والا شخص بہترین شوہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا اور اس نے ان کے ساتھ نیکی کی (یعنی اچھی تعلیم و تربیت کی) وہ اس شخص کے لئے آگ سے رکاوٹ ہوں گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 159 بیوی کے معاملے میں درگزر کرنے والا، نرمی سے کام لینے والا، نیز بیوی

کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرنے والا شخص اچھا شوہر ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضَلَعٍ وَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الضِّلَعِ أَغْلَاهُ إِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر

ایمان رکھتا ہے اسے جب کوئی معاملہ درپیش ہو تو بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔ لوگو! عورتوں کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو (یاد رکھو!) عورتیں پہلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پہلی میں سے سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر کی پہلی ہے۔ (یعنی جتنے اونچے خاندان کی عورت ہوگی اتنی زیادہ ٹیڑھی ہوگی) اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر ویسے ہی چھوڑ دیا تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی رہے گی لہذا ان کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 160 اہل و عیال پر خوشدلی سے خرچ کرنا اچھے شوہر کی صفت ہے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ))
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”آدی کا اپنے اہل پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقِيَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مُسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَغْظَمُهَا أَجْرًا أَلَدِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(اگر) ایک دینار تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، ایک غلام کو آزاد کرانے میں خرچ کیا، ایک مسکین پر صدقہ کیا اور ایک اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا، تو اجر کے لحاظ سے وہ دینار سب سے افضل ہے جو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 161 گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹانے والا شوہر بہترین شوہر ہے۔

عَنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

① صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث 4003

② کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقة على العیال والمملوک

③ کتاب الادب، باب كيف يكون الرجل في اهله

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا ”رسول اکرم ﷺ! گھر میں کیا کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”آپ گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے ہیں اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : دوسری روایت میں ہے کہ آپ بازار سے سودہ مملک خرید لایا کرتے اور اپنا جوتا وغیرہ خود مرمت فرمالیا کرتے۔

+++

أَهْمِيَّةُ الزَّوْجَةِ الصَّالِحَةِ

نیک بیوی کی اہمیت

مسئلہ 162

رفیقہ حیات کے انتخاب کے لئے زبردست احتیاط کی ضرورت ہے۔
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَا تَرَكَتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضُرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الدُّنْيَا حُلُوءَةٌ خَصِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كَانَتْ لِي مِنَ النِّسَاءِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دنیا بڑی میٹھی اور سرسبز (یعنی پرکشش) ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے تم کو (زمین میں) خلیفہ بنایا ہے تاکہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو پس (اس میٹھی اور پرکشش) دنیا سے بچ کر رہو اور عورتوں سے بھی محتاط رہو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورت کی وجہ سے پیدا ہوا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 163

نیک، پرہیزگار اور وفادار بیوی دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

① کتاب النکاح ، باب ما یبقی من شئوم المرأة

② مشکوٰۃ المصابیح ، للابانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3086

③ کتاب النکاح ، باب خیر متاع دنیا المرأة الصالحة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 164 نیک بیوی خوش بختی کی علامت ہے اور بری بیوی بد بختی کی علامت ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكِنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَيَّئُ وَأَرْبَعٌ مِنَ الشَّقَاءِ الْمَرْأَةُ السُّوءُ وَالْجَارُ السُّوءُ وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ وَالْمَسْكِنُ الضَّيِّقُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ (حسن)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ”چار چیزیں خوش بختی کی علامت ہیں ① نیک بیوی ② کھلا گھر ③ نیک ہمسایہ ④ اچھی سواری اور چار چیزیں بد بختی کی علامت ہیں ① بری بیوی ② برا ہمسایہ ③ بری سواری ④ تنگ گھر۔“ اسے احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 165 ناقص العقل ہونے کے باوجود عورتیں اچھے بھلے مردوں کی مت مار دیتی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ وَ أَكْثِرْنَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ ، جَزَلَةٌ وَمَا لَنَا ، يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ؟ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ ؟ قَالَ ((تُكْفِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَ دِينٍ أَغْلَبَ لِدَى لُبِّ مَنْكُنَّ)) قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! مَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَ الدِّينِ ؟ قَالَ ((أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ ، فَهَذَا مِنْ نُقْصَانِ الْعَقْلِ وَ تَمْكُثُ اللَّيَالِي مَا تُصَلِّي وَ تَفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهَذَا مِنْ نُقْصَانِ الدِّينِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عورتو! صدقہ کیا کرو اور زیادہ سے زیادہ استغفار کیا کرو میں نے جہنم میں عورتوں کو زیادہ دیکھا ہے۔“ عورتوں میں سے ایک سمجھ دار

عورت نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہے کہ جہنم میں عورتیں زیادہ ہیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم لعنت زیادہ بھیجتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ ناقص العقل اور ناقص الدین ہونے کے باوجود میں نے تم سے زیادہ مردوں کی عقل کھونے والا کسی کو نہیں دیکھا۔“ اس عورت نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! عورت میں عقل اور دین کی کمی کونسی ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”عقل کی کمی (کا ثبوت) تو یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ نے) دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر رکھی ہے اور دین میں کمی (کا ثبوت) یہ ہے کہ تم (ہر ماہ) چند دن نماز نہیں پڑھ سکتیں اور رمضان کے مہینے میں کچھ روزے بھی نہیں رکھ سکتیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَقْلَ مَكْنَى الْجَنَّةِ النِّسَاءِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنتیوں میں عورتوں کی تعداد بہت کم ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 بیوی انسان کے لئے سخت آزمائش ہے۔

عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ فِي مَالِ الرَّجُلِ فِتْنَةً وَفِي زَوْجَتِهِ فِتْنَةً وَوَلَدِهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ②

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدی کے لئے اس کے مال و اولاد اور اس کی بیوی میں فتنہ ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے



صِفَاتُ الزَّوْجَةِ الْأَمْثَلِ

مثالی بیوی کی خوبیاں

مسئلہ 167 کنواری، شیریں گفتار، خوش مزاج، قناعت پسند، شوہر کا دل لبھانے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت بہترین رفیقہ حیات ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ عَدِيْمٍ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُمْ أَحَدُثُ أَلْوَاهَا وَأَتَقَى أَرْحَامًا أَرْضَى بِالْيَسِيرِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ^① (صحیح)

حضرت عبدالرحمن بن سالم بن عتبہ بن عدیم بن ساعدہ انصاری ؓ اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کنواری عورتوں سے نکاح کرو کہ وہ شیریں گفتار ہوتی ہیں زیادہ بچے جنتی ہیں اور تھوڑی چیز پر جلد خوش ہو جاتی ہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي عَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٌ بِعُورٍ، قَالَ ((تَزَوَّجَتْ)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ ((أَبْكَرًا أَمْ تَيْسًا؟)) قُلْتُ: بَلْ تَيْسًا، قَالَ ((فَهَلَّا بَكْرًا ثَلَاثًا عَلَيْهَا وَثَلَاثًا عَلَيْكَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ^②

حضرت جابر ؓ کہتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم واپس ہوئے تو مدینہ کے قریب میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔“ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”کیا تو نے شادی کی ہے؟“ میں نے عرض کیا ”ہاں!“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کنواری سے یا بیوہ سے؟“ میں نے عرض کیا ”بیوہ سے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کنواری سے شادی کیوں نہیں کی وہ

تیرے ساتھ کھیلتی اور تو اس کے ساتھ کھیلتا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 168 شوہر کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور اس کی عزت کی محافظ نیز اپنے

شوہر کی اطاعت گزار اور وفادار خاتون بہترین بیوی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ النِّسَاءِ مَنْ تَسْرُكُ إِذَا بَصُرَتْ وَتُطِيعُكَ إِذَا أَمَرْتَ وَتَحْفَظُ غَيْبَتَكَ فِي نَفْسِهَا وَمَالِكَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ^①
(صحیح)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بہترین بیوی وہ ہے جس کی طرف تو دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور جب تو کسی بات کا حکم دے تو بجالائے اور تیری عدم موجودگی میں تیرے مال اور اپنی ذات کی حفاظت کرے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 169 اولاد سے محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے تمام معاملات کی امین خاتون بہترین بیوی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نِسَاءً قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ادمنوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے بہترین عورتیں قریش کی ہیں بچوں پر نہایت شفقت اور مہربانی کرنے والیاں ہیں اور اپنے شوہروں کے مال و دولت کی محافظ اور امین ہوتی ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 170 شوہر کے جنسی جذبات کا احترام کرنے والی خاتون پر اللہ تعالیٰ راضی رہتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو أَمْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْبِي عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاحِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^③

① صحیح الجامع الصغیر و زیادة ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3294

② کتاب الفضائل ، باب فی نساء قریش

③ کتاب النکاح ، باب تحریم امتناعها من فراش زوجها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کر دے تو وہ ذات جو آسمانوں میں ہے ناراض رہتی ہے حتیٰ کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو جائے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 171 شوہر سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور بہت زیادہ بچے جتنے والی عورت بہترین رفیقہ حیات ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 21 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 172 پانچ نمازوں کی پابندی کرنے والی، رمضان کے روزے رکھنے والی، پاکدامن اور شوہر کی اطاعت گزار خاتون بہترین رفیقہ حیات ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے اسے (قیامت کے روز) کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 173 شوہر کو خوش رکھنے، شوہر کی اطاعت کرنے اور اپنی جان و مال شوہر کے حوالے کرنے والی خاتون بہترین رفیقہ حیات ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ ؟ قَالَ ((الَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تَخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ②

(حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ ﷺ! بہترین عورت کون سی ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وہ عورت کہ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کر دے جب کسی بات کا حکم دے تو اس کی اطاعت کرے نیز عورت کی جان اور مال کے معاملے میں شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 174 ہر معاملے میں شوہر کی آخرت کا خیال رکھنے والی، ایمان والی ہونا مثالی بیوی کی صفت ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِطْصَةِ وَالذَّهَبِ مَا نَزَلَ ، قَالُوا : فَأَيُّ الْمَالِ نَتَّخِذُ ؟ قَالَ عُمَرُ : فَأَنَا أَعْلَمُ لَكُمْ ذَلِكَ ، فَأَوْضَعَ عَلَى بَعِيرِهِ فَأَذْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَنَا فِي آثَرِهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْمَالِ نَتَّخِذُ ؟ فَقَالَ ((لِيَتَّخِذَ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا ، وَ لِسَانًا ذَاكِرًا ، وَ زَوْجَةً مُؤْمِنَةً ، يُعِينُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سونے چاندی کے بارے میں آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں کہا ”پھر ہم کون سا مال جمع کریں؟“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں تمہارے لئے ابھی اس سوال کا جواب دریافت کرتا ہوں۔“ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں (یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم کون سا مال جمع کریں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے ہر ایک کو شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، مومنہ بیوی، جو آخرت کے بارے میں تمہاری مددگار ثابت ہو، حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 175 مثالی بیوی بننے کے لئے چار قابل تقلید مثالیں۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ أَرْبَعُ مَرِّمٍ بَنَتْ عُمَرَانُ وَ خَلْدِيجَةُ بَنَتْ خُوَيْلِدٌ وَ فَاطِمَةُ بَنَتْ مُحَمَّدٌ وَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ

وَالطَّبْرَانِيُّ ①

(صحیح)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کائنات کی بہترین خواتین چار ہیں ① حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ② حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ③ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ ④ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا۔“ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔



أَهْمِيَّةُ حُقُوقِ الزَّوْجِ

شوہر کے حقوق کی اہمیت

مَسْئَلَةُ 176

جو عورت اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی وہ اللہ کا حق بھی ادا نہیں کر سکتی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَا سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ^①

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے عورت اگر پالان (گھوڑے یا اونٹ پر بیٹھنے کے لئے استعمال کی جانے والی گدی) پر سوار ہو اور مرد اسے بلائے تو عورت کو انکار نہیں کرنا چاہئے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةُ 177

کسی عورت کے لئے اپنے شوہر کے حقوق کا حقہ ادا کرنا ممکن نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ أَنْ لَوْ كَانَتْ بِهَ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا أَذَتْ حَقَّهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْذَاقُ قُطَيْبِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ^②

(صحیح)

حضرت ابوسعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”شوہر کا بیوی پر حق اس قدر ہے کہ اگر شوہر کو زخم آ جائے اور بیوی اس کو چاٹ لے تب بھی شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی۔“ اسے حاکم، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةُ 178

شوہر کے حقوق ادا نہ کرنے والی بیوی کے لئے جنت کی حوریں بددعا کرتی

① صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1533

② صحیح جامع الصغیر و زیادة، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث 3143

ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُرِّ الْعَيْنِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتِلُكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ ذَخِيلٌ أَوْ شَكٌّ أَنْ يُفَارِقَكَ الْيَنَانُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

(صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اس (نیک شوہر) کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اسے تکلیف نہ دے یہ چند روز کے لئے تمہارے پاس ہے غنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



حُقُوقُ الزَّوْجِ شوہر کے حقوق

مَسْئَلہ 179 خاندانی نظم کے اعتبار سے (ایمان اور تقویٰ کے اعتبار سے نہیں) شوہر کی برتر حیثیت (قوامیت) کو تسلیم کرنا بیوی پر واجب ہے۔

وضاحت : مسئلہ نمبر 34 ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلہ 180 اپنی ہمت اور بساط کے مطابق شوہر کی اطاعت اور خدمت کرنا بیوی پر واجب ہے۔

مَسْئَلہ 181 شوہر، بیوی کی جنت یا جہنم ہے۔

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مَحْصَنٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَيْيُ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ ، فَقَالَ ((أَيُّ هَذِهِ أَذَاتٍ بَغْلٍ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ ((كَيْفَ أَتَيْتَ لَهُ؟)) قُلْتُ : مَا أَلُوهُ إِلَّا مَا عَجِزْتُ عَنْهُ ، قَالَ ((فَانْظُرِي ، أَيْنَ أَتَيْتَ مِنْهُ؟ فَإِنَّمَا هُوَ جَنَّتِكَ وَنَارُكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ هُبَيْرٍ • (صحیح)

حضرت حسین بن محسن سے روایت ہے کہ مجھے میری بھوپھی نے بتایا کہ میں کسی کام سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا ”یہ کون عورت (آئی) ہے؟ کیا شوہر والی ہے؟“ میں نے عرض کیا ”ہاں!“ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا ”تیرا اپنے شوہر کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟“ میں نے عرض کیا ”میں نے کبھی اس کی اطاعت اور خدمت کرنے میں کسر نہیں چھوڑی سوائے اس چیز کے جو میرے بس میں نہ ہو۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اچھا یہ بتاؤ اس کی نظر میں تم کیسی ہو؟ یاد رکھو! وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے۔“ اسے احمد، طبرانی حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ أَمِيرًا أُنْ يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ • (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اگر میں (اللہ کے علاوہ) کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : جس معاملے میں شوہر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا حکم دے اس معاملے میں شوہر کی اطاعت واجب نہیں۔
رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے معاملہ میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔“ (مسند احمد)

مسئلہ 182 شوہر کی ہر جائز خواہش کا احترام کرنا بیوی پر واجب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ زَوْجَهَا شَاهِدًا، وَلَا تَأْذُنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤْذِي إِلَيْهِ شَطْرُهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ •

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عورت کے لئے اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ رکھنا جائز نہیں نہ ہی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی (مرد یا عورت) کو گھر میں آنے کی اجازت دینا جائز ہے۔ جو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر (گھر کے ماہانہ) خرچ سے اللہ کی راہ میں دے گی اس سے شوہر کو بھی آدھا ثواب ملے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْحِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْيَأْتِهِ، وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّنِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ • (صحیح)

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب مرد بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے بلائے تو اسے چاہئے کہ فوراً حاضر ہو جائے خواہ تنور پر (روٹی ہی پکاری) ہو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 183 شوہر کی غیر حاضری میں اس کے مال و متاع کی حفاظت کرنا بیوی پر واجب ہے۔

- ① صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 926
- ② کتاب النکاح، باب لا تأذن المرأة فی بیت زوجها لأحد الا بأذنه
- ③ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 827

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ۞ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ۞ يَقُولُ ((فِي خُطْبَةِ عَامِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةً شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)) قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ۞ ! وَلَا الطَّعَامَ ؟ قَالَ ((ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (حسن)

حضرت ابو امامہ باہلی ۱؎ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا ”عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔“ عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا کھانا بھی نہ کھائے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کھانا تو ہمارے مالوں میں سے بہترین مال ہے (یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر کھانا بھی نہ کھائے)۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 184 بیوی اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے تو پہلے مرحلے میں اسے سمجھانے، دوسرے مرحلے میں اپنی خوابگاہ میں بستر الگ کرنے اور تیسرے مرحلے میں ہلکی مار مارنے کی اجازت ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 24 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 185 شوہر کی غیر حاضری میں اس کی عزت کی حفاظت کرنا بیوی پر واجب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ۞ فِي خُطْبَةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ۞ قَالَ ((فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُؤْطِقَنَّ فَرْشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَاصْرَبُوا مِنْ ضَرْبٍ غَيْرِ مُبْرَحٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت جابر ۱؎ خطبہ حجۃ الوداع بیان کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لوگو! عورتوں پر زیادتی کرتے ہوئے اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی ضمانت پر حاصل کیا ہے اور ان کا ستر تمہارے لئے اللہ کے حکم پر جائز ہوا، تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر (یعنی گھر میں) کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرو، اگر وہ ایسا کریں تو انہیں ایسی مار مارنے کی اجازت ہے

جس سے انہیں سخت چوٹ نہ لگے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 186 اچھے برے، تمام حالات میں اپنے شوہر کا احسان مند اور شکر گزار رہنا

بیوی پر واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)) قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ ((يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ)) ((يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ لِإِحْسَانٍ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا)) قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں نے آگ دیکھی اور آج جیسا ہولناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا، جہنم میں میں نے عورتوں کی اکثریت دیکھی۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”کیوں یا رسول اللہ ﷺ؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ان کی ناشکری کی وجہ سے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”(نہیں بلکہ) وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور ان کا احسان نہیں مانتیں، عورتوں کا حال یہ ہے کہ اگر عمر بھر تم ان کے ساتھ احسان کرتے رہو پھر تمہاری طرف سے کوئی معمولی سی تکلیف بھی انہیں آجائے تو کہیں گی میں نے تو تجھ سے کبھی سکون پایا ہی نہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



اَهِمِّيَّةُ حُقُوقِ الزَّوْجَةِ بیوی کے حقوق کی اہمیت

مسئلہ 187 عورت کے حقوق کی قانونی حیثیت وہی ہے جو مرد کے حقوق کی ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حُجَّةَ الْوُدَّاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ وَعَظَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً فَقَالَ ((أَلَا وَاسْتَوْضُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَاءِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا.....)) الْحَدِيثُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (حسن)

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں جو کہ حجۃ الوداع میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے (ایک خطبہ میں) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لوگو! سنو، عورتوں کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو وہ تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں، خبردار رہو! مردوں کے عورتوں پر حقوق (ویسے ہی) ہیں (جیسے) عورتوں کے مردوں پر حقوق ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 188 عورت کے حقوق ادا کرنا واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا عَبْدَ اللَّهِ ! أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ ؟)) قُلْتُ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! قَالَ ((فَلَا تَفْعَلْ وَافْطِرْ وَنَمْ فَإِنَّ لَجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے عبداللہ! مجھے

بتایا گیا ہے کہ تم دن کو مسلسل روزے رکھتے ہو؟ اور رات کو مسلسل قیام کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ”ہاں، یا رسول اللہ ﷺ! ایسا ہی کرتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ایسا نہ کر، روزہ بھی رکھ اور ترک بھی کر رات کو قیام بھی کر اور آرام بھی کر، تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 189 عورت کے حقوق ادا نہ کرنا باعث ہلاکت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَفَىٰ إِيْمَانًا أَنْ يَخْسِيَ عَمَلُكَ مَنْ يَمْلِكُ قُوَّتَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدی کو (ہلاک کرنے کے لئے) اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ جس کا خرچ اس کے ذمہ ہے اسے خرچ نہ دے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 190 عورت کے حقوق ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُخْرِجْ حَقَّ الضَّعِیْفِیْنِ ، اَلْیَتِیْمِ وَالْمَرْءَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے اللہ! میں دو ضعیفوں کا حق (مارتا) حرام کرنا ہوں یتیم کا اور عورت کا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 191 بیوی کے غضب شدہ حقوق کی ادائیگی قیامت کے روز شوہر کو کرنی پڑے گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَتَوُذَّنَّ الْحَقُوقُ إِلَىٰ أَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتَّىٰ یَقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَآءِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز تمہیں ایک دوسرے کے حقوق ضرور ادا کرنے پڑیں گے یہاں تک کہ (اگر سینگ والی بکری نے بے سینگ بکری کو مارا ہو گا تو) سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کا بدلہ بھی لیا جائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الزکاة ، باب فضل النفقة علی العیال والمملوک

② صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2968

③ کتاب البر والصلة ، باب تحریم الظلم

وضاحت : جانوروں کے لئے اگرچہ عذاب اور ثواب نہیں لیکن قیامت کے روز ایک دوسرے کے حقوق دلوانے کے لئے ایک بار جانوروں کو زندہ کیا جائے گا، اس سے حقوق العباد کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

مسئلہ 192 بیوی پر ظلم کرنے سے بچنا چاہئے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ كَأَنَّهَا شِرَارَةٌ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مظلوم کی دعا سے بچو مظلوم کی دعا (اس تیزی سے) آسمانوں پر پہنچتی ہے جس تیزی سے آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔



حُقُوقُ الزَّوْجَةِ

بیوی کے حقوق

مسئلہ 193 نان و نفقہ عورت کا حق ہے جسے برضا و رغبت ادا کرنا مرد پر واجب ہے۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ ۞ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ۞ مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ؟ قَالَ ((أَنْ يَطْعَمَهَا إِذَا طَعِمَ وَأَنْ يَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَى وَلَا يَضْرِبَ الْوَجْهَ وَلَا يَقْبِضَ وَلَا يَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ① (صحیح)

حضرت حکیم بن معاویہ اپنے باپ ۞ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ۞ سے سوال کیا ”بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟“ آپ ۞ نے ارشاد فرمایا ”جب تو خود کھائے تو اسے بھی کھلائے جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے، چہرے پر نہ مارے، گالی نہ دے (بکھی الگ کرنے کی ضرورت پڑے تو) اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ الگ نہ کرے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 194 مہر عورت کا حق ہے جسے ادا کرنا شوہر کے ذمہ واجب ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 77 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 195 والدین کے بعد سب سے زیادہ حسن سلوک کی حقدار بیوی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۞ ((اكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ ۞ کہتے ہیں رسول اللہ ۞ نے فرمایا ”ایمان کے لحاظ سے کامل مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لئے بہتر ہو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَ دِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مَسْكِينٍ وَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(اگر!) ایک دینار تم نے اللہ کی راہ میں دیا ایک غلام آزاد کروانے میں دیا ایک دینار مسکین کو دیا اور ایک اپنے گھر والوں پر خرچ کیا، ان سب میں سے ثواب کے اعتبار سے گھر والوں پر خرچ کیا گیا دینار سب سے افضل ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ②

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شوہر بیوی پر جو خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَفْرُكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوئی مومن شخص کسی مومن عورت سے بد گمانی نہ کرے اگر عورت کی ایک عادت ناپسند ہوگی تو کوئی دوسری عادت پسند بھی ہوگی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جِلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ④

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کوئی آدمی اپنی بیوی کو لوٹری کی طرح نہ مارے اور پھر رات کو اس سے ہمبستری کرنے لگے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 196 عورت کے جنسی حقوق ادا کرنا مرد پر واجب ہے۔

① کتاب الزکاة ، باب فضل النفقة على العيال و المملوك

② کتاب النکاح ، باب الوصية بالنساء

③ کتاب النکاح ، باب الوصية بالنساء

④ کتاب النکاح ، باب ما يكره من ضرب النساء

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ :
رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ التَّبَعْلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَأَخْتَصِمْنَا. رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ ①

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ
”رسول اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت نہ دی اگر آپ
ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دیتے تو ہم (کوئی دوا وغیرہ کھا کر) اپنے آپ کو نامرد کر لیتے۔“
اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اس بارے میں مزید احکام جاننے کے لئے کتاب الطلاق میں ایلاء کے مسائل مسئلہ نمبر 127 تا 132 کا ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 197 بیوی کو قرآن و حدیث کی تعلیم دینا اور اللہ سے ڈرتے رہنے کی تاکید
کرتے رہنا مرد پر واجب ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَ
لَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَذْبًا وَ أَخْفِهِمْ فِي اللَّهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ②

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اپنی استطاعت کے مطابق
اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو اور انہیں تعلیم دینے کے لئے چھڑی سے بے نیاز نہ رہو اور انہیں اللہ سے ڈرنے
کی تاکید کرتے رہو۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ
نَارًا﴾ (6:66) قَالَ : عَلِمُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ الْخَيْرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ ③

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد ”اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے
بچاؤ۔“ (سورہ تحریم، آیت نمبر 6) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ خیر اور بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور اپنے
اہل و عیال کو بھی سکھاؤ۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب النکاح ، باب ما یکرہ من التبتل

② نیل الاوطار ، کتاب النکاح ، باب احسان العشرة و بیان حق الزوجین

③ منهج التربية النبویة للطفل ، للشیخ محمد نور بن عبد الحفیظ السوید ، رقم الصفحة 26

مسئلہ 198 بیوی کی عزت اور ناموس کی حفاظت کرنا مرد پر واجب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ أَلْعَاثُ لُؤَالِذِيهِ وَالذُّيُوثُ وَرَجُلَةٌ نِسَاءٍ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ يَهُفَى^① (صحیح)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے ① والدین کا نافرمان ② دیوث ③ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد۔“ اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دیوث اس شخص کو کہتے ہیں جس کی بیوی کے پاس غیر محرم مرد آئیں اور اسے غیرت محسوس نہ ہو۔

قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ﷺ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُضْضِعٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ^②

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”اگر میں اپنی بیوی کو کسی غیر محرم کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اس کی گردن اڑا دوں۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کیا تم لوگ سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ (یعنی وہ بہت غیرت مند انسان ہے) لیکن میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں (اور اللہ تعالیٰ) کوئی حرام کام پسند نہیں کرتے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 199 اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے درمیان عدل کرنا مرد پر واجب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُفَاءً مَائِلًا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ^③ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف جھک جائے (یعنی دونوں میں عدل سے کام نہ لے) وہ قیامت کے روز اس حال میں (قبر ہے اٹھ کر) آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا (یعنی فاجر زندہ) ہوگا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

① صحیح الجامع الصغیر و زادہ ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3058

② کتاب النکاح ، باب الغیرۃ

③ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1867

الْحُقُوقُ الْمَشْتَرَكَةُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ

میاں بیوی کے ایک دوسرے پر مشترک حقوق

مسئلہ 200 خیر اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کو تاکید کرتے رہنا دونوں پر واجب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَانْقَضَ إِمْرَأَتُهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ رَشَّ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَانْقَضَتْ زَوْجُهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَبَى رَشَّتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس مرد پر اللہ رحم فرمائے جو رات کو اٹھے اور نوافل ادا کرے اپنی بیوی کو جگائے اور وہ بھی نوافل ادا کرے اور اگر بیوی اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔ اللہ رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کے وقت اٹھے اور نفل پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور وہ بھی نفل پڑھے اور اگر شوہر اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 201 ازدواجی زندگی کے راز افشاء نہ کرنا دونوں پر واجب ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ مِنْ أَشْرِ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن اللہ کے نزدیک

سب سے زیادہ برا شخص وہ ہوگا، جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی کی راز کی باتیں لوگوں کو بتائے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 202 اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا دونوں پر واجب ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد پر حاکم ہے پس ہر شخص حاکم ہے اور اپنی اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



اِسْلَامَ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ

غیر مسلم میاں، بیوی میں سے کسی ایک کا مسلمان ہونا

مَسْئَلہ 203 کافر میاں بیوی میں سے جب کوئی ایک فریق مسلمان ہو جائے تو ان کا

نکاح ٹوٹ جاتا ہے مسلمان عورت کافر شوہر کے لئے حلال نہیں رہتی

اور مسلمان مرد کے لئے کافر عورت حلال نہیں رہتی۔

مَسْئَلہ 204 جو منکوحہ عورت مسلمان ہو کر دار الکفر سے دار الاسلام میں ہجرت کر

آئے اس کا نکاح اپنے آپ ٹوٹ جاتا ہے اور وہ جب چاہے عدت

گزارے بغیر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

مَسْئَلہ 205 دار الکفر سے آنے والی منکوحہ عورتیں جو مسلمان ہو کر آئیں، اسلامی

حکومت کو ان عورتوں کے مہر کافر شوہروں کو واپس کرنے چاہئیں اور

مسلمانوں کی منکوحہ کافر عورتیں جو دار الکفر میں رہ گئی ہوں ان کے مہر

کفار سے واپس لینے چاہئیں۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهُنَّ فَامْتَحِنُوهُنَّ ط اللَّهُ أَعْلَمُ

بِإِيمَانِهِنَّ ج فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ط لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ

يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَآتُوهُنَّ مَا أَنْفَقُوا ط وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ

ط وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكُوفَرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ط ذَلِكَُمْ حُكْمُ اللَّهِ

ط يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ ﴿(10:60)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو (ان کے مومن

ہونے کی) جانچ پڑتال کرو اور ان کے ایمان کی حقیقت اللہ جانتا ہے، پھر جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو، نہ وہ کفار کے لئے حلال ہیں نہ کفار ان کے لئے حلال ہیں۔ ان کے کافر شوہروں نے جو مہر ان کو دیئے تھے وہ انہیں واپس کر دو اور ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ تم ان کو ان کے مہر ادا کر دو تم خود بھی کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رو کے رکھو اور جو مہر تم نے اپنی کافر بیویوں کو دیئے تھے وہ تم واپس مانگ لو اور جو مہر کافروں نے اپنی بیویوں کو (جو مسلمان ہو چکی ہیں) کو دیئے انہیں وہ واپس مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور وہ علیم و حکیم ہے۔“ (سورہ الممتحنہ، آیت نمبر 10)

وضاحت : ① دارالکفر سے آتے والی مسلمان خواتین کو نکاح کے وقت اس مہر سے الگ مہر ادا کرنا ہوگا جو اسلامی حکومت دارالکفر کے کافر شوہروں کو واپس کرے گی۔

② اگر مسلمان ہونے والے شوہر کی بیوی عیسائی یا یہودی (یعنی اہل کتاب میں سے) ہو اور وہ اپنے دین پر قائم رہے تب بھی میاں بیوی کا نکاح باقی رہے گا۔

مسئلہ 206 مشرک یا کافر میاں بیوی بیک وقت دونوں مسلمان ہو جائیں یا آگے پیچھے کچھ وقفے سے مسلمان ہوں تو ان کا ازدواجی تعلق ایام جاہلیت کے نکاح پر ہی قائم رہتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهُ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بَعْدَ سَنَتَيْنِ بِنِكَاحِهَا الْأَوَّلِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ① (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کو (ان کے شوہر) حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس دو سال کے بعد (جب وہ مسلمان ہوئے) پہلے نکاح کی بنیاد پر ہی واپس لوٹایا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



النِّكَاحُ الثَّانِي

نکاح ثانی کے مسائل

مَسْئَلہ 207 بیک وقت زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔

مَسْئَلہ 208 چار بیویوں کی اجازت عدل کے ساتھ مشروط ہے، عدل کرنا کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو پھر صرف ایک بیوی رکھنے کا حکم ہے۔

﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَذْنٰى أَلَّا تَعْدِلُوا ۝﴾

(3:4)

”اور اگر تم تیسوں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین یا چار چار سے نکاح کرو لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو یا ان لونڈیوں پر قناعت کرو جو تمہارے قبضہ میں آئی ہیں یہ زیادہ قریب ہے اس بات کے کہ تم نا انصافی نہ کرو۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 3)

مَسْئَلہ 209 کنواری عورت کے ساتھ دوسرا نکاح کیا ہو تو اس کے ساتھ مسلسل سات دن رات رہنے کی اجازت ہے اس کے بعد دونوں کی مساوی باری مقرر کرنی چاہئے۔

مَسْئَلہ 210 بیوہ عورت سے دوسرا نکاح کیا ہو تو اس کے پاس مسلسل تین دن رات رہنے کی اجازت ہے اس کے بعد دونوں کی مساوی باری مقرر کرنی چاہئے۔

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مِنَ السَّنَةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبُكَرَ عَلَى الْغَنِيِّ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا

وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ عَلَى الْبُكَرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سنت یہ ہے کہ جب آدمی بیوہ سے نکاح کرنے کے بعد (اس کی موجودگی میں) کنواری سے نکاح کرے تو کنواری کے پاس مسلسل سات دن رات رہے اور پھر باری مقرر کرے اور جب کنواری کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح بیوہ سے کرے تو اس کے پاس مسلسل تین دن رات قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے۔ بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 211 اپنی سوکن کو جلانے کے لئے کوئی ایسی بات کہنا جو خلاف حقیقت ہو جائز نہیں۔

عَنْ أَسْمَاءَ (بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَبِيْ ضَرَّةٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ تَشْبَعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرِ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطِ كَلَابِسَ ثَوْبِيْ زُورٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ”میری ایک سوکن ہے اگر میں اس کا دل جلانے کے لئے جھوٹ موٹ کہوں کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں فلاں چیزیں دیں ہیں؟“ تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو شخص ایسی چیزیں ملنے کا دعویٰ کرے جو درحقیقت اسے نہیں ملیں وہ شخص جھوٹ کا لباس اوڑھنے والا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 212 اگر ایک بیوی باہمی افہام و تفہیم کی خاطر از خود اپنا کوئی حق شوہر کو معاف کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

❶ کتاب النکاح، باب اذا تزوج النبی علی البکر

❷ کتاب النکاح، باب المتشبع بما لم یمل وما ینهی من الخیار العزۃ

❸ کتاب النکاح، باب المرأة تهب یومها من زوجها لضرتهار کیف یقسم ذلک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا چنانچہ نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا دونوں کی باری کا دن قیام فرماتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 213 مساویانہ حقوق والے معاملہ میں کسی ایک بیوی کے حق میں فیصلہ کرنا مشکل ہو تو تمام بیویوں کی رضامندی سے بذریعہ قرعہ فیصلہ کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان (کسی ایک کو ساتھ لے جانے کے لئے) قرعہ ڈالتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 214 کسی ایک بیوی کے ساتھ زیادہ محبت ہونا قابل مذمت نہیں جب تک تمام بیویوں کے باقی حقوق (مثلاً رہنا سہنا، کھانا، پہنانا، خرچ دینا، مقررہ باری پر قیام کرنا وغیرہ) مساویانہ طریقے سے ادا ہوتے رہیں۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ : يَا بَيْتُئِذَا لَا يَغْوُلُكَ هَذِهِ الْبَيْتُ أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِيَّاهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (اپنی بیٹی اور ام المومنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا ”اے میری بیٹی! اس خاتون (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں بھول میں نہ رہنا جسے اپنے حسن و جمال اور رسول اکرم ﷺ کی محبت پر فخر ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 215 نکاح ثانی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت لینا سنت سے ثابت نہیں۔

+++

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے

مسئلہ 216 رسول اکرم ﷺ اور ازواج مطہرات کے باہمی پیار و محبت کا ایک دلچسپ واقعہ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتْ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَتَحَدَّثُ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَلَا تَرَ كَيْفَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَارَكَبَ بَعِيرَكَ تَنْظُرِينَ وَانْظُرِي، فَقَالَتْ: بَلَى، فَرَكِبْتُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَمَلٍ عَائِشَةَ وَ عَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رَجُلَهَا بَيْنَ الْأَذْخِرِ وَتَقُولُ: يَا رَبِّ اسْلُطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي، وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر پر روانہ ہوتے تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں قرعہ ڈالتے ایک بار قرعہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں کا نام نکلا (تو دونوں ساتھ ہو گئیں) دوران سفر رسول اکرم ﷺ (کا معمول مبارک تھا کہ) رات کے وقت چلتے چلتے (زوجہ محترمہ سے) باتیں کیا کرتے (اس سفر میں) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (ازراہ مذاق) کہا ”آج رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں ذرا تم بھی دیکھو (کیا ہوتا ہے) اور میں بھی دیکھتی ہوں، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ رسول اکرم ﷺ رات کے وقت (حسب معمول) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف تشریف لائے حالانکہ اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہا (لیکن پہچان

نہ پائے) اور چلتے گئے حتیٰ کہ اپنی منزل پر پہنچ گئے اور یوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اس رات) آپ ﷺ کی رفاقت سے محروم رہ گئیں چنانچہ جب منزل پر پڑاؤ کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈالے اور فرمانے لگیں ”یا اللہ! کوئی سانپ یا بچھو بھیج دے جو مجھے کاٹ کھائے انہیں (یعنی رسول اکرم ﷺ کو) تو میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 217 میاں بیوی کے راز کی بات۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ((إِنِّي لَا عَلِمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَاضِبَةً)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ ((أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَاضِبَةً قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ)) قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ”جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تب بھی مجھے پتہ چل جاتا ہے اور جب ناراض ہوتی ہو تب بھی پتہ چل جاتا ہے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”وہ کیسے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو مجھ سے یوں بات کرتی ہو ”محمد ﷺ کے رب کی قسم! اور جب ناراض ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو ”ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”ہاں یا رسول اللہ ﷺ اور اللہ میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں (ناراضگی کی حالت میں)۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 218 اظہار محبت کا ایک انوکھا انداز۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَآنَا أَجِدُ ضِدَاعًا لِي رَأْسِي وَآنَا أَقُولُ: وَرَأْسَاهُ، فَقَالَ ((بَلْ أَنَا، يَا عَائِشَةُ أَوْ رَأْسَاهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا ضَرَبَ لَوْ مَتَّ قَبْلِي لَفُصِمْتُ عَنْكَ لَفُصِمْتُكَ وَكَفَتُكَ وَصَلَيْتُ عَلَيْكَ وَدَلَّتُكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

(حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ قبرستان بقیع سے (ایک جنازہ پڑھ کر) واپس تشریف لائے تو میرے سر میں شدید درد تھا میں نے کہا ”ہائے میرا سر پٹھا جا رہا ہے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تمہارا نہیں بلکہ میرا سر پٹھا جا رہا ہے۔“ پھر فرمایا ”عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گئی تو تمہارے سارے کام میں خود کروں گا تجھے غسل دوں گا تجھے کفن پہناؤں گا تمہاری نماز جنازہ پڑھاؤں گا اور خود تمہاری تدفین کروں گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَوْضِعٍ لِي فَيَشْرِبُ وَاتَّعَرَّقَ الْعَرَقُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَوْضِعٍ لِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی اور برتن نبی اکرم ﷺ کو دے دیتی، آپ ﷺ برتن سے اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جہاں سے میں نے منہ رکھ کر پیا ہوتا، ہڈی سے گوشت کھا کر نبی اکرم ﷺ کو دیتی تو آپ ﷺ اسی جگہ سے کھاتے تھے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 219 کا شانہ نبوی ﷺ میں سوکنا پے کی ناز برداری۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى امْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَفْحَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتْ أَلْتِي النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّفْحَةُ فَأَنْفَلَقَتْ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَقَ الصَّفْحَةَ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّفْحَةِ وَيَقُولُ: غَارَتْ أَمْكُمُ ثُمَّ حَسَسَ الْخَادِمُ حَتَّى أَتَى بِصَفْحَةٍ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ هُوَ فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّفْحَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الْتِي كُسِرَتْ صَفْحَتُهَا وَامْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الْتِي كُسِرَتْ فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی (باری کے مطابق) ایک زوجہ محترمہ کے ہاں مقیم تھے اتنے میں ایک دوسری زوجہ محترمہ نے ایک برتن میں کھانا بھیجا۔ گھر والی بیوی صاحبہ نے (کھانا

لانے والے) خادم کے ہاتھ پر چوٹ ماری اور برتن نیچے گر گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے برتن کے ٹکڑے جمع کئے اور پھر کھانا اکٹھا کرنے لگے اور (وہاں موجود لوگوں کو مخاطب کر کے) فرمایا ”تمہاری ماں کو (سوکناپے کی) غیرت آگئی پھر آپ ﷺ نے خادم کو روکا اور برتن توڑنے والی بیوی کے گھر سے نیا برتن لے کر خادم کے حوالے کیا اور ٹوٹا ہوا برتن اسی گھر میں رہنے دیا جہاں وہ ٹوٹا تھا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن انہیں کے ہاں مقیم تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھانا پکارتی تھیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا یا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کھانا پکا کر بھجوا دیا جو حضرت عائشہ کو ناگوار گزرا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَلَغَ صَفِيَّةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : إِنِّهَا بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَغْتُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ ((مَا يُبْكِيكِ ؟)) قَالَتْ : قَالَتْ لِي حَفْصَةُ ابْنَةُ يَهُودِيٍّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَنْكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنْ عَمَّكَ لَنَبِيٌّ وَ أَنْكِ لَتَحْتِ نَبِيٍّ فَمِنْهُمْ تَفْخَرُ عَلَيْكَ ؟)) ثُمَّ قَالَ : (اتَّقِي اللَّهَ يَا حَفْصَةُ) ((رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (ام المؤمنین) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ (ام المؤمنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (یہ سن کر) رونے لگیں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں آپ ﷺ نے پوچھا ”صفیہ! کیوں رو رہی ہو؟“ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”حفصہ نے مجھے کہا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں۔“ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم تو نبی کی بیٹی ہو (مراد ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام) اور تمہارے چچا نبی ہیں (مراد ہیں حضرت ہارون علیہ السلام) اور تم نبی کی بیوی ہو (مراد ہیں خود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس قدر فضیلت کے باوجود) آخروہ (یعنی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کسی بات پر تم سے فخر جتلاتی ہے پھر آپ ﷺ نے (حضرت حفصہ کو مخاطب کر کے) فرمایا ”حفصہ! اللہ سے ڈرو (آئندہ ایسی بات مت کہنا)۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا یہودی سردار حیی بن اخطب کی صاحبزادی تھیں۔

مسئلہ 220 از واج مطہرات فی النکاح کی نازک مزاجی کا لحاظ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى عَلَى أَزْوَاجِهِ وَسَوَاقٍ يَسُوقُ بِهِنَ يَقَالُ لَهُ أَنْجِشَةُ ،
فَقَالَ ((وَنَحَكَ يَا أَنْجِشَةُ ارْوَيْدَا سَوْفَكَ بِالْقَوَارِيرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ (دوران سفر) اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لائے۔ اونٹوں کو ہانکنے والا شخص اونٹوں کو (تیز تیز) ہانک رہا تھا جس کا نام انجوشہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا ”انجوشہ! تیرے لئے خرابی ہو، اونٹوں کو آہستہ آہستہ چلا (سوار خواتین کو) آگینے سمجھ کر (کہیں ٹوٹ نہ جائیں)۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



الْمُحْرَمَاتُ حرام رشتے

مَسْئَلہ 221 حرام رشتے دو طرح کے ہیں (۱) مستقل حرام رشتے (ب) عارضی حرام رشتے۔

(۱) الْمُحْرَمَاتُ الدَّائِمَةُ (۱) مستقل حرام رشتے

مَسْئَلہ 222 مستقل حرام رشتوں کے اسباب تین ہیں ① نسب (خونی تعلق) ② مصاہرت (سرالی تعلق) ③ رضاعت (دودھ پلانا)

مَسْئَلہ 223 نسبی (خونی تعلق کے باعث) حرام ہونے والے رشتے سات ہیں، مصاہرت (شادی کے باعث) حرام ہونے والے رشتے بھی سات ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حُرْمٌ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصُّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قُرَأَ ﴿حُرْمَتٌ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ (أَلَايَةُ)﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نسب کی وجہ سے سات رشتے حرام ہیں اور صہر (سرال) کی وجہ سے بھی سات رشتے حرام ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”حرام کی گنیں تم پر مانیں..... آخر تک۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 224 ماں (بشمول دادی و نانی سگی ہو یا سوتیلی) بیٹی (بشمول پوتی و نواسی) بہن (سگی ہو یا سوتیلی) پھوپھی (سگی ہو یا سوتیلی) خالہ (سگی ہو یا سوتیلی)

بھتیجی (سگی ہو یا سوتیلی) بھانجی (سگی ہو یا سوتیلی) سے نکاح کرنا حرام ہے۔

مسئلہ 225 باپ، دادا اور نانا کی منکوحہ، بیوی کی ماں، دادی اور نانی، مدخولہ بیوی کی پہلے شوہر سے بیٹیوں، حقیقی بیٹے، پوتے اور نواسے کی بیوی سے نکاح حرام ہے۔

مسئلہ 226 دودھ پلانے والی عورت (رضاعی ماں) اور اس کی بیٹی (رضاعی بہن) (بشمول رضاعی بہن کی بیٹی) سے نکاح حرام ہے۔

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهُنَّكُمْ وَبَنَاتُهُمْ وَأَخَوَاتُهُمْ وَعَمَّتُهُمْ وَخَالَاتُهُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهُنَّكُمُ الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرِّضَاعَةِ وَأُمَّهُنَّ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِكُمُ الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ زَافَانٍ لَّمْ يَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ لَا وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝﴾ (23:4)

”تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں، بہنیں، بیٹیاں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری پروردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تمہارا تعلق زن و شوہر ہو چکا ہو اور اگر (صرف نکاح ہوا ہو اور) تعلق زن و شوہر نہ ہوا ہو تو (انہیں چھوڑ کر ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں) تم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ اور تمہارے ان بیٹیوں کی بیویاں جو تمہارے صلب سے ہوں اور یہ بھی تم پر حرام کیا گیا ہے کہ ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرو مگر جو پہلے ہو گیا ہو گیا اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 23)

مسئلہ 227 دودھ پلانے سے ویسے ہی حرام رشتے قائم ہو جاتے ہیں جیسے ولادت سے قائم ہوتے ہیں لہذا جو رشتے ولادت کے بعد حرام ہیں وہی رشتے

رضاعت کے بعد بھی حرام ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو رشتہ ولادت سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت (دودھ پلانے) سے حرام ہوتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت: مذکورہ حدیث شریف کی روشنی میں درج ذیل رشتے حرام ہیں ① رضاعی ماں ② رضاعی بیٹی ③ رضاعی بہن ④ رضاعی بھوہ بھی ⑤ رضاعی خالہ ⑥ رضاعی چچائی ⑦ رضاعی بھانجی۔

مسئلہ 228 کم از کم پانچ مرتبہ پستان چوسنے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے، اس سے کم ہو تو رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسُ مَعْلُومَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قرآن مجید میں (حرمت رضاعت سے پہلے) دس بار (پستان) چوسنے کا حکم نازل ہوا (جو بعد میں منسوخ ہو گیا) پھر پانچ مرتبہ چوسنے کا حکم نازل ہوا (اس کی قرأت منسوخ ہو گئی لیکن حکم باقی ہے)۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ③

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔“ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یاد رہے کہ بچہ کا پستان منہ میں لٹکر چوسنا اور پستان سے منہ ہٹا کر وقفہ کرنا ایک مرتبہ شمار ہوتا ہے اس طرح وقفے وقفے سے پانچ مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوگی، ایک یا دو مرتبہ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

مسئلہ 229 دو سال کی عمر تک دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اس

① مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 874

② کتاب الرضاع، باب التحريم بخمس رضعات

③ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 919

کے بعد نہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يُحْرِمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَحَ الْأَمْعَاءَ فِي الْفُذِيِّ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تک بچہ اتنا دودھ نہ پئے جو آنتوں کو بھر دے رضاعت ثابت نہیں ہوتی اسی طرح جب تک بچہ دودھ چھڑانے سے پہلے پہلے دودھ نہ پئے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔“ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رضاعت سے صرف دودھ پینے والے آدمی پر نکاح حرام ہوتا ہے دودھ پینے والے کا بھائی دودھ پلانے والی یا اس کی ماں یا اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔ اسی طرح دودھ پینے والے لڑکی بہن دودھ پلانے والی عورت کے خاوند یا اس کے باپ یا اس کے بیٹے سے نکاح کر سکتی ہے۔

(ب) الْمَحْرَمَاتُ الْمُؤَقَّتَةُ

(ب) عارضی حرام رشتے

مسئلہ 230 بیوی کی حقیقی (یا سوتیلی) بہن کو ایک نکاح میں جمع کرنا منع ہے۔

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزٍ الدِّبْلَمِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ ، قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي ((طَلِّقْ أَيْهَمَا شِئْتَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷ (حسن)

حضرت ضحاک بن فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کا باپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دونوں میں سے ایک جو چاہتے ہو پسند کر لو اور دوسری کو طلاق دے دو۔“ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بہن کی وفات یا طلاق کے بعد دوسری بہن سے نکاح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 231 بیوی اور اس کی پھوپھی یا خالہ کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 921

❷ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1587

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ تُنِكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا))
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ نے عورت اور اس کی چھو بھی اور خالہ کو ایک نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : بھتیجی یا بھائی کی وفات یا طلاق کے بعد اس کی چھو بھی یا خالہ سے نکاح کرنا جائز ہے۔

مَسْئَلَةُ 232 منکوحہ عورت سے نکاح کرنا حرام ہے۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 39 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔
② منکوحہ عورت کو طلاق ہو جائے تو عدت گزرنے کے بعد اس سے نکاح جائز ہے۔

مَسْئَلَةُ 233 عدت کے دوران مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کرنا حرام ہے۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 35 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔
② عدت گزر جانے کے بعد مطلقہ یا بیوہ سے نکاح جائز ہے۔

مَسْئَلَةُ 234 تین طلاقیں جدا جدا مجلسوں میں دینے کے بعد اپنی مطلقہ بیوی سے

رجوع اور دوبارہ نکاح کرنا حرام ہے۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 66 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔
② مطلقہ خاتون کسی دوسرے آدمی سے حلال نہیں صحیح نکاح کر لے اور وہ آدمی از خود اسے طلاق دے دے یا مر جائے تو پھر مطلقہ خاتون بعد از عدت دوبارہ اپنے پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

مَسْئَلَةُ 235 پاکدامن مرد یا عورت کا زانیہ عورت یا زانی مرد سے نکاح حرام ہے۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 23 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔
② زانیہ عورت یا زانی مرد تائب ہو جائے تو اس سے پاکدامن مرد یا پاکدامن عورت کا نکاح جائز ہوگا۔
③ زانیہ عورت کو تائب ہونے کے بعد عدت گزرنے کا انتظار کرنا ضروری ہے۔

مَسْئَلَةُ 236 مومن مرد یا عورت کا مشرک عورت یا مرد سے نکاح کرنا حرام ہے۔

وضاحت : ① آیت مسئلہ نمبر 36 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔
② مشرک عورت یا مشرک مرد تائب ہو جائے تو ان کا باہمی نکاح کرنا جائز ہو جائے گا۔

مَسْئَلَةُ 237 منہ بولے بیٹے سے دائمی یا عارضی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 44 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

حُقُوقُ الْمَوَالِدِ

نومولود کے حقوق

مسئلہ 238 لڑکے کی پیدائش پر غیر فطری خوشی اور بچی کی پیدائش پر رنج کا اظہار کرنا درست نہیں۔

عَنْ صَعْصَعَةَ عَمِّ الْأَخْنَفِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا امْرَأَةً مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَأَعْطَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً ، ثُمَّ صَدَعَتْ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ : فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْنَاهُ ، فَقَالَ ((مَا عَجَبَكَ ؟ لَقَدْ دَخَلْتُ بِهِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①

حضرت اخنف رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کو چند کھجوریں دیں تو اس عورت نے دو کھجوریں اپنی دونوں بیٹیوں کو ایک ایک دے دی اور پھر تیسری بھی دونوں کو آدھی آدھی بانٹ دی نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) یہ واقعہ آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا تم اس پر تعجب کر رہی ہو یہ عورت (اپنی بیٹیوں سے) اس (حسن سلوک کی وجہ سے) جنت میں داخل ہوگی۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَّرَ عَلَيْهِنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جَدَّتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کی

① صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 2958

② صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 2959

تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے انہیں کھلائے پلائے اور اپنی طاقت کے مطابق پہنائے، قیامت کے دن وہ لڑکیاں اس کے لئے آگ سے رکاوٹ بنیں گی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ عَالَ جَارَيْتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَصَمَّ أَصَابِعَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے دو لڑکیوں کو بالغ ہونے تک پالا پوسا (ان کی تعلیم و تربیت کی، نکاح وغیرہ کیا) قیامت، کے دن میں اور وہ اس طرح (اکٹھے) آئیں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو باہم ملایا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 239 پیدائش کے بعد بچہ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِالصَّلَاةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (حسن)
حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں نماز والی اذان دیتے ہوئے دیکھا ہے جب وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پیدا ہوئے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 240 پیدائش کے ساتویں دن بچہ کے نام کا اعلان کرنا چاہئے، اس کے سر کے بال منڈوانے چاہئیں اور اس کا عقیقہ کرنا چاہئے۔

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْغُلَامُ مَوْلَا ثَلَاثِينَ يَوْمَ هُمْ بَبُوعٌ مُبْتَاعِينَ يَوْمَ يُبْعُ غَنَمٌ بِغَنَمٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③ (صحیح)
حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بچہ عقیقہ کے بدلے رہن ہوتا ہے لہذا اس کی طرف سے ساتویں روز جانور ذبح کیا جائے۔ اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سرمونڈا جائے۔“ اسے ترمذی

① کتاب البر والصلة ، باب فضل الاحسان الى البنات

② صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1224

③ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1229

نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 241 لڑکے کے عقیقہ میں دو جانور (بھیڑ یا بکری) لڑکی کے عقیقہ میں ایک جانور ذبح کرنا چاہئے۔

عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانَا أَمْ إِنَاثَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)
حضرت ام کرزہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے خواہ نہ ہو یا مادہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 242 عقیقہ ساتویں، چودھویں یا اکیسویں دن کرنا مسنون ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْعَقِيقَةُ لِسَبْعٍ أَوْ لَارْبَعٍ عَشْرَةَ أَوْ لِأَحَدِي وَعَشْرِينَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ② (صحیح)
حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عقیقہ ساتویں، چودھویں یا اکیسویں روز کرنا چاہئے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کسی وجہ سے ساتویں، چودھویں یا اکیسویں روز عقیقہ نہ کیا جا سکا ہو تو پھر عمر بھر میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 243 پیدائش کے بعد کسی نیک آدمی سے کوئی میٹھی چیز چبوا کر بچہ کے منہ میں ڈالنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَدَ لِي غُلَامٌ فَاتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَكُهُ بِعَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرَكَّةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چا کر اس کے منہ میں ڈالی اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی اور بچہ مجھے واپس کر دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 244 پیدائش کے بعد لڑکے کا ختنہ کرنا بھی مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْإِسْتِحْدَاذُ وَتَنْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّوَارِبِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”پانچ باتیں فطرت سے ہیں ① ختنہ کرنا ② زیر ناف بال صاف کرنا ③ بغل کے بال اکھاڑنا ④ ناخن کاٹنا اور ⑤ مونچھیں کترانا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 245 عبداللہ اور عبدالرحمن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارے ناموں میں سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 246 برے نام بدل دینے چاہئیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ ابْنَةَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ يُقَالُ لَهُ عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَمِيلَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا آپ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ (نیک سیرت اور خوبصورت) رکھ دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 247 اولاد کو دینی تعلیم دینا واجب ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ

① اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 145

② كتاب الاداب ، باب النهي عن التكني بأبي القاسم

③ كتاب الاداب ، باب استحباب تغير الاسم القبيح الى الحسن

(صحیح)

مُسْلِم)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد ہو یا عورت) پر فرض ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ أَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ أَوْ نَصْرَانِيَّةٍ أَوْ يَمَجَّسَانِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا آتش پرست بنادیتے ہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



حُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ والدین کے حقوق

مسئلہ 248 والدین کی رضا میں اللہ کی رضا ہے والدین کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَ سَخَطُهُ فِي سَخَطِهِمَا)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رب کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ کا غصہ والدین کے غصے میں ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے

مسئلہ 249 والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْأَحَدُ نَكَمٌ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ؟)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَالَ ((الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: وَ جَلَسَ وَ كَانَ مُتَكَبِّراً قَالَ ((و شَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحیح)
حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ!“ (ضرور بتائیے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔“ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر لگائے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا ”جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹی بات کہنا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے

مسئلہ 250 والدین کو ناراض کرنے والے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے تین دفعہ

① صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی الجزء الثالث ، رقم الحديث 3501

② صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 1550

بددعا فرمائی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((رَغِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، رسوا اور ذلیل ہو، ہلاک ہو جس نے اپنے والدین میں سے دونوں کو بڑھاپے میں پایا اور پھر (ان کو راضی کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 251 والد جنت کا بہترین دروازہ ہے جو چاہے اس کی حفاظت کرے جو چاہے اسے گرا دے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((أَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاصْبِرْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ احْفَظْهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے جو شخص چاہے اسے محفوظ رکھے جو چاہے اسے گرا دے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 252 والد کے حکم پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی محبوب بیوی کو طلاق دے دی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِي أَبِي أَنْ أَطْلِقَهَا ، فَأَبَيْتُ فَلْذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ ! طَلِّقْ امْرَأَتَكَ)) قَالَ : فَطَلَّقْتُهَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاحْمَدُ ③ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی جسے میں بہت محبوب رکھتا تھا، لیکن میرے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اسے ناپسند کرتے تھے چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں۔ میں نے طلاق دینے سے انکار کر دیا اور نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ

① کتاب التہر والصلۃ ، باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلۃ

② صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2855

③ ارواء الغلیل ، للالبانی ، الجزء السابع ، رقم الصفحة 136

نے ارشاد فرمایا ”اے عبد اللہ ﷺ! اپنی بیوی کو طلاق دے۔“ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اسے ابو داؤد، ترمذی ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 253 جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

عَنْ جَاهِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ جَاءَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ قَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ. فَقَالَ ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمِّ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ ((فَالْزَمُهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①

(صحیح)

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے جہاد کا ارادہ کیا ہے اور آپ ﷺ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا تیری والدہ زندہ ہے؟“ اس نے عرض کیا ”ہاں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پھر اس کی خدمت کر، جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 254 باپ کے مقابلے میں ماں کا درجہ تین گنا زیادہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَقُّ صَحَابَتِي؟ قَالَ ((أُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ((أُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ((أَبُوكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تیری ماں۔“ اس نے دوبارہ عرض کیا ”پھر کون؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تیری ماں۔“ اس نے (تیسری مرتبہ) عرض کیا ”پھر کون؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تیری ماں۔“ اس نے (چوتھی مرتبہ) پوچھا ”پھر کون؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”تیرا باپ۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

★★★

مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٌ متفرق مسائل

مسئلہ 255 عمل قوم لوط کرنے یا کروانے والے دونوں کو قتل کرنے یا سنگسار کرنے کا حکم ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلْ عَمَلَ قَوْمٍ لُوطٍ فَأَقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص کو عمل قوم لوط میں مبتلا پاؤ اسے اور عمل قوم لوط کرنے اور کروانے والے دونوں کو قتل کر دو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمٍ لُوطٍ قَالَ ((ارْجُمُوا الْأَعْلَى وَالْأَسْفَلَ ارْجُمُوهُمَا جَمِيعًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص عمل قوم لوط میں مبتلا شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ فاعل اور مفعول دونوں کو سنگسار کر دو (یعنی) سب کو سنگسار کر دو۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 256 میاں بیوی کا باہمی تعلق (نکاح) موت سے ختم نہیں ہوتا۔

مسئلہ 257 نیک مرد اور نیک عورت جنت میں بھی ایک دوسرے کے میاں بیوی ہوں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَمَّا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟)) قُلْتُ : بَلَى قَالَ : ((فَأَنْتِ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) رَوَاهُ

الْحَاكِمُ ❶

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا ”کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم دنیا اور آخرت (دونوں جگہ) میری بیوی رہو؟“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”کیوں نہیں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہو۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 258 زانی اور زانیہ کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد ماں باپ کے گناہ سے بری الذمہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ عَلَى وَلَدِ الزَّانَا مِنْ وَرْدِ أَبِيهِ شَيْءٌ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❷ (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد پر اپنے ماں باپ کے گناہ کا کوئی وبال نہیں۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 259 بیوی کو والدین کی ملاقات یا خدمت سے روکنا منع ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَدِمْتُ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَ مُدْبِئِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا النَّبِيَّ ﷺ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ ، قَالَ ((نَعَمْ صَلِّي أُمُّكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میری مشرکہ ماں قریش اور نبی ﷺ کے درمیان صلح (یعنی صلح حدیبیہ) کے زمانہ میں (مدینہ) آئی اس کا باپ (یعنی میرا نانا) بھی ساتھ تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ”میری ماں آئی ہے اور اسے اسلام سے سخت نفرت ہے (اس کے ساتھ کیا سلوک کروں؟)“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 260 جانتے بوجھتے اپنی ولدیت حقیقی باپ کی بجائے کسی دوسرے کی طرف

❶ سلسلہ احادیث الصحیحہ ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1142

❷ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 5282

❸ کتاب الادب ، باب صلة المرأة امها ولها زوج

منسوب کرنے والے پر جنت حرام ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے جانتے بوجھے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف کی اس پر جنت حرام ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 261 حسب نسب پر فخر کرنا یا طعن کرنا دونوں منع ہیں۔

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ثَلَاثَةٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ الْفَخْرُ بِالْأَحْسَابِ وَ الطُّغْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْيَاخَظَةُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ②

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین باتیں جاہلیت کی ہیں ① حسب پر فخر کرنا ② (اپنے یا کسی دوسرے کے) نسب پر طعن کرنا ③ (میت پر) نوحہ کرنا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 262 اپنی بیوی، بیٹی، بہن یا بہو وغیرہ کو کسی غیر محرم کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھ کر قتل کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسَهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ)) قَالَ : كَلَّا وَاللَّيْلِ بَعْدَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَا عَاجِلَ لِي بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ . قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَفَيَّوْرٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ (ناجائز حالت میں) دیکھوں تو کیا اس وقت تک اسے کچھ نہ کہوں جب تک

چار گواہ نہ لاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں!“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے ”ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تو گواہ لانے سے پہلے ہی اسے فوراً تلوار سے قتل کر دوں گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لوگو! سنو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے وہ (یعنی سعد رضی اللہ عنہ) واقعی غیرت مند ہے لیکن میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ (یعنی قتل کرنا جائز نہیں بلکہ اس سے مزید فتنہ فساد بڑھے گا لہذا قتل نہ کرو)۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 263 بیوی کے کردار پر بلاوجہ شک کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَمْرًا بِي وَكَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلْ لَكَ مِنَ الْإِبِلِ؟)) قَالَ: نَعَمْ! قَالَ ((مَا لُونُهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ ((فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ! قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَأَنَّى هُوَ؟)) قَالَ: لَعَلَّهُ يَأْرَهُوْلُ اللَّهُ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقٌ لَهُ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((وَهَلِ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقٌ لَهُ؟)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میری بیوی نے کالے رنگ کا بچہ جنا ہے جس سے میں نے انکار کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس دیہاتی سے دریافت کیا ”کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟“ دیہاتی نے عرض کیا ”ہاں!“ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا ”ان کا رنگ کیا ہے؟“ دیہاتی نے عرض کیا ”سرخ!“ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا ”کیا ان میں کوئی خاستری بھی ہے؟“ دیہاتی نے عرض کیا ”ہاں!“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وہ کہاں سے آگیا؟“ دیہاتی نے عرض کیا ”شاید اونٹ کی اوپر والی نسل میں سے کوئی اونٹ کالے رنگ والا ہو (یعنی تمہارا انکار درست نہیں)۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 264 زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ باپ کی وارثت نہیں پاتا نہ باپ بچے کی وارثت پاتا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ غَاوَرُ

اَمَةٌ اَوْ حُرَّةٌ فَلَوْلَئِهِ وَلَدٌ زَنَا لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ)) رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ^① (حسن)
حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے لونڈی یا آزاد عورت سے زنا کیا اور اس سے بچہ پیدا ہوا تو یہ (باپ) اس بچے کا وارث نہ ہو گا نہ ہی بچہ باپ کا وارث بنے گا۔“ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 265 کنوارے زانی اور زانیہ کی سزا سو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے جب کہ شادی شدہ زانی اور زانیہ کی سزا سو کوڑے اور پتھروں سے سنگسار کرنا ہے۔

عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُذِّلُوا عَنِّي حُذِّلُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا أَلْبَكْرُ بِالْبَكْرِ جُلْدٌ مِائَةٌ وَنَفْيٌ سَنَةً وَالتَّيْبُ بِالتَّيْبِ جُلْدٌ مِائَةٌ وَالتَّرْجُمُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ^②

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لوگو! مجھ سے مسائل سیکھ لو، لوگو! مجھ سے مسائل سیکھ لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راہ نکال دی ہے کنوارا مرد کنواری عورت سے زنا کرے تو اس کے لئے سو کوڑے اور ایک سال تک جلاوطنی کی سزا ہے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو ان کے لئے سو کوڑے اور سنگسار کرنے کی سزا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : ① سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ نے زانیہ کی زانیہ مقرر فرمائی تھی کہ اسے موت تک گھر میں قید کر دیا جائے اور ساتھ ارشاد فرمایا تھا کہ اس حکم پر اس وقت تک عمل کرو جب تک اللہ ان کے لئے کوئی دوسری راہ نہیں نکالتا (سورہ نساء آیت نمبر 15) حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے اسی ارشاد مبارک کی طرف اشارہ ہے کہ اب اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں یہ راہ نکالی ہے یعنی یہ حکم نازل فرمایا ہے۔

② شادی شدہ زانی اور زانیہ کی سزا کا انھما عدالت پر ہے وہ چاہے تو دونوں سزائیں دے سکتی ہے کوڑے بھی اور سنگسار کرنا بھی چاہے تو صرف ایک ہی سزا کو کافی سمجھے یعنی سنگسار کرنا۔ واللہ اعلم بالصواب!

ہماری دعوت یہ ہے

رسول اکرم ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے، اسے من و عن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جائیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (59:7)﴾

”جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔“



رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا وہ کام اپنی مرضی سے کر کے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدَمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (49:1)﴾

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔“



رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کر کے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ (33:47)﴾

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو (اور کسی دوسرے کی اطاعت کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔“



Hadith Publications

2- Sheesh Mahal Road Lahore ☎7232808